مختصر صحیح مسلم

حصہ اول

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب الایمان

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 21 سے صفحہ نمبر 90 تک)

ایمان کا پہلا رکن لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے ۔/ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لیں ۔ / جس نے کافر کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا ۔/ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ایمان کیساتھ ملا اور اس کو کسی قسم کا شک نہیں وہ جنت میں داخل ہو گا ۔/ ایمان کیا ہے؟ اور اس کی اچھی عادات کا بیان ۔/ ایمان کا حکم اور اللہ کی پناہ مانگنا شیطانی وسوسہ کے وقت ۔/ اللہ پر ایمان لانے اور اس پر ڈٹ جانے کے متعلق ۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزات اور ان پر ایمان لانے کے متعلق ۔/ ان عادتوں کا بیان کہ جس میں یہ عادتیں پیدا ہو گئیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا ۔/ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا ۔/ جس شخص میں چار باتیں موجود ہوں، وہ خالصتاً منافق ہے ۔/ مومن کی مثال کھیت کے نرم جھاڑ کی سی اور منافق اور کافر کی مثال صنوبر (کے درخت) کی سی ہے ۔/ مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے ۔/ حیاء ایمان میں سے ہے ۔/ اچھی ہمسائیگی اور مہمان کی عزت کرنا ایمان میں سے ہے ۔/ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو گا جس کا ہمسایہ اس کی مصیبتوں سے محفوظ نہ ہو ۔/ برائی کو ہاتھ اور زبان سے مٹانا اور دل میں برا سمجھنا ایمان میں سے ہے/ علیؓ سے محبت کرنے والا مومن اور بغض رکھنے والا منافق ہے ۔/ انصار سے محبت ایمان کی نشانی، اور ان سے بغض نفاق کی نشانی ہے ۔/ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ جائے گا ۔/ ایمان بھی یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن کی اچھی ہے ۔/ جو شخص ایمان نہ لائے اس کو نیک عمل کوئی فائدہ نہ دے گا ۔/ جنت میں تم اس وقت تک داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے /

زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔/ ایمان میں وسوسے کا بیان۔/ سب سے بڑا
گناہ اللہ کیساتھ شرک کرنا ہے۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب
کہ میرے بعد تم آپس میں ایک دوسرے کی گردن زنی (قتل و غارت) کر کے کافر نہ
ہو جانا۔/ جو اپنے باپ سے بے رغبتی کرے (اپنا باپ کسی اور کو کہے) تو یہ عمل کفر
ہے۔/ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے۔/ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟۔
/ جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تو جنت میں داخل ہو
گا۔/ نسب میں طعن کرنا اور میت پر چلا کر رونا کفر میں سے ہے۔/ اس شخص کے کافر
ہونے کا بیان جو یہ کہے کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے برسی ہے۔/ غلام کا
بھاگ جانا کفر ہے۔/ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد کہ) میرے دوست تو
صرف اللہ اور ایماندار نیک لوگ ہیں۔/ مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت
دونوں میں ملتا ہے اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ اس کو دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے۔/
اسلام کیا ہے؟ اور اس کی خصلتوں کا بیان۔/ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔/
کونسا اسلام بہتر ہے؟/ اسلام، اپنے سے پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح حج اور
ہجرت سے بھی سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔/ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور
اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔/ جب آدمی کا اسلام اچھا ہو تو جاہلیت کے اعمال پر
مواخذہ نہیں ہوتا۔/ جب تم میں سے کسی کا اسلام اچھا ہو تو ہر نیکی، جسے وہ کرتا ہے،
دس گنا لکھی جاتی ہے۔/ مسلمان وہی ہے جس سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں۔/ جس
نے جاہلیت میں کوئی نیک عمل کیا پھر وہ مسلمان ہو گیا۔/ آزمائش سے ڈرانا۔/
اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی (اور) عنقریب اسلام پہلی حالت میں لوٹ آئے
گا اور وہ دو مسجدوں (مکہ و مدینہ) میں سمٹ کر رہ جائے گا۔/ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی طرف وحی کی ابتداء۔/ وحی کا کثرت سے اور لگاتار نازل ہونا۔/ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آسمانوں پر تشریف لے جانا (یعنی معراج) اور نمازوں کا فرض ہونا۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کرنا۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مسیح عیسیٰ 6 اور دجال کا تذکرہ فرمانا۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھانا۔/ معراج (والی رات) میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سدرۃ المنتہی تک پہنچنا۔/ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ کا مطلب/ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بیان میں۔/ اللہ کی توحید کا اقرار کرنے والوں کا جہنم سے نکلنا۔/ شفاعت کا بیان۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میں سب سے پہلے جنت کے متعلق سفارش کروں گا اور دیگر انبیاء سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول کی گئی ہے۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اپنی امت کیلئے دعا فرمانا۔/ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہ "(اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے"۔/ کیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابو طالب کو کوئی فائدہ پہنچا سکے؟/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔/ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میں امید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم ہو گے (یعنی مسلمان)۔/ اللہ عزوجل کا آدم 6 کو یہ فرمانا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے افراد جہنم کیلئے نکالو۔

وضو کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 91 سے صفحہ نمبر 108 تک)

اللہ تعالٰی کوئی نماز وضو کے بغیر قبول نہیں کرتا۔/نیند سے جاگتے وقت، برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھونے کیا بیان۔/راستہ میں اور سایہ میں پاخانہ پھرنے کی ممانعت۔/پیشاب کرتے وقت ستر کو چھپانا۔/جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟/پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے۔/بنے ہوئے بیت الخلاء میں اس بات کی رخصت۔/پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کہ پھر اس سے غسل بھی کیا جائے/پیشاب سے بچنے اور پردہ کرنے کا بیان۔/دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔/پیشاب یا پاخانے سے فارغ ہو کر پانی سے استنجاء کرنا۔/طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا بیان۔/پتھر سے استنجاء کرنے کا بیان اور گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔/مردہ جانور کی کھال سے فائدہ حاصل کرنا۔/جب چمڑا رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔/جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیئے۔/وضو کی فضیلت کا بیان۔/وضو کے ساتھ گناہوں کا دور ہونا۔/وضو کے وقت مسواک کرنا۔/وضو یا دیگر کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا۔/رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وضو کا طریقہ۔/ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا۔/پیشانیوں اور ہاتھ پاؤں کی چمک پورا وضو کرنے سے ہوگی۔/جس نے بہترین انداز سے وضو کیا۔/(جنت میں) زیور وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔/جو وضو کی جگہوں کو کچھ چھوڑ دے، وہ اسے دھوئے اور نماز لوٹائے۔/غسل اور وضو میں کتنا پانی کافی ہے؟۔/موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔/موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان۔/پیشانی اور دستار

(عمامہ) پر مسح کرنا۔/ پگڑی (دستار یا عمامہ) پر مسح کرنا۔/ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا۔/ وضو کے بعد کیا کہا جائے۔/ مذی کو دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔/ بیٹھنے والے کی نیند وضو نہیں توڑتی۔/ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا۔/ ہر اس چیز سے وضو کرنا جس کو آگ نے چھوا ہو۔/ آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کا حکم منسوخ ہے۔/ اس آدمی کا بیان جسے نماز میں (ہوا نکلنے) کا خیال آئے۔/

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

غسل کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 109 سے صفحہ نمبر 117 تک)

''اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ'' کے متعلق۔/ منی کے نکلنے ہی سے غسل واجب ہونے کا حکم منسوخ ہے اور شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہونے کا بیان۔/ جو عورت نیند میں وہ چیز دیکھے جو کچھ مرد دیکھتا ہے تو وہ عورت بھی غسل کرے گی۔/ غسل جنابت کا طریقہ۔/ کتنے پانی سے غسل جنابت کیا جاسکتا ہے۔/ غسل کرنے والے کا کپڑے سے پردہ کرنا۔/ اکیلے آدمی کا غسل جنابت کرنا اور پردہ کرنا۔/ مرد یا عورت کے ستر دیکھنے کی ممانعت۔/ شرمگاہ کو چھپانا اور انسان ننگا نظر نہیں آنا چاہیئے۔/ میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرنا۔/ جنبی جب سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرے، تو پہلے وضو کرے۔/ جنبی، غسل کرنے سے پہلے سوسکتا ہے۔/ جو کوئی اپنی بیوی کے پاس دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرلے۔/ تیمم کے بارہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔/ جنابت سے تیمم کرنا۔/ سلام کا جواب دینے کیلئے تیمم کرنا۔/ مومن نجس نہیں ہوتا۔/ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

حیض کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 118 سے صفحہ نمبر 125 تک)

اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ... کے بیان میں۔/ عورت حیض کے بعد اور جنابت کا غسل کیسے کرے؟/ حائضہ عورت کا کپڑا یا مصلیٰ وغیرہ پکڑانا۔/ حائضہ عورت کا آدمی کے سر کو دھونا اور کنگھی کرنا۔/ حائضہ عورت کی گود میں تکیہ لگانا اور قرآن پاک پڑھنا۔/ ایک ہی لحاف میں حائضہ عورت کیساتھ سونا۔/ حائضہ عورت سے مافوق الازار مباشرت کرنا (یعنی ساتھ لیٹنا)۔/ حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی برتن میں پینا۔/ استحاضہ کے متعلق اور مستحاضہ کا غسل کرنا اور نماز پڑھنا۔/ حائضہ عورت نماز کی قضا نہیں دے گی البتہ روزے کی قضا دے گی۔/ پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔/ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔/ بڑے کو مسواک دینا۔/ مونچھیں کتراؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔/ مسجد سے پیشاب دھونا۔/ بچے کے پیشاب کی وجہ سے کپڑے پر چھینٹے مارنا۔/ کپڑے سے منی کا دھونا۔/ کپڑے سے حیض کا خون دھونا۔

نماز کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 126 سے صفحہ نمبر 143 تک)

آذان کی ابتداء۔/ اذان کا بیان۔/ دو مؤذن مقرر کرنا۔/ نابینا آدمی کو مؤذن مقرر کرنا۔/ اذان کی فضیلت۔/ اذان کہنے والوں کی فضیلت۔/ جیسے مؤذن کہے ویسے ہی کہنا۔/ اس شخص کی فضیلت جو مؤذن کی طرح کلماتِ (آذان) کہے۔/ نماز کی فرضیت کا بیان۔/ (ابتداء میں) دو دو رکعت نماز کی فرضیت کا بیان۔/ پانچ نمازیں درمیانی وقفے کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔/ نماز چھوڑنا کفر ہے۔/ اوقاتِ نماز کا جامع بیان۔/ فجر اور عصر کی نمازوں کی پابندی کرنا۔/ سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنا منع ہے۔/ ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرنا۔/ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔/ نمازِ عصر کا اوّل وقت۔/ نماز عصر کی محافظت اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔/ اس شخص کے بارے میں سخت وعید کہ جس کی نمازِ عصر فوت ہوگئی۔/ درمیانی نماز کے متعلق کیا آیا ہے؟/ عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔/ تین اوقات میں نہ نماز پڑھی جائے اور نہ میت کو دفنایا جائے۔/ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان۔/ غروب آفتاب کے بعد عصر کی قضا کرنا۔/ غروب آفتاب کے بعد، نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا۔/ مغرب کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج غروب ہو جائے۔/ عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان۔/ نمازِ عشاء کے نام کے متعلق۔/ نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کرنا منع ہے۔/ افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے۔/ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، تو اس نے نماز کو پالیا۔/ جو آدمی سو جائے یا نماز بھول جائے، تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔/ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔/ نقش و نگار

والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔/چٹائی پر نماز پڑھنا۔/جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

المساجد

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 144 سے صفحہ نمبر 212 تک)

زمین پر بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد۔/ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعمیر۔/اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقوٰی پر رکھی گئی/ مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔/ مسجد قبا میں جانا اور اس میں نماز ادا کرنا۔/اس شخص کی فضیلت جس نے اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے مسجد بنائی۔/ مساجد کی فضیلت۔/ مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانے کی فضیلت۔/ نمازوں کی طرف چلنے سے گناہ معاف اور درجات بلند کئے جاتے ہیں۔/ نماز کیلئے اطمینان سے آنا اور دوڑنے سے اجتناب کرنا۔/ عورتوں کا مساجد میں (نماز وغیرہ کیلئے) جانا۔/ عورتوں کو (مسجد میں) جانے سے منع کرنا۔/ مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھیں؟۔ / جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (نفل) پڑھے۔/ اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت۔/ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔/ لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔ / (کچا) پیاز اور لہسن کھانے کے بعد مسجد سے الگ رہنے کا حکم پیاز اور لہسن کے مشابہ بدبودار پودا ہے) / جس کے منہ سے پیاز یا لہسن کی بدبو آئے، اس کو مسجد سے نکالنا۔/ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے۔/قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت۔ /قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت۔/ میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا۔/ نمازی سترہ کتنی مقدار کا بنائے؟/ (نمازی کا) "سترہ" کے قریب کھڑا ہونا۔/ نمازی کے آگے لیٹنا۔/ قبلہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم۔/ قبلہ کی شام سے کعبہ کی طرف تبدیلی کے متعلق۔/ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔/ جب اقامت کہی جائے تو لوگ کس وقت کھڑے ہوں؟۔ / نماز کیلئے اقامت اس

وقت کہی جائے، جب امام مسجد میں آ جائے۔/امام کا اقامت (کہے جانے) کے
بعد غسل کیلئے (مسجد سے) نکلنا۔ /صفوں کو درست کرنے کے بیان میں۔/پہلی
صف کی فضیلت۔/ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔/نماز میں داخل ہوتے وقت ذکر
کی فضیلت۔/نماز میں رفع الیدین کرنا۔/نماز کس لفظ سے شروع ہوتی ہے اور کس
لفظ پر ختم ہوتی ہے/نماز میں تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔/ تکبیر وغیرہ میں امام سے پہل
کرنے کی ممانعت۔/ مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے۔/نماز میں ہاتھوں کا
ایک کو دوسرے پر رکھنا۔/ تکبیر (اللہ اکبر) اور قرأت کے درمیان کیا پڑھا جائے؟
/نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا۔/ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے
بارے میں۔/نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے/قرآن کے اس حصہ کی قرأت
کرنا جو آسان ہو۔/امام کے پیچھے قرأت کرنا۔/الحمدللہ پڑھنا اور آمین کہنا۔/ظہر
اور عصر میں قرأت کرنے کا بیان۔/مغرب کی نماز میں قرأت۔ /نمازِ عشاء میں
قرأت۔ /رکوع اور سجود میں امام سے پہل کرنے کی ممانعت۔/امام سے پہلے سر
اٹھانے کی ممانعت۔/رکوع میں تطبیق کرنا۔/دونوں ہاتھوں کا رکوع میں گھٹنوں پر
رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔/رکوع اور سجدہ میں کیا دعا کرنی چاہیئے؟ /رکوع و سجود
میں قرأت کرنے کی ممانعت۔/ جب کوئی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟
/سجدے کی فضیلت اور کثرتِ سجود کی ترغیب۔/سجدوں میں دعا کرنا۔/ کتنے اعضاء
پر سجدہ کرنا چاہیئے؟۔ /سجدوں میں اعتدال اور کہنیاں اٹھا کر رکھنا۔/ سجدہ میں
بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا۔/نماز میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔ /دونوں
قدموں پر ''اقعا'' کرنا۔/نماز میں تشہد کا بیان۔/نماز میں کن چیزوں سے پناہ
حاصل کی جائے؟/نماز میں دعا مانگنے کا بیان۔/نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس
سے پناہ مانگنے کا بیان۔/نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان۔/نماز

سے سلام پھیرنا۔/جب نماز سے سلام پھیرے تو ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔ /نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کیا کہا جائے؟/نماز کے بعد اللہ اکبر کہنا۔/نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کا ورد کرنا۔/ نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف پھرنا/امامت کا حقدار کون ہے؟/امام کی اتباع کرنا اور ہر عمل امام کے بعد کرنا۔/ اماموں کے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم۔ / نماز کیلئے امام کا اپنا جانشین مقرر کرنا اور اس کا لوگوں کو نماز پڑھانا۔/جب امام پیچھے رہ جائے تو اس کے علاوہ کسی دوسرے کو(امامت کیلئے) آگے کرلیا جائے۔/جو شخص اذان سنتا ہے اس پر مسجد میں آنا واجب ہے۔/جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت۔/جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔/نماز کے انتظار اور جماعت کی فضیلت کا بیان۔/عشاء اور فجر کی جماعت کی فضیلت کا بیان۔/عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر سخت وعید۔/عذر کی بناء پر جماعت سے رہ جانے کی رخصت۔/نماز کو اچھے (خوبصورت) طریقہ پر ادا کرنے کا حکم۔/نماز اعتدال کے ساتھ اور پوری طرح پڑھنے کا بیان۔/ افضل نماز لمبے قیام والی ہے۔/نماز میں سکون کا حکم۔/ نماز میں سلام کے جواب کیلئے اشارہ کرنا/نماز میں گفتگو کرنے کا حکم منسوخ ہے۔/نماز میں، ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا۔/ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت۔/نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید۔ / نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا/نمازی کس چیز کا سترہ بنائے۔/برچھا کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا۔/سواری کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا۔/نمازی کے سامنے سترہ کے آگے سے گزرنے کی اجازت۔/نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔ /نماز میں آدمی کو اپنے سامنے تھوکنے کی ممانعت ہے۔/نماز میں جمائی لینے اور اسے روکنے کے بارے میں۔/نماز میں بچوں کو اٹھا لینے کی اجازت کا

بیان۔/ نماز میں کنکریوں کو (سیدھا کرنے کیلئے) چھونے کا بیان۔/ تھوک کو جوتے کے ساتھ مسلنا۔/ نماز میں سر کے بالوں کو باندھنا۔ / کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنے کا بیان۔/ نماز میں بھولنا اور اس میں سجدہ کرنے کا حکم۔/ قرآن مجید میں (تلاوت کے) سجدوں کا بیان۔/ صبح کی نماز میں (دعائے) قنوت پڑھنے کا بیان۔/ نمازِ ظہر وغیرہ میں قنوت پڑھنے کا بیان۔/ نمازِ مغرب میں قنوت پڑھنے کا بیان۔/ فجر کی دو رکعتیں (سنتِ فجر کا بیان)۔ / فجر کی سنتوں کی فضیلت۔/ فجر کی سنتوں میں قرأت کی مقدار۔/ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا۔/ نمازِ فجر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔/ چاشت کی نماز کا بیان۔/ نمازِ چاشت دو رکعتیں۔/ چاشت کی چار رکعتیں۔/ چاشت کی آٹھ رکعتیں۔/ نماز چاشت کی وصیت۔/ نمازِ اوّابین کا بیان۔ / جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کیا تو اس کیلئے جنت ہے۔/ اس شخص کی فضیلت جس نے (ایک) دن اور رات میں بارہ رکعت (سنتیں) پڑھیں۔/ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور تکبیر) کے مابین نماز ہے۔/ نماز سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنا۔/ رات اور دن میں نوافل پڑھنا۔/ مسجد میں نفل نماز پڑھنا۔/ نفل نماز گھروں میں پڑھنے کا بیان۔/ خوشی سے نوافل پڑھو۔ جب سست ہو جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔/ اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔/ اسی قدر عمل اختیار کرو جتنی طاقت ہو۔/ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رات کی نماز اور آپ ؐ کی دعائیں۔/ نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا جب آپ ؐ رات کو قیام فرماتے۔/ رات کی نماز کی کیفیت اور رکعات کی تعداد۔/ رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔/ رات کی نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا۔/ آدمی کا پوری رات سونے کی کراہیت کہ اس میں کوئی نماز نہ پڑھے۔/ جب نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جائے۔/ شیطان کی گرہ کیسے کھلتی ہے؟/ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے

جس میں دعا (ضرور) قبول ہوتی ہے۔/ رات کے آخری حصہ میں دعا اور ذکر کی ترغیب اور اس میں دعا کی قبولیت کا بیان۔/ رات کی نماز کا جامع بیان اور جو شخص اس سے سو جائے یا بیمار ہو جائے۔/ نمازِ وتر کے بارے میں۔/وتر اور فجر کی دو سنتوں کے بارے میں۔/ جس کو ڈر ہے کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر کو اول رات میں پڑھ لے۔/ صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔/ نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت۔/ان ایک جیسی سورتوں کے متعلق جن میں سے دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھے گا۔/ رمضان کی نماز کے بارے میں کیا آیا ہے؟/ قیام رمضان کا بیان اور اس میں ترغیب دلانا۔/

جمعہ کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 213 سے صفحہ نمبر 223 تک)

جمعہ کے دن کے بارے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس امت کی رہنمائی ۔/ جمعہ کے دن کی فضیلت ۔/ جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی (وقت) کا بیان ۔/ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے ؟/ جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ۔/ جمعہ کے دن خوشبو اور مسواک کا بیان ۔/ جمعہ کے دن اول وقت میں آنے والے کی فضیلت ۔/ جمعہ کی نماز کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھل جائے ۔/ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا منبر بنوانا اور نماز میں اس پر کھڑے ہونے کا بیان ۔/ خطبہ میں آواز کا بلند کرنا اور اس میں خطیب کیا کہے؟ ۔ / خطبہ مختصر کرنا ۔ / خطبہ میں جس چیز کا چھوڑنا جائز نہیں ۔/ خطبہ میں منبر پر قرآن مجید پڑھنا ۔/ خطبہ میں انگلی سے اشارہ کرنا ۔/ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وَاِذَا رَاَوا تِجَارَۃً اَوْلَھْوًا ا..... کے بیان میں ۔/ نمازِ جمعہ میں کیا پڑھے؟/ خطبہ میں علم کی باتوں کی تعلیم دینا ۔/ جمعہ کے خطبوں کے درمیان بیٹھنا ۔/ نماز اور خطبہ میں تخفیف کرنا ۔/ جب کوئی آدمی جمعہ کے دن اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت پڑھے ۔/ خطبہ کیلئے دوسروں کو چپ کرانا ۔/ کان لگا کر خاموشی سے خطبہ سننے کی فضیلت ۔ / جمعہ کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان ۔/ جمعہ کے بعد گھر میں نماز پڑھنا ۔/ جمعہ کے بعد کلام کرنے یا نکلے بغیر نماز نہ پڑھی جائے ۔/ جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید ۔

عیدین کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 224 سے صفحہ نمبر 226 تک)

عیدین میں اذان اور اقامت چھوڑنے کا بیان۔عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کا بیان۔نماز عیدین میں کیا پڑھا جائے؟عیدگاہ میں عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا۔بچیاں عید میں کیا کہیں؟

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مسافر کی نماز

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 227 سے صفحہ نمبر 234 تک)

امن کی حالت میں بھی مسافر کی نماز میں قصر ہے۔ کتنے سفر میں قصر کی جا سکتی ہے؟! حج میں نماز کا قصر کرنا۔! منیٰ میں نماز کا قصر کرنا۔! سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔ حضر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔ بارش کی صورت میں گھروں میں نماز پڑھنا۔ سفر میں نفلی نماز (یعنی سنتیں) چھوڑ دینا۔ سفر میں سواری پر نفلی نماز (تہجد) پڑھنا۔ جب کوئی سفر سے واپس آئے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے۔ خوف کے وقت نماز کے بارے میں کیا (حکم) آیا ہے؟! سورج گرہن کی نماز کا بیان۔ نماز استسقاء کے بارے میں۔ بارش کی برکت کا بیان۔ آندھی اور بادل کے وقت اللہ کی پناہ لینا اور بارش آنے پر خوش ہونا۔ مشرق کی طرف کی ہوا (صبا) اور مغرب کی طرف کی ہوا (دبور) کے بارے میں۔

جنازہ کے مسائل

اہم عنوانات (صفحہ نمبر 235 سے صفحہ نمبر 255 تک)

بیماروں کی عیادت کرنے کا بیان۔/ مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟/ قریب المرگ کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرنا۔/ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔/ موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن (نیک گمان) رکھنے کا بیان۔/ میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کیلئے دعا کرنے کا بیان۔/ میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینا۔ / مومنوں اور کافروں کی روحوں کا بیان۔/ شروع صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے کا بیان۔/ اولاد کے مرنے پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے پر اجر و ثواب۔/ مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟/ میت پر رونے کے بیان میں۔/ نوحہ کرنے پر سخت وعید۔/ جو شخص (صدمے کی وجہ سے) منہ پر تھپیڑے مارے اور گریبان چاک کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ / زندہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔/ آرام پانے والے اور جس سے لوگوں کو آرام ملے، اس بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس کا بیان۔/ میت کو غسل دینے کا بیان۔/ میت کے کفن کا بیان۔/ میت کو بہترین کفن پہنانے کا بیان۔/ جنازہ جلدی لے جانے کا بیان۔/ عورتوں کے جنازے کیساتھ جانے کے منع کا بیان۔/ جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کا بیان۔/ جنازہ کیلئے کھڑا ہونا منسوخ ہے۔/ میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟۔ / نمازِ جنازہ کی تکبیروں کا بیان۔/ پانچ تکبیروں کے بیان میں۔/ (نمازِ جنازہ میں) میت کیلئے دعا کرنا۔/ مسجد میں میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان۔/ قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا۔/ خودکشی کرنے والے کے بارے میں۔/ میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت۔ جس پر

سو آدمی جنازہ پڑھیں، ان کی شفاعت قبول ہوگی۔/ جس پر چالیس (40) مسلمان نمازِ جنازہ پڑھیں تو ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔/ جن مُردوں کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی۔/ نمازِ جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے کا بیان۔/ قبر میں چادر ڈالنے کا بیان۔/ لحد کا بیان اور کچی اینٹیں کھڑی کرنے کا بیان۔/ قبروں کو برابر کرنے کا حکم۔/ قبروں پر عمارت بنانا یا پختہ کرنا مکروہ ہے۔/ جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اُس پر اُس کا جنت یا دوزخ کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔/ فرشتوں کا سوال کرنا جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔/ اللہ تعالیٰ کا فرمان ''یثبت اللہ الذین آمنوا......'' قبر کے بارے میں ہے۔ / عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔/ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیئے جانے کا بیان۔ / قبروں کی زیارت اور مردوں کیلئے استغفار کرنے کا حکم۔/ قبر والوں کو سلام کہنا، ان پر رحم کھانا اور ان کیلئے دعا کرنے کا بیان۔/ قبروں پر بیٹھنا اور ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا بیان۔/ اس نیک آدمی کے متعلق جس کی تعریف کی گئی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان

باب: ایمان کا پہلا رکن لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

1: ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباسؓ کے سامنے ان کے اور لوگوں کے بیچ میں مترجم تھا (یعنی اوروں کی بات کو عربی میں ترجمہ کر کے سیدنا ابن عباسؓ کو سمجھاتا) اتنے میں ایک عورت آئی اور گھڑے کے نبیذ کے بارہ میں پوچھا۔ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ عبدالقیس کے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ یہ وفد کون ہیں؟ یا کس قوم کے لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کے لوگ ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مرحبا ہو قوم یا وفد کو جو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے (کیونکہ بغیر لڑائی کے خود مسلمان ہونے کیلئے آئے، اگر لڑائی کے بعد مسلمان ہوتے تو وہ رسوا ہوتے، لونڈی غلام بنائے جاتے، مال لٹ جاتا تو شرمندہ ہوتے) ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم آپ کے پاس دور دراز سے سفر کر کے آتے ہیں اور ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان میں کافروں کا قبیلہ مضر ہے تو ہم نہیں آسکتے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک، مگر حرمت والے مہینہ میں (جب لوٹ مار نہیں ہوتی) اس لئے ہم کو حکم کیجئے ایک صاف بات کا جس کو ہم بتلائیں اور لوگوں کو بھی اور جائیں اس کے سبب سے جنت میں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو چار باتوں کا حکم کیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم کیا اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانے کا اور ان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان گواہی دینا ہے اس بات کی

کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا (یہ چار باتیں ہو گئیں، اب ایک پانچویں بات اور ہے) اور غنیمت کے مال میں سے پانچویں حصہ کا ادا کرنا (یعنی کفار کی سپاہ یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے والوں سے جو مال حاصل ہو مال غنیمت کہلاتا ہے) اور منع فرمایا ان کو کدو کے برتن، سبز گھڑے اور روغنی برتن سے۔ (شعبہ نے) کبھی یوں کہا اور نقیر سے اور کبھی کہا مقیر سے۔ (یعنی لکڑی سے بنائے ہوئے برتن ہیں)۔ اور فرمایا کہ اس کو یاد رکھو اور ان باتوں کی ان لوگوں کو بھی خبر دو جو تمہارے پیچھے ہیں۔ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے مَن وَرَآ ئَکُم کہا بدلے مِن وَرَآ ئِکُم کے۔ (ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اور سیدنا ابن معاذؓ نے اپنی روایت میں اپنے باپ سے اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبدالقیس کے اشج سے (جس کا نام منذر بن حارث بن زیاد تھا یا منذر بن عبید یا عائذ بن منذر یا عبداللہ بن عوف تھا) فرمایا کہ تجھ میں دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، ایک تو عقل مندی، دوسرے دیر میں سوچ سمجھ کر کام کرنا جلدی نہ کرنا۔

2: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دن لوگوں میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے دل سے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس سے ملنے پر اور اس کے پیغمبروں پر اور یقین کرے قیامت میں زندہ ہونے پر۔ پھر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ کو پوجے اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرے

اور قائم کرے تو فرض نماز کو اور دے تو زکوۃ کو جس قدر فرض ہے اور روزے رکھے رمضان کے۔ پھر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو عبادت کرے اللہ کی جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا (یعنی توجہ کا یہ درجہ نہ ہو سکے) تو اتنا تو ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! قیامت کب ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے پوچھتے ہو قیامت کو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اس کی نشانیاں میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے مالک کو جنے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے بدن ننگے پاؤں پھرنے والے لوگ سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں یا بھیڑیں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ ''اللہ ہی جانتا ہے قیامت کو اور وہی اتارتا ہے پانی کو اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے رحم میں ہے (یعنی مولود نیک ہے یا بد، رزق کتنا ہے، عمر کتنی ہے وغیرہ) اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس ملک میں مرے گا۔ اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے''۔ (لقمان: 34) پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پھر واپس لے آؤ۔ لوگ اس کو لینے چلے لیکن وہاں کچھ نہ پایا (یعنی اس شخص کا نشان بھی نہ ملا) تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرئیل 6 تھے، تم کو دین کی باتیں سکھلانے آئے تھے۔

3: سعید بن مسیّب (جو مشہور تابعین میں سے ہیں) اپنے والد (سیدنا مسیّب صبن حزن بن عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی، جو کہ صحابی ہیں) سے روایت

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب ابو طالب بن عبدالمطلب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حقیقی چچا اور مربی) مرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہاں ابو جہل (عمرو بن ہشام) اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو بیٹھا دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا تم ایک کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ دو، میں اللہ کے پاس اس کا گواہ رہوں گا تمہارے لئے (یعنی اللہ عزوجل سے قیامت کے روز عرض کروں گا کہ ابو طالب موحد تھے اور ان کو جہنم سے نجات ہونی چاہیئے انہوں نے آخر وقت میں کلمہ توحید کا اقرار کیا تھا)۔ ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے کہ اے ابو طالب! عبدالمطلب کا دین چھوڑتے ہو؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر یہی بات ان سے کہتے رہے (یعنی کلمہ توحید پڑھنے کیلئے اور ادھر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ اپنی بات بکتے رہے) یہاں تک کہ ابو طالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور انکار کیا لا الہ الا اللہ کہنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تمہارے لئے دعا کرونگا (بخشش کی) جب تک کہ منع نہ ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ''پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہی ہوں، اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں'' (التوبۃ: 113) اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں یہ آیت اتاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا کہ ''آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے'' (القصص: 56)۔

باب: مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر

لیں۔

4: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے اور عرب کے لوگ جو کافر ہونے تھے وہ کافر ہو گئے تو سیدنا عمرؓ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے (یعنی کسی قصور کے بدلے جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جائے گا) پھر اس کا حساب اللہ پر ہے''۔ (اگر اس کے دل میں کفر ہو اور ظاہر میں ڈر کے مارے مسلمان ہو گیا ہو تو قیامت میں اللہ اس سے حساب لے گا۔ دنیا ظاہر پر ہے، دنیا میں اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے کہا اللہ کی قسم میں تو لڑوں گا اس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ میں اس لئے کہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر وہ ایک عقال روکیں گے جو دیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تو میں لڑوں گا ان سے اس کے نہ دینے پر۔ سیدنا عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم پھر وہ کچھ نہ تھا مگر میں نے یقین کیا کہ اللہ جل جلالہ نے سیدنا ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا ہے لڑائی کیلئے۔ (یعنی ان کے دل میں یہ بات ڈال دی) تب میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

5: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں پھر جب یہ کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیا مگر حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

باب: جس نے کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا۔

6: سیدنا مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر میں ایک کافر سے بھڑوں وہ مجھ سے لڑے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے پھر مجھ سے بچ کر ایک درخت کی آڑ لے لے اور کہنے لگے کہ میں تابع ہو گیا اللہ کا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں جب وہ یہ بات کہہ چکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مت قتل کر۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ایسا کہنے لگا تو کیا میں اس کو قتل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل مت کر۔ (اگر چہ تجھ کو اس سے صدمہ پہنچا اور زخم لگا) اگر تو اس کو قتل کرے گا تو اس کا حال تیرا سا ہو گا قتل سے پہلے اور تیرا حال اس کا سا ہو گا جب تک اس نے یہ کلمہ نہیں کہا تھا۔

7: سیدنا اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ ہم صبح کو حرقات سے لڑے جو جہنیہ میں سے ہے۔ پھر میں نے ایک شخص کو پایا، اس نے لا الہ الا اللہ کہا میں نے برچھی سے اس کو مار دیا۔ اس کے بعد میرے دل میں وہم ہوا (کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر مارنا درست نہ تھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے اس کو مار ڈالا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس نے ہتھیار سے ڈر کر کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا تاکہ تجھے معلوم ہوتا کہ اس کے دل نے یہ کلمہ کہا تھا یا نہیں؟ (مطلب یہ ہے کہ دل کا حال تجھے کہاں سے معلوم ہوا؟) پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا (تو اسلام لانے کے بعد ایسے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا کیونکہ اسلام

لانے سے کفر کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں کسی مسلمان کو نہ ماروں گا جب تک اس کو ذوالبطین یعنی اسامہ نہ مارے۔ ایک شخص بولا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: ''اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ (شرک، بت پرستی) نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے''؟ تو سیدنا سعدؓ نے کہا کہ ہم تو (کافروں سے) اس لئے لڑے کہ فساد نہ ہو اور تو اور تیرے ساتھی اس لئے لڑتے ہیں کہ فساد ہو۔

8: صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ سیدنا جندب بن عبداللہ بجلیؓ نے عسعس بن سلامہ کو کہلا بھیجا جب سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ کا فتنہ ہوا کہ تم اپنے چند بھائیوں کو اکٹھا کرو تا کہ میں ان سے باتیں کروں۔ عسعس نے لوگوں کو کہلا بھیجا۔ وہ اکٹھے ہوئے تو سیدنا جندبؓ آئے، ایک زرد برنس اوڑھے ہوئے تھے (برنس وہ ٹوپی ہے جسے لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنتے تھے) انہوں نے کہا کہ تم باتیں کرو جو کرتے تھے۔ یہاں تک کہ سیدنا جندبؓ کی باری آئی (یعنی ان کو بات ضرور کرنا پڑی) تو انہوں نے برنس اپنے سر سے ہٹا دیا اور کہا کہ میں تمہارے پاس صرف اس ارادے سے آیا ہوں کہ تم سے تمہارے پیغمبر کی حدیث بیان کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکوں کی ایک قوم پر بھیجا اور وہ دونوں ملے (یعنی آمنا سامنا ہوا میدانِ جنگ میں) تو مشرکوں میں ایک شخص تھا، وہ جس مسلمان پر چاہتا اس پر حملہ کرتا اور مار لیتا۔ آخر ایک مسلمان نے اس کو غفلت (کی حالت میں) دیکھا۔ اور لوگوں نے ہم سے کہا (کہ) وہ مسلمان سیدنا اسامہ بن زیدؓ تھے۔ پھر جب انہوں نے تلوار اس پر سیدھی کی تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن انہوں نے اسے مار ڈالا اس کے بعد قاصد خوشخبری لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے سب حال بیان کیا

یہاں تک کہ اس شخص کا بھی حال کہا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے کیوں اس کو مارا؟ سیدنا اسامہؓ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! اس نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دی، فلاں اور فلاں کو مارا اور کئی آدمیوں کا نام لیا۔ پھر میں اس پر غالب ہوا، جب اس نے تلوار کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو قتل کردیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے! آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور یہی کہتے رہے کہ تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا؟

باب: جو شخص اللہ تعالی کو ایمان کیساتھ ملا اور اس کو کسی قسم کا شک نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

9: سیدنا عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کو اس بات کا یقین ہو کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ جل جلالہ کے تو وہ جنت میں جائے گا۔

10: سیدنا ابوہریرہؓ (یا سیدنا ابوسعیدؓ) سے روایت ہے (یہ اعمشؒ کو، جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں، شک ہے) کہ جب غزوہ تبوک کا وقت آیا (تبوک ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے) تو لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! کاش آپ ہمیں اجازت دیتے تو ہم اپنے اونٹوں کو، جن پر پانی

لاتے ہیں ذبح کرتے، گوشت کھاتے اور چربی کا تیل بناتے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اچھا کرلو۔ اتنے میں سیدنا عمرؓ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر ایسا کریں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی (اس کے بجائے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام لوگوں کو بلا بھیجئے اور کہیے کہ اپنا اپنا بچا ہوا توشہ لے کر آئیں۔ پھر اللہ سے دعا کیجئے توشہ میں برکت دے، شاید اس میں اللہ کوئی راستہ نکال دے (یعنی برکت اور بہتری عطا فرمائے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا۔ پھر ایک دستر خوان منگوایا اور اس کو بچھا دیا اور سب کا بچا ہوا توشہ منگوایا۔ کوئی مٹھی بھر جوار لایا اور کوئی مٹھی بھر کھجور لایا۔ کوئی روٹی کا ٹکڑا، یہاں تک کہ سب مل کر تھوڑا سا دستر خوان پر اکٹھا ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے برکت کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں توشہ بھرو، تو سبھی لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لئے یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا جس کو نہ بھرا ہو۔ پھر سب نے کھانا شروع کیا اور سیر ہو گئے۔ اس پر بھی کچھ بچ رہا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر یقین کر کے اللہ سے ملے گا، وہ جنت سے محروم نہ ہوگا۔

11: صنابحی، سیدنا عبادہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور وہ اس وقت قریب المرگ تھے۔ میں رونے لگا تو انہوں نے کہا کہ ٹھہرو، روتے کیوں ہو؟ اللہ کی قسم اگر میں گواہ بنایا جاؤں گا تو تیرے لئے (ایمان کی) گواہی دوں گا اور اگر میری سفارش کام آئے گی تو تیری سفارش کروں گا اور اگر مجھے طاقت ہوگی تو تجھ کو فائدہ دوں گا۔ پھر کہا اللہ کی قسم نہیں کوئی ایسی حدیث جو کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنی اور اس میں تمہاری بھلائی تھی مگر یہ کہ میں نے اسے تم سے بیان کر دیا البتہ ایک حدیث میں نے اب تک بیان نہیں کی، وہ آج بیان کرتا ہوں اس لئے کہ میری جان جانے کو ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص گواہی دے (یعنی دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار) کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ (یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنے کو یا جہنم کے اس طبقہ کو جس میں ہمیشہ رہنے والے کافر ڈالے جائیں گے)۔

12: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ اور آدمیوں میں سیدنا ابو بکرؓ اور سیدنا عمرؓ بھی تھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اٹھے (اور باہر تشریف لے گئے) پھر آپ نے ہمارے پاس آنے میں دیر لگائی تو ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو اکیلا پا کر مار نہ ڈالیں۔ ہم گھبرا گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں گھبرایا تو میں آپ کو ڈھونڈھنے کیلئے نکلا اور بنی نجار کے باغ کے پاس پہنچا۔ (بنی نجار انصار کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ تھا) اس کے چاروں طرف دروازہ کو دیکھتا ہوا پھرا کہ دروازہ پاؤں تو اندر جاؤں (کیونکہ گمان ہوا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے اندر تشریف لے گئے ہوں) دروازہ ملا ہی نہیں۔ (شاید اس باغ میں دروازہ ہی نہ ہوگا یا اگر ہوگا تو سیدنا ابو ہریرہؓ کو گھبراہٹ میں نظر نہ آیا ہوگا) دیکھا کہ باہر کنوئیں میں سے ایک نالی باغ کے اندر جاتی ہے، میں لومڑی کی طرح سمٹ کر اس نالی کے اندر گھسا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ابو ہریرہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر چلے آئے اور واپس آنے میں دیر لگائی تو ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو ہم سے جدا دیکھ کر نہ ستائیں، ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر اٹھا اور اس باغ کے پاس آیا (دروازہ نہ ملا) تو اس طرح سمٹ کر گھس آیا جیسے لومڑی اپنے بدن کو سمیٹ کر گھس جاتی ہے اور سب لوگ میرے پیچھے آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! اور مجھے اپنے جوتے (نشانی کیلئے) دیئے (تا کہ لوگ میری بات کو سچ سمجھیں) اور فرمایا کہ میری یہ دونوں جوتیاں لے جا اور جو کوئی تجھے اس باغ کے پیچھے ملے اور وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اس بات پر دل سے یقین رکھتا ہو تو اس کو یہ سنا کر خوش کر دے کہ اس کیلئے جنت ہے۔ (سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں جوتیاں لے کر چلا) تو سب سے پہلے میں سیدنا عمرؓ سے ملا۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابوھریرہ یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جوتیاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ دے کر مجھے بھیجا ہے کہ میں جس سے ملوں اور وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو، دل سے یقین کر کے تو اس کو جنت کی خوشخبری دوں۔ یہ سن کر سیدنا عمرؓ نے ایک ہاتھ میری چھاتی کے بیچ میں مارا تو میں سرین کے بل گرا۔ پھر کہا کہ اے ابو ہریرہ! لوٹ جا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لوٹ کر چلا گیا اور رونے والا ہی تھا کہ میرے ساتھ پیچھے سے سیدنا عمرؓ بھی آ پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میں عمرؓ سے ملا اور جو پیغام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دیکر بھیجا تھا پہنچایا تو انہوں نے میری چھاتی کے بیچ میں ایسا مارا کہ میں سرین کے بل گر پڑا اور کہا کہ لوٹ جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے سیدنا عمرؓ سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ابو ہریرہ کو آپ نے اپنی جوتیاں دیکر بھیجا تھا کہ جو شخص ملے اور وہ گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ کی دل سے یقین رکھ کر تو اسے جنت کی خوشخبری دو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) ایسا نہ کیجئے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس پر تکیہ کر بیٹھیں گے، ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو عمل کرنے دو۔

13: سیدنا معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان سوائے پالان کی پچھلی لکڑی کے کچھ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں آپ کی خدمت میں اور آپ کا فرمانبردار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا کہ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! فرمانبردار آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا کہ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! فرمانبردار آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا کہ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ جب بندے یہ کام کریں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ جب بندے یہ کام کریں (یعنی اسی کی عبادت کریں، کسی کو اس کیساتھ شریک نہ کریں) میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ کرے۔

14: سیدنا محمود بن ربیعؓ سیدنا عتبان بن مالکؓ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو عتبان سے ملا اور میں نے کہا کہ ایک حدیث ہے جو مجھے تم سے پہنچی ہے (پس تم اسے بیان کرو) عتبان نے کہا کہ میری نگاہ میں فتور ہو گیا (دوسری روایت میں ہے کہ وہ نابینا ہو گئے اور شاید ضعفِ بصارت مراد ہو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے مکان پر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلی بنا لوں (یعنی ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں اور یہ درخواست اس لئے کی کہ آنکھ میں فتور ہو جانے کی وجہ سے مسجدِ نبوی میں آنا دشوار تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور جن کو اللہ نے چاہا اپنے اصحاب میں سے ساتھ لائے۔ آپ اندر آئے اور نماز پڑھنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ (منافقوں کا ذکر چھڑ گیا تو ان کا حال بیان کرنے لگے اور ان کی بُری باتیں اور بُری عادتیں ذکر کرنے لگے) پھر انہوں نے بڑا منافق مالک بن دخشم کو کہا (یا مالک بن دخیشم یا مالک بن دخشن یا دخیشن) اور چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کیلئے بددعا کریں اور وہ مر جائے اور اس پر کوئی آفت آئے (تو معلوم ہوا کہ بدکاروں کے تباہ ہونے کی آرزو کرنا بُرا نہیں) اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کہ کیا وہ (یعنی مالک بن دخشم) اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ صحابہ

نے عرض کیا وہ تو اس بات کو زبان سے کہتا ہے لیکن دل میں اس کا یقین نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پھر وہ جہنم میں نہ جائے گا یا اس کو انگارے نہ کھائیں گے۔ سیدنا انسؓ نے کہا کہ یہ حدیث مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اس کو لکھ لے، پس اس نے لکھ لیا۔

باب: ایمان کیا ہے؟ اور اس کی اچھی عادات کا بیان۔

15: سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عبدالقیس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں، اور ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیچ میں قبیلہ مضر کے کافر ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حرام مہینوں کے علاوہ (کسی اور مہینے میں) نہیں آ سکتے تو ہمیں ایسے کام کا حکم کیجئے کہ جسے ہم ان لوگوں کو بتلائیں جو ہمارے پیچھے (رہ گئے) ہیں اور ہم اس کام کی وجہ سے جنت میں جائیں، جب کہ ہم اس پر عمل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم کرتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (جن چار چیزوں کا حکم کرتا ہوں وہ یہ ہیں کہ) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور میں تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور نقیر سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! نقیر آپ نہیں جانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں جانتا، نقیر ایک لکڑی ہے، جسے تم کھود لیتے ہو، پھر اس میں قطیعا (ایک قسم کی چھوٹی کھجور، اس کو شہریز بھی کہتے ہیں) بھگوتے ہو۔ سعید نے کہا یا ''تمر'' بھگوتے ہو۔ پھر

اس میں پانی ڈالتے ہو۔ جب اس کا جوش تھم جاتا ہے تو اس کو پیتے ہو یہاں تک کہ تم میں سے ایک اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار سے مارتا ہے (نشہ میں آ کر جب عقل جاتی رہتی ہے تو دوست دشمن کی شناخت نہیں رہتی، اپنے بھائی کو جس کو سب سے زیادہ چاہتا ہے تلوار سے مارتا ہے۔ شراب کی برائیوں میں سے یہ ایک بڑی بُرائی ہے، جسے آپ نے بیان کیا) راوی نے کہا کہ ہمارے لوگوں میں اس وقت ایک شخص موجود تھا (جس کا نام جہم تھا) اس کو اسی نشہ کی وجہ سے ایک زخم لگ چکا تھا اس نے کہا لیکن میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے شرم کے مارے چھپاتا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پھر کس برتن میں ہم شربت پئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑے کی مشکوں میں پیو، جن کا منہ (ڈوری یا تسمے سے) باندھا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہمارے ملک میں چوہے بہت ہیں، وہاں چمڑے کے برتن نہیں رہ سکتے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا چمڑے کے برتنوں میں پیو اگرچہ چوہے ان کو کاٹ ڈالیں، اگرچہ ان کو چوہے کاٹ ڈالیں، اگرچہ ان کو چوہے کاٹ ڈالیں۔ (یعنی جس طور سے ہو سکے چمڑے ہی کے برتن میں پیو، چوہوں سے حفاظت کرو لیکن ان برتنوں میں پینا درست نہیں کیونکہ وہ شراب کے برتن ہیں) راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبدالقیس کے اشج سے فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، ایک تو عقلمندی اور دوسری سہولت اور اطمینان۔ (یعنی جلدی نہ کرنا)۔

16: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا کونسا بندہ آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ اس کے مالک کو عمدہ معلوم ہو اور جس کی قیمت بھاری ہو۔ میں نے کہا کہ اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو کسی صانع کی مدد کر یا کسی بے ہنر شخص کیلئے مزدوری کر (یعنی جو کوئی کام اور پیشہ نہ جانتا ہو اور روٹی کا محتاج ہو) میں نے کہا اگر میں خود ناتواں ہوں؟ (یعنی کام نہ کر سکوں یا کوئی کسب نہ کر سکوں؟) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو کسی سے بُرائی نہ کر، یہی تیرا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔

باب: ایمان کا حکم اور اللہ کی پناہ مانگنا شیطانی وسوسہ کے وقت۔

17: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تم سے علم کی باتیں پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہیں گے اللہ نے تو ہمیں پیدا کیا، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ راوی نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو بیان کرتے وقت ایک شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے، مجھ سے دو آدمی یہی پوچھ چکے اور یہ تیسرا ہے یا یوں کہا کہ ایک آدمی پوچھ چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے ابو ہریرہ! (ص) لوگ تجھ سے (دین کی باتیں) پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یوں کہیں گے کہ بھلا اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ کہتے ہیں کہ ایک بار میں مسجد میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو ہریرہ! اللہ تو یہ ہے، اب اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ یہ سن کر سیدنا ابو ہریرہؓ نے ایک مٹھی بھر کنکریاں ان کو ماریں اور کہا کہ اٹھو، اٹھو! سچ کہا تھا میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے۔

باب: اللہ پر ایمان لانے اور اس پر ڈٹ جانے کے متعلق۔

18: سیدنا سفیان بن عبداللہ الثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد (اور ابو اسامہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا) کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزات اور ان پر ایمان لانے کے متعلق۔

19: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کو وہی معجزے ملے ہیں جو اس سے پہلے دوسرے پیغمبر کو مل چکے تھے پھر ایمان لائے اس پر آدمی لیکن مجھے جو معجزہ ملا وہ قرآن ہے جو اللہ نے میرے پاس بھیجا (ایسا معجزہ کسی پیغمبر کو نہیں ملا) اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ میری پیروی کرنے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ ہوں گے۔

20: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی جان ہے (میرے اس زمانہ سے قیامت تک) کوئی یہودی یا نصرانی (یا اور کوئی دین والا) میرا حال سنے پھر اس پر ایمان نہ لائے جو کہ میں دیکر بھیجا گیا ہوں (یعنی قرآن وسنت پر) تو وہ جہنم میں جائے گا۔

21: سیدنا صالح بن صالح الہمدانی، شعبی سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ خراسان کا رہنے والا تھا اس نے شعبی سے پوچھا کہ ہمارے ملک کے لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح

کرلے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سواری کرے۔ شعبی نے کہا کہ مجھ سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''تین قسم کے آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو'' (یعنی یہودی یا نصرانی) اپنے پیغمبر پر ایمان لایا ہو اور پھر میرا زمانہ پائے اور مجھ پر بھی ایمان لائے، میری پیروی کرے اور مجھے سچا جانے گا تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔ اور ایک اس غلام کو جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی، اس کو دوہرا ثواب ہے۔ اور ایک اس شخص کو جس کے پاس ایک لونڈی ہو، پھر اچھی طرح اس کو کھلائے اور پلائے اس کے بعد اچھی طرح تعلیم و تربیت کرے، پھر اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے۔ پھر شعبی نے خراسانی سے کہا کہ تو یہ حدیث بغیر محنت کئے لے لے، نہیں تو ایک شخص اس سے چھوٹی حدیث کیلئے مدینے تک سفر کیا کرتا تھا۔

باب: ان عادتوں کا بیان کہ جس میں یہ عادتیں پیدا ہوگئیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔

22: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی مٹھاس اور حلاوت پائے گا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھے۔ دوسرے یہ کہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے واسطے دوستی رکھے (یعنی دنیا کی کوئی غرض نہ ہو اور نہ ہی اس سے ڈر ہو) تیسرے یہ کہ کفر میں لوٹنے کو بعد اس کے کہ اللہ نے اس سے بچالیا اس طرح برا جانے جیسے آگ میں ڈال دیا جانا۔

23: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے

کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو میری محبت اولاد، ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

24: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے یا ہمسایہ بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

25: سیدنا عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ کے پروردگار عالم (لائق عبادت) ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر راضی ہو گیا۔

باب: جس شخص میں چار باتیں موجود ہوں، وہ خالصتاً منافق ہے۔

26: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی، تو اس میں نفاق کی ایک ہی عادت ہے، یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، دوسری یہ کہ جب معاہدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، تیسری یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، چوتھی یہ کہ جب جھگڑا کرے تو بدکلامی کرے یا گالی گلوچ کرے۔ اور سفیان کی روایت میں "خلة" کی جگہ "خصلة" کا لفظ ہے۔

27: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹی بات کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ کے خلاف کرے اور جب اسے امانت سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

باب: مومن کی مثال کھیت کے نرم جھاڑ کی سی اور منافق اور کافر کی مثال صنوبر (کے درخت) کی سی ہے۔

28: سیدنا کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو، ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے، کبھی اس کو گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے۔ اور کافر کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا درخت، جو اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا رہتا ہے، اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ یکبارگی اکھڑ جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے جس کو ہوا کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کھڑا کر دیتی ہے حتیٰ کہ وہ پک کر تیار ہو۔ اور منافق کی مثال اس صنوبر کے درخت کی طرح ہے سیدھا کھڑا ہوا اور اس کو کوئی چیز نہ پہنچے۔

وضاحت: اجل سے مراد وقت مقررہ ہے اور کھیتی کے لئے اجل: اس کا پک جانا اور کٹائی کے تیار ہونا ہے (م۔ع)

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔

29: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو مومن (مسلم) کے مشابہ ہے یا مسلمان آدمی کی طرح ہے، (اس کی نشانی یہ ہے کہ) اس کے پتے نہیں گرتے، پھل ہر وقت دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کھجور کا درخت ہے اور میں نے دیکھا کہ سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ کوئی بات نہیں کر رہے تو میں نے بات کرنا یا کچھ کہنا اچھا خیال نہ کیا۔ (بعد میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کا درخت بتایا۔ اور عبداللہ بن عمرؓ نے سیدنا عمرؓ سے ذکر کیا) تو سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اگر تو اس وقت بول دیتا تو مجھے ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔ (یعنی مجھے بہت خوشی ہوتی)۔

باب: حیاء ایمان میں سے ہے۔

30: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر پر کئی یا ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں۔ ان سب میں افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور ان سب میں ادنیٰ، راہ میں سے موذی چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

31: سیدنا ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عمران بن حصینؓ کے پاس ایک رہط (دس سے کم مردوں کی جماعت کو رہط کہتے ہیں) میں تھے اور ہم میں بشیر بن کعب بھی تھے۔ سیدنا عمرانؓ نے اس دن حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حیا خیر ہے بالکل، یا حیا بالکل خیر ہے۔ بشیر بن کعب نے کہا کہ ہم نے بعض کتابوں میں یا حکمت میں دیکھا ہے کہ حیا کی ایک قسم تو سکینہ اور وقار ہے اللہ تعالیٰ کیلئے اور ایک حیا ضعفِ نفس ہے۔ یہ سن کر سیدنا عمرانؓ کو اتنا غصہ آیا کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور انہوں نے کہا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے خلاف بیان کرتا ہے۔ سیدنا ابوقتادہ نے کہا کہ سیدنا عمرانؓ نے پھر دوبارہ اسی حدیث کو بیان کیا۔ بشیر نے پھر دوبارہ وہی بات کہی تو سیدنا عمران غصہ ہوئے (اور انہوں نے بشیر کو سزا دینے کا قصد کیا) تو ہم سب نے کہا کہ اے ابونجید! (یہ سیدنا عمران بن حصینؓ کی کنیت ہے) بشیر ہم میں سے ہے

(یعنی مسلمان ہے) اس میں کوئی عیب نہیں ۔(یعنی وہ منافق یا بے دین یا بدعتی نہیں ہے جیسے تم نے خیال کیا)۔

باب: اچھی ہمسائیگی اور مہمان کی عزت کرنا ایمان میں سے ہے۔

32: سیدنا ابوشریح الخزاعیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کیساتھ نیکی کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کیساتھ احسان کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے (جس میں بھلائی ہو یا ثواب ہو) یا چپ رہے۔

باب: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا ہمسایہ اس کی مصیبتوں سے محفوظ نہ ہو۔

33: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہ جائیگا جس کا ہمسایہ اسکے مکروفساد سے محفوظ نہیں ہے۔

باب: برائی کو ہاتھ اور زبان سے مٹانا اور دل میں برا سمجھنا ایمان میں سے ہے

34: طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا وہ مروان تھا (حکم کا بیٹا جو خلفاء بنی امیہ میں سے پہلا خلیفہ ہے) اس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے۔ مروان نے کہا کہ یہ بات موقوف کر دی گئی۔ سیدنا ابوسعیدؓ نے کہا کہ اس شخص نے تو اپنا فرض ادا کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلافِ شرع) کام کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی۔

(دل میں اس کو بُرا جانے اور اس سے بیزار رہو) یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔

35: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کے، اس کی امت میں سے حواری اور اصحاب نہ ہوں جو اس کے طریقے پر چلتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور ان کاموں کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں دیئے جاتے۔ پھر جو کوئی ان نالائقوں سے ہاتھ سے لڑے وہ مومن اور جو کوئی زبان سے لڑے (ان کو بُرا کہے اور ان کی باتوں کا رد کرے) وہ بھی مومن ہے اور جو کوئی ان سے دل سے لڑے (دل میں ان کو بُرا جانے) وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد دانے برابر بھی ایمان نہیں۔ (یعنی اگر دل سے بھی بُرا نہ جانے تو اس میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں)۔ سیدنا ابو رافعؓ (جنہوں نے اس حدیث کو سیدنا ابن مسعودؓ سے بیان کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مولیٰ تھے) نے کہا کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کی، انہوں نے نہ مانا اور انکار کیا۔ اتفاق سے میرے پاس سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ آئے اور قناۃ (مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام ہے) میں اترے تو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ مجھے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی عیادت کیلئے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں ان کیساتھ گیا۔ جب ہم بیٹھے تو میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے میں نے سیدنا ابن عمرؓ سے بیان کیا تھا۔

باب: علیؓ سے محبت کرنے والا مومن اور بغض رکھنے والا منافق ہے۔

36: سیدنا زر بن حبیشؒ کہتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالبؓ نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے دانہ چیرا (پھر اس سے گھاس اگائی) اور جان بنائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے سوائے مومن کے کوئی محبت نہیں رکھے گا اور مجھ سے منافق کے علاوہ اور کوئی شخص دشمنی نہیں رکھے گا۔

باب: انصار سے محبت ایمان کی نشانی، اور ان سے بغض نفاق کی نشانی ہے۔

37: سیدنا براءؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ ان کا دوست مومن ہے اور ان کا دشمن منافق ہے اور جس نے ان سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے دشمنی کی اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا۔

باب: ایمان مدینہ کی طرف سمٹ جائے گا۔

38: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس طرح سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے۔

باب: ایمان بھی یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن کی اچھی ہے۔

39: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یمن کے لوگ (خود مسلمان ہونے کو) آئے اور وہ لوگ نرم دل ہیں اور نرم خو ہیں۔ ایمان یمن کا ہی اچھا ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی (بہتر) ہے اور غریبی اور اطمینان بکریوں والوں میں ہے اور بڑائی و شیخی مارنا اور فخر و گھمنڈ کرنا گھوڑے والوں اور اونٹ والوں میں ہے جو چلاتے ہیں اور وبر والے ہیں، سورج کے طلوع ہونے کی طرف سے۔

وضاحت: وبر کا معنی اونٹ کے بال۔ مراد اونٹوں والے۔ (م۔ع)

40: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ

دلوں کی سختی اور کھرکھرا پن مشرق (پورب) والوں میں ہے اور ایمان حجاز والوں میں۔

باب: جو شخص ایمان نہ لائے اس کو نیک عمل کوئی فائدہ نہ دے گا۔

41: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! جدعان کا بیٹا جاہلیت کے دور میں ناتے جوڑتا تھا (یعنی رشتہ داروں کیساتھ اچھا سلوک کرتا تھا) اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا، کیا یہ کام اس کو (قیامت کے دن) فائدہ دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے یہ اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے کبھی یوں نہ کہا کہ اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

باب: جنت میں تم اس وقت تک داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے

42: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور ایماندار نہ بنو گے اور جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے۔ اور میں تم کو وہ چیز نہ بتلا دوں کہ جب تم اس کو کرو گے تو آپس میں محبت ہو جائے؟ (پس اس کیلئے تم) سلام کو آپس میں رائج کرو۔

باب: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

43: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا مگر یہ کہ عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا اور نہ ہی چور عین چوری کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ شراب پینے والا عین شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے۔ اور سیدنا ابو ہریرہؓ اس میں اتنا اور ملا دیتے تھے کہ نہ لوٹنے والا شخص، ایسی لوٹ جو بڑی چیز ہو (یعنی حقیر چیز نہ ہو) جس کی طرف لوگوں کی نظر اٹھے تو وہ

بھی عین لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور ہمام کی روایت میں یرفع الیہ المؤمنون اعینھم کی جگہ وھو حین ینتھبھا مؤمن کے الفاظ ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خیانت کرتے وقت (بھی بندہ) مومن نہیں ہوتا۔

باب: مومن ایک بل (سوراخ) سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک ہی غلطی دو مرتبہ نہیں کرتا)۔

44: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں لگتا۔ (یعنی مومن جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے)۔

باب: ایمان میں وسوسے کا بیان۔

45: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ صحابہ ' میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ ہمارے دلوں میں وہ وہ خیال گزرتے ہیں کہ جن کا بیان کرنا ہم میں سے ہر ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے (یعنی اس خیال کو کہہ نہیں سکتے کیونکہ معاذ اللہ وہ خیال کفر یا فسق کا خیال ہوتا ہے جس کا منہ سے نکالنا مشکل معلوم ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو ایسے وسوسے ہوتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو عین ایمان ہے۔

باب: سب سے بڑا گناہ اللہ کیساتھ شرک کرنا ہے۔

46: سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد (سیدنا ابوبکرہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلاؤں؟ تین بار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہی فرمایا (پھر فرمایا کہ) اللہ کیساتھ شرک کرنا (یہ تو ظاہر ہے کہ

سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے) دوسرے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا، تیسرے جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور بار بار یہ فرمانے لگے (تا کہ لوگ خوب آگاہ ہو جائیں اور ان کاموں سے باز رہیں) حتیٰ کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش ہو جائیں۔ (تا کہ آپ کو زیادہ رنج نہ ہو ان گناہوں کا خیال کرکے کہ لوگ ان کو کیا کرتے ہیں)۔

47: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سات گناہوں سے بچو جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ صحابہ' نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: 1۔ اللہ کیساتھ شرک کرنا۔ 2۔ اور جادو کرنا۔ 3۔ اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، لیکن حق پر مارنا درست ہے۔ 4۔ اور سود کھانا۔ 5۔ اور یتیم کا مال کھا جانا۔ 6۔ اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا۔ 7۔ اور شادی شدہ ایمان دار، پاک دامن عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں، عیب لگانا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب کہ میرے بعد تم آپس میں ایک دوسرے کی گردن زنی (قتل و غارت) کر کے کافر نہ ہو جانا۔

48: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

باب: جو اپنے باپ سے بے رغبتی کرے (اپنا باپ کسی اور کو کہے) تو یہ عمل کفر ہے۔

49: سیدنا ابو عثمان سے روایت ہے کہ جب زیاد کا دعویٰ کیا گیا تو میں سیدنا ابو بکرہؓ سے (زیاد ان کا مادری بھائی تھا) اور میں نے کہا کہ تم (یعنی تمہارے بھائی) نے کیا کیا؟ بیشک میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنایا تو اس پر جنت حرام ہے۔ سیدنا ابو بکرہؓ نے کہا کہ میں نے بھی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

باب: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے۔

50: سیدنا ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آپ کو کسی اور کا بیٹا کہے اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے (یعنی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کو باپ بتلائے) وہ کافر ہو گیا اور جس شخص نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلاوے یا اللہ تعالیٰ کا دشمن کہہ کر، پھر وہ شخص کہ جسے اس نام سے پکارا گیا ہے ایسا (یعنی کافر) نہ ہو تو وہ کفر پکارنے والے پر پلٹ آئے گا۔

باب: سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟۔

51: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک کرے حالانکہ تجھے اللہ (ہی) نے پیدا کیا۔ اس نے کہا پھر کونسا (گناہ بڑا ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ اس نے کہا پھر کونسا (گناہ بڑا ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی کہ ”اور اللہ کیساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے قریب جاتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا“ (الفرقان:68)۔

باب: جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تو جنت میں داخل ہوگا۔

52: سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو واجب کر دینے والی چیزیں کیا کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں جائے گا اور جس کو اس حال میں موت آئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

53: سیدنا ابوالاسود الدیلی سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ذر ؓ نے ان سے یہ بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفید کپڑے اوڑھے ہوئے سو رہے تھے (میں واپس لوٹ گیا)۔ جب دوبارہ آیا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوئے ہوئے تھے۔ جب تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاگ چکے تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے (یعنی اللہ کی توحید کا عقیدہ

رکھے اور پھر اسی پر) وہ فوت ہو جائے تو جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگرچہ اس سے چوری اور زنا بھی ہو جائے، پھر بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''ہاں اگرچہ اس سے زنا اور چوری بھی ہو جائے'' چنانچہ میں نے تین بار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہی سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا اور چوتھی مرتبہ فرمایا ''ہاں وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ ابوذر (ص) کی ناک مٹی میں مل جائے'' پھر سیدنا ابو ذرصیہ کہتے ہوئے نکلے کہ اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

باب: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

54: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص بولا کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا (اوروں سے) اچھا ہو، (تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی پچ یا نفسانیت سے ایک بات واجبی اور صحیح ہو تو اس کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

باب: نسب میں طعن کرنا اور میت پر چلا کر رونا کفر میں سے ہے۔

55: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں دو باتیں موجود ہیں اور وہ دونوں کفر ہیں۔ ایک نسب میں طعن کرنا اور دوسرا میت پر چلا کر رونا (اس کے اوصاف بیان کرنا، جسے نوحہ کرنا کہتے ہیں)۔

باب: اس شخص کے کافر ہونے کا بیان جو یہ کہے کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے برسی ہے۔

56: سیدنا زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز حدیبیہ میں (جو مکہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے) پڑھائی اور رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میرے بندوں میں سے بعضوں کی صبح تو ایمان پر ہوئی اور بعضوں کی کفر پر۔ تو جس نے یہ کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوئی تو وہ تاروں کے بارش برسانے کا منکر ہوا اور مجھ پر ایمان لایا اور جس نے کہا کہ بارش تاروں کی گردش کی وجہ سے ہوئی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور تاروں پر ایمان لایا۔

باب: غلام کا بھاگ جانا کفر ہے۔

57: شعبی سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جریر بن عبداللہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو غلام اپنے مالک سے بھاگ جائے تو وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد ناشکری ہے کیونکہ اس نے مالک کا حق ادا نہ کیا) جب تک لوٹ کر ان کے پاس نہ آئے۔ منصور نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حدیث تو مرفوعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مروی ہے لیکن (میں نے یہاں مرفوعاً بیان نہیں کی بلکہ سیدنا جریر کا قول بتایا) مجھے بُرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مجھ سے اس جگہ بصرہ میں بیان کی جائے۔

58: سیدنا جریرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا: جب غلام (اپنے مالک کے پاس سے) بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

باب: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد کہ) میرے دوست تو صرف اللہ اور ایماندار نیک لوگ ہیں۔

59: سیدنا عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چپکے سے نہیں بلکہ پکار کر فرماتے تھے کہ فلاں کی اولاد میری عزیز نہیں بلکہ میرا مالک یعنی دوست اللہ ہے اور میرے عزیز وہ مومن ہیں جو نیک ہوں۔

باب: مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ اس کو دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے۔

60: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کیلئے بھی ظلم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا کہ اسے بدلہ دیا جائے۔

باب: اسلام کیا ہے؟ اور اس کی خصلتوں کا بیان۔

61: سیدنا طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ نجد والوں (نجد عرب میں ایک علاقہ ہے) میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز کی گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک آیا، تب

معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔وہ بولا کہ ان کے سوا میرے اوپر کوئی اور نماز (فرض) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھنا چاہے اور رمضان کے روزے ہیں۔وہ بولا کہ مجھ پر رمضان کے سوا اور کوئی روزہ (فرض) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھنا چاہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا تو وہ بولا کہ مجھ پر اس کے سوا اور کوئی زکوٰۃ (فرض) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل ثواب کیلئے صدقہ دینا چاہے۔راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم میں نہ ان سے زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس (بات کے) کہنے میں سچا ہے تو بیشک یہ کامیاب ہو گیا۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس کے باپ کی کہ اگر یہ سچا ہے تو اس نے نجات پائی یا (یہ فرمایا کہ) اس کے باپ کی قسم! اگر یہ (اپنی بات کے کہنے میں) سچا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو گا۔

باب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

62: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ہے (یہ تشبیہ ہے کہ اسلام کو ایک گھر کی مانند سمجھو یا ایک چھت کی مانند کہ جس میں پانچ ستون ہوں) اللہ جل جلالہ کی توحید (وحدانیت کی گواہی دینا) نماز کو قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔ایک شخص بولا کہ حج اور رمضان کے روزے رکھنا (یعنی حج کو پہلے کیا اور روزوں کو بعد) سیدنا ابن عمرؓ نے کہا رمضان کے روزے اور حج۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یوں ہی سنا ہے۔

باب: کونسا اسلام بہتر ہے؟

63: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو (بھوکے شخص اور مہمان کو) کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کرے خواہ تو اس کو پہنچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

باب: اسلام، اپنے سے پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح حج اور ہجرت سے بھی سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

64: عبدالرحمٰن بن شماسہ المہری کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے اور وہ اس وقت قریب المرگ تھے تو وہ (سیدنا عمروص) بہت دیر تک روئے اور اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر لیا تو ان کے بیٹے کہنے لگے کہ اے ہمارے والد! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو یہ خوشخبری نہیں دی، یہ خوشخبری نہیں دی؟ تب انہوں نے اپنا منہ سامنے کیا اور کہا کہ سب باتوں میں افضل ہم اس بات کی گواہی دینے کو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور میرے اوپر تین حال گزرے ہیں۔ ایک حال یہ تھا کہ جو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ میں کسی کو بُرا نہیں جانتا تھا اور مجھے آرزو تھی کہ کسی طرح میں قابو پاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو (معاذ اللہ) قتل کر دوں پھر اگر میں اسی حال میں مر جاتا تو جہنمی ہوتا۔ دوسرا حال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ اپنا داہنا

ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے (اسلام پر) بیعت کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اس وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو! تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کونسی شرط؟ میں نے کہا کہ یہ شرط کہ میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے (جو میں نے اب تک کئے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو! تو نہیں جانتا ہے اسلام پہلے تمام گناہوں کو گرا دیتا ہے اور اسی طرح ہجرت پہلے گناہوں کو گرا دیتی ہے۔ اسی طرح حج تمام پیشتر گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ کسی سے محبت نہ تھی اور نہ میری نگاہ میں آپ سے زیادہ کسی کی شان تھی اور میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جلال کی وجہ سے آپ کو آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر کوئی مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صورت کے بارے میں پوچھے تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں آنکھ بھر کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور اگر میں اس حال میں مر جاتا تو امید تھی کہ جنتی ہوتا اس کے بعد چند اور چیزوں میں ہمیں پھنسنا پڑا۔ میں نہیں جانتا کہ ان کی وجہ سے میرا کیا حال ہوگا۔ تو جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کیساتھ کوئی رونے چلانے والی نہ ہو اور نہ آگ ہو اور جب مجھے دفن کرنا تو مجھ پر اچھی طرح مٹی ڈال دینا اور میری قبر کے اردگرد اتنی دیر تک کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ کاٹا جاتا ہے اور اس کا گوشت بانٹا جاتا ہے تاکہ تم سے میرا دل بہلے (اور میں تنہائی میں گھبرا نہ جاؤں) اور دیکھ لوں کہ میں پروردگار کے وکیلوں (فرشتوں) کو کیا جواب دیتا ہوں۔

باب: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔

65: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ

مسلمان کو گالی دینا (یا اس کا عیب بیان کرنا) فسق ہے (یعنی گناہ ہے اور ایسا کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

باب: جب آدمی کا اسلام اچھا ہو تو جاہلیت کے اعمال پر مواخذہ نہیں ہوتا۔

66: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا ہم سے ان کاموں کی بھی پوچھ گچھ ہوگی جو ہم نے جاہلیت کے زمانے میں کیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو اچھی طرح اسلام لایا (یعنی دل سے سچا مسلمان ہوا) اس سے تو جاہلیت کے کاموں کا مؤاخذہ نہ گا اور جو بُرا ہے (یعنی صرف ظاہر میں مسلمان ہوا اور اس کے دل میں کفر رہا) تو اس سے جاہلیت اور اسلام کے کاموں، دونوں کے بارے میں مؤاخذہ ہوگا۔

باب: جب تم میں سے کسی کا اسلام اچھا ہو تو ہر نیکی، جسے وہ کرتا ہے، دس گنا لکھی جاتی ہے۔

67: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جب میرا بندہ دل میں نیک کام کرنے کی نیت کرتا ہے تو میں اس کیلئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں، جب تک کہ اس نے وہ نیکی نہیں کی۔ پھر اگر وہ نیکی کی تو اس کو میں اس کیلئے دس نیکیاں (ایک کے بدلے) لکھتا ہوں اور جب دل میں برائی کرنے کی نیت کرتا ہے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں جب تک کہ وہ بُرائی (پر عمل) نہ کرے۔ اور پھر جب وہ برائی (پر عمل) کرے تو اس کیلئے ایک ہی بُرائی لکھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے، بُرائی کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ اپنے بندے کو دیکھ

رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھتے رہو! اگر وہ بُرائی کرے تو ایک بُرائی ویسی ہی لکھ لو اور اگر نہ کرے (اور اس بُرائی کے ارادے سے باز رہے) تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ لو کیونکہ اس نے میرے ڈر سے اس بُرائی کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا اسلام بہتر ہوتا ہے (یعنی خالص اور سچا، نفاق سے خالی) تو پھر وہ جو نیکی کرتا ہے اس کیلئے ایک کے بدلے دس نیکیاں سات سو گنا تک لکھی جاتی ہیں اور جو بُرائی کرتا ہے تو اس کیلئے ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مل جاتا ہے۔

68: سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری امت سے (گناہ کے) ان خیالات سے درگزر کیا جو دل میں آئیں جب تک کہ ان کو زبان سے نہ نکالیں یا ان پر عمل نہ کریں۔

باب: مسلمان وہی ہے جس سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں۔

69: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا مسلمان بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں (یعنی نہ زبان سے کسی مسلمان کی بُرائی کرے اور نہ ہاتھ سے کسی کو ایذا دے)۔

باب: جس نے جاہلیت میں کوئی نیک عمل کیا پھر وہ مسلمان ہو گیا۔

70: عروہ بن زبیر سے روایت ہے اور انہیں سیدنا حکیم بن حزامؓ نے بتایا کہ انہوں (سیدنا حکیم) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو نیک کام میں نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے تھے جیسے صدقہ یا غلام کا آزاد کرنا یا ناتا ملانا، ان کا ثواب مجھے ملے گا؟ آپ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اسی نیکی پر اسلام لایا ہے جو کہ پہلے کر چکا ہے۔(یعنی وہ نیکی قائم ہے،اب اس پر اسلام زیادہ ہوا)۔

باب: آزمائش سے ڈرانا۔

71: سیدنا حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گنو کتنے آدمی اسلام کے قائل ہیں؟ پھر ہم نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم پر (دشمنوں کی وجہ سے کوئی آفت آنے سے) ڈرتے ہیں؟ اور بیشک ہم چھ سو آدمیوں سے لیکر سات سو تک ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید مصیبت میں پڑ جاؤ۔ سیدنا حذیفہؓ نے کہا کہ پھر ایسا ہی ہوا کہ ہم مصیبت میں پڑ گئے یہاں تک کہ بعض ہم میں سے نماز بھی چپکے سے (چھپ کر) پڑھتے۔

باب: اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی (اور) عنقریب اسلام پہلی حالت میں لوٹ آئے گا اور وہ دو مسجدوں (مکہ و مدینہ) میں سمٹ کر رہ جائے گا۔

72: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام غربت میں شروع ہوا اور پھر غریب ہو جائے گا جیسے کہ شروع ہوا تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مکہ مدینہ) کے درمیان میں آ جائے گا، جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ (بل) میں چلا جاتا ہے۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی کی ابتداء۔

73: عروہ بن زبیر سے روایت ہے اور انہیں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ پہلے پہل جو وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خواب سچا ہونے لگا۔ آپ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم جب کوئی خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تنہائی کا شوق ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غارِ حرا میں اکیلے تشریف رکھتے، کئی کئی راتوں تک وہاں عبادت کیا کرتے اور گھر میں نہ آتے، اپنا توشہ ساتھ لے جاتے۔ پھر اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹ کر آتے اور وہ اتنا ہی اور توشہ تیار کر دیتیں یہاں تک کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی اتری (اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وحی کی توقع نہ تھی) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی غارِ حرا میں تھے کہ فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ پڑھو! آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں۔ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ) اس فرشتے نے مجھے پکڑ کر دبوچا، اتنا کہ وہ تھک گیا یا میں تھک گیا، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس نے پھر مجھے پکڑا اور دبوچا یہاں تک کہ تھک گیا، پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس نے پھر مجھے پکڑا اور دبوچا یہاں تک کہ تھک گیا، پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ ''پڑھ! اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا رہ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا''۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوٹے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کندھے اور گردن کے بیچ کا گوشت (ڈر اور خوف سے) پھڑک رہا تھا (چونکہ یہ وحی کا پہلا مرحلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عادت نہ تھی، اس واسطے ہیبت چھا گئی) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے (کپڑوں سے) ڈھانپ دو، ڈھانپ دو۔ انہوں ڈھانپ دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ڈر جاتا رہا اس وقت اُمّ

المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے خدیجہ مجھے کیا ہو گیا اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں آپ خوش رہیں۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا یا کبھی رنجیدہ نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ ناتے کو جوڑتے ہیں، سچ بولتے ہیں اور بوجھ اٹھاتے ہیں (یعنی عیال اور اطفال اور یتیم اور مسکین کیساتھ تعاون کرتے ہیں، ان کا بار اٹھاتے ہیں) اور نادار کیلئے کمائی کرتے ہیں اور مہمان کی خاطرداری کرتے ہیں اور سچی آفتوں (جیسے کوئی قرض دار یا مفلس ہو گیا یا اور کسی تباہی) میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور وہ اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے (کیونکہ ورقہ نوفل کے بیٹے تھے اور نوفل اسد کے بیٹے، اور اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد کی بیٹی تھیں اور خویلد اسد کے بیٹے تھے تو ورقہ اور خدیجہ کے باپ بھائی بھائی تھے) اور جاہلیت کے زمانہ میں وہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھنا جانتے تھے، تو جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے اور بہت بوڑھے تھے، ان کی بینائی (بڑھاپے کی وجہ سے) جاتی رہی تھی۔ اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ اے چچا! (وہ چچا کے بیٹے تھے لیکن بزرگی کیلئے ان کو چچا کہا اور ایک روایت میں چچا کے بیٹے ہیں) اپنے بھتیجے کی سنو۔ ورقہ نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی سب بیان کی تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہ ناموس ہے جو موسیٰ 6 پر اتری تھی۔ (ناموس سے مراد جبریل 6 ہیں) کاش میں اس زمانہ میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں! جب کوئی شخص دنیا میں وہ لے

کر آیا، جسے تم لائے ہو (یعنی شریعت اور دین) تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور اگر میں اس دن کو پاؤں گا تو اچھی طرح تمہاری مدد کروں گا

74: یحیٰی کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن میں سے کیا اترا؟ انہوں نے کہا کہ ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا کہ یا ﴿اِقْرَاْ﴾ (سب سے پہلے اتری؟) انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا کہ قرآن میں سب سے پہلے کیا اترا تو انہوں نے کہا کہ ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا کہ یا ﴿اِقْرَاْ﴾ (سب سے پہلے اتری؟) سیدنا جابرؓ نے کہا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے بیان کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں (غار) حرا میں ایک مہینے تک رہا۔ جب میری رہنے کی مدت پوری ہو گئی تو میں اترا اور وادی کے اندر چلا، کسی نے مجھے آواز دی، میں نے سامنے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں دیکھا، کوئی نظر نہ آیا۔ پھر مجھے کسی نے آواز دی، میں نے دیکھا مگر کسی کو نہ پایا۔ پھر کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہوا میں ایک تخت پر ہیں یعنی جبریل 6۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت (ہیبت کے مارے) لرزہ چڑھ آیا۔ تب میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھا دو! انہوں نے کپڑا اڑھا دیا اور پانی (ہیبت دور کرنے کیلئے) میرے اوپر ڈالا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں۔ ''اے کپڑا اوڑھنے والے۔ کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔ اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ..........'' (المدثر 1,4)۔

باب: وحی کا کثرت سے اور لگاتار نازل ہونا۔

75: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات سے قبل پے درپے وحی اتاری حتی

کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی۔ اور سب سے زیادہ وحی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے دن نازل ہوئی۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آسمانوں پر تشریف لے جانا (یعنی معراج) اور نمازوں کا فرض ہونا۔

76: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے ایک سفید براق لایا گیا، اور وہ ایک جانور ہے سفید رنگ کا، لمبا، گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا، اپنے سم وہاں رکھتا ہے جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے (تو ایک لمحہ میں آسمان تک جا سکتا ہے)۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس تک آیا۔ فرمایا: وہاں میں نے اس جانور کو اس حلقہ سے باندھ دیا، جس سے اور پیغمبر اپنے اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے (یہ حلقہ مسجد کے دروازے پر ہے اور باندھ دینے سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اپنی چیزوں کی احتیاط اور حفاظت ضروری ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں) پھر میں مسجد کے اندر گیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر باہر نکلا تو جبریل 6 دو برتن لے کر آئے، ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ میں نے دودھ پسند کیا تو جبریل نے کہا، آپ نے فطرت کو پسند کیا۔ پھر جبریل 6 مجھے آسمان پر لے کر گئے، (جب وہاں پہنچے) تو فرشتوں سے دروازہ کھولنے کیلئے کہا، انہوں نے پوچھا کون ہے؟ جبریل نے کہا کہ جبریل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے؟ جبریل 6 نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے تھے؟ جبریل 6 نے کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور میں نے آدم 6 کو دیکھا تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے بہتری کی دعا کی۔ پھر جبریل 6 ہمارے ساتھ

دوسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا۔فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ جبریل۔فرشتوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔فرشتوں نے کہا کہ ان کو بلانے کا حکم ہوا تھا؟ جبریل 6 نے کہا کہ ہاں حکم ہوا ہے۔پھر دروازہ کھلا تو میں نے دونوں خالہ زاد بھائیوں کو دیکھا یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کو۔ان دونوں نے مرحبا کہا اور میرے لئے بہتری کی دعا کی۔پھر جبریل 6 ہمارے ساتھ تیسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا،تو فرشتوں نے کہا کہ کون ہے؟جبریل 6 نے کہا کہ جبریل۔فرشتوں نے کہا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے؟جبریل 6 نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔فرشتوں نے کہا کہ کیا ان کو بلانے کیلئے پیغام گیا تھا؟ جبریل 6 نے کہا کہ ہاں پیغام گیا تھا۔پھر دروازہ کھلا تو میں نے یوسف 6 کو دیکھا۔ اللہ نے حسن (خوبصورتی) کا آدھا حصہ ان کو دیا تھا۔انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور نیک دعا کی۔پھر جبریل 6 ہمیں لے کر چوتھے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا تو فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟جبریل 6 نے کہا کہ جبریل۔انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے؟جبریل 6 نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ بلوائے گئے ہیں؟جبریل 6 نے کہا کہ ہاں بلوائے گئے ہیں۔پھر دروازہ کھلا تو میں نے ادریس 6 کو دیکھا۔انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے اچھی دعا دی۔اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ ”ہم نے ادریس کو اونچی جگہ پر اٹھالیا“ (تو اونچی جگہ سے یہی چوتھا آسمان مراد ہے)۔پھر جبریل 6 ہمارے ساتھ پانچویں آسمان پر چڑھے اور انہوں نے دروازہ کھلوایا۔فرشتوں نے پوچھا کہ کون؟ کہا کہ جبریل۔فرشتوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟جبریل 6 نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔فرشتوں نے کہا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟جبریل 6 نے کہا کہ

ہاں بلوائے گئے ہیں۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے ہارون 6 کو دیکھا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے نیک دعا دی۔ پھر جبریل 6 ہمارے ساتھ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ جبریل 6 نے کہا کہ جبریل۔ فرشتوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ اللہ نے ان کو لے کر آنے کیلئے پیغام بھیجا تھا؟ جبریل 6 نے کہا، ہاں! بھیجا تھا۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے موسیٰ 6 کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے اچھی دعا دی۔ پھر جبریل 6 ہمارے ساتھ ساتویں آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ جبریل 6 نے کہا کہ جبریل ہوں۔ پوچھا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل 6 نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلوائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بلوائے گئے ہیں۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے ابراہیم 6 کو دیکھا کہ وہ بیت المعمور سے اپنی پیٹھ کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا گناہ نہیں) اور اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں کہ پھر کبھی ان کی باری نہیں آئے گی۔ پھر جبریل 6 مجھے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لے گئے۔ اس کے پتے اتنے بڑے تھے جیسے ہاتھی کے کان اور اس کے بیر قلہ جیسے۔ (ایک بڑا گھڑا جس میں دو مشک یا زیادہ پانی آتا ہے) پھر جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم نے ڈھانکا تو اس کا حال ایسا ہوگیا کہ کوئی مخلوق اس کی خوبصورتی بیان نہیں کرسکتی۔ پھر اللہ جل جلالہ نے میرے دل میں القاء کیا جو کچھ القاء کیا اور پچاس نمازیں رات اور دن میں مجھ پر فرض کیں۔ جب میں وہاں سے اترا اور موسیٰ 6 تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر اپنے پروردگار کی

طرف لوٹ جاؤ اور تخفیف چاہو، کیونکہ تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی اور میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا اور ان کا امتحان لیا ہے۔ میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گیا اور عرض کیا کہ اے پروردگار! میری امت پر تخفیف کر۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں گھٹا دیں۔ میں لوٹ کر موسیٰ 6 کے پاس آیا اور کہا کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیں۔ انہوں نے کہا تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی، تم پھر اپنے رب کے پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس طرح برابر اپنے پروردگار کے درمیان آتا جاتا رہا، یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں، اور ہر ایک نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے۔ تو وہی پچاس نمازیں ہوئیں (سبحان اللہ! مالک کی اپنے بندوں پر کیسی عنایت ہے کہ پڑھیں تو پانچ نمازیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ملے) اور جو کوئی شخص نیک کام کرنے کی نیت کرے اور پھر اس کو نہ کر سکے تو اس کو ایک نیکی کا ثواب ملے گا اور جو کرے تو اس کو دس نیکیوں کا اور جو شخص برائی کرنے کی نیت کرے اور پھر اس کو نہ کرے، تو کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر کر لے تو ایک ہی بُرائی لکھی جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اترا اور موسیٰ 6 کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ پھر اپنے رب کے پاس لوٹ جاؤ اور تخفیف چاہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس بار بار گیا یہاں تک کہ میں اس سے شرما گیا ہوں۔ (یعنی اب جانے سے شرماتا ہوں)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کرنا۔

77: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان چل رہے تھے کہ ایک وادی پر گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وادی ازرق ہے۔ آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گویا میں موسیٰ 6 کو دیکھ رہا ہوں، (پھر موسیٰ 6 کا رنگ اور بالوں کا حال بیان کیا جو (راوی حدیث) داؤد بن ابی ہند کو یاد نہ رہا)۔ جو انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے، بلند آواز سے تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی میں سے جا رہے ہیں۔ سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک ٹیکری پر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کون سی ٹیکری ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ’ہرشا‘ کی یا ’لفت‘ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں یونس 6 کو دیکھ رہا ہوں کہ صوف کا ایک جبہ پہنے ہوئے ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے چھال کی ہے، وہ اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

78: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں موسیٰ 6 سے ملا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی صورت بیان کی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں فرمایا (یہ شک راوی ہے) کہ وہ لمبے، چھریرے بدن والے، سیاہ بالوں والے جیسے شنوءۃ کے لوگ ہوتے تھے۔ اور فرمایا کہ میں عیسیٰ 6 سے ملا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی صورت بیان کی کہ وہ درمیانہ قد والے، سرخ رنگت والے جیسے کہ ابھی کوئی حمام سے نکلا ہو (یعنی ایسے تروتازہ اور خوش رنگ) تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابراہیم 6 کو دیکھا، تو میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب، اور مجھ سے کہا گیا کہ جس کو چاہو پسند کر لو۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا تو اس (فرشتے نے جو یہ دونوں برتن لے کر آیا تھا) کہا کہ تم کو فطرت (ہدایت) کی راہ ملی یا تم فطرت (ہدایت) کو

پہنچ گئے۔اور اگر تم شراب کو اختیار کرتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مسیح عیسیٰ 6 اور دجّال کا تذکرہ فرمانا۔

79: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے درمیان مسیح دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: کہ اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔اس کی کانی آنکھ ایسی ہے جیسے پھولا ہوا انگور۔(پس یہی ایک کھلی نشانی ہے اس بات کی کہ وہ مردود اپنے خدائی دعوے میں جھوٹا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات خواب میں میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا شخص جیسے کوئی بہت اچھا گندمی رنگ کا شخص ہوتا ہے، اس کے بال کندھوں تک تھے اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی، سر میں سے پانی ٹپک رہا تھا، اور وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔میں نے پوچھا کہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ مریم کے بیٹے مسیح علیہما السلام ہیں۔اور ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو کہ سخت گھونگھریالے بالوں والا، داہنی آنکھ کا کانا تھا۔میں نے جو لوگ دیکھے ان سب میں ابن قطن اس سے زیادہ مشابہ ہے، وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا۔میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انبیا علیہم السلام کو نماز پڑھانا۔

80: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور (دیکھا کہ) قریش مجھ سے میری سیر (معراج) کا حال پوچھ رہے تھے تو انہوں نے بیت المقدس کی کئی چیزیں پوچھیں جن کو میں ذہن

میں محفوظ نہیں رکھتا تھا۔ مجھے بڑا رنج ہوا، ایسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا، میں اس کو دیکھنے لگا اور اب جو بات وہ پوچھتے تو میں بتا دیتا تھا۔ اور میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی جماعت میں پایا، دیکھا کہ موسیٰ 6 کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ ایک درمیانہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کے شخص ہیں جیسے کہ (قبیلہ) شنوءۃ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، اور میں ان کے سب سے زیادہ مشابہ عروہ ابن مسعود ثقفیؓ کو پاتا ہوں۔ اور دیکھا کہ ابراہیم 6 بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب (یعنی اپنے آپ کو مراد لیا) ہیں۔ اور پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت کی اور سب پیغمبروں نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک بولنے والا بولا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ جہنم کا داروغہ ''مالک'' ہے اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے خود پہلے مجھے سلام کیا۔

باب: معراج (والی رات) میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنا۔

81: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو چڑھتا ہے، وہ یہیں آ کر ٹھہر جاتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے۔ اور جو اوپر سے اترتا ہے، وہ بھی یہیں ٹھہرتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ''جبکہ سدرہ (بیری) کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی'' (النجم: 16) سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ یعنی سونے کے پتنگے۔ پھر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کو وہاں تین چیزیں دی گئیں ۔ایک تو پانچ نمازیں، دوسری سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں اور تیسرے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں سے اس شخص کو بخش دیا جو اللہ کیساتھ شرک نہ کرے گا، (باقی تمام تباہ کرنے والے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے سوائے شرک کے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ کا مطلب

82: شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زِرّ بن حبیش ؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم'' (النجم: 9) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبرائیل کو دیکھا تھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

83: سیدنا ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول ''دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا...... اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا'' (النجم: 11,13) کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دو بار دیکھا۔ (سیدنا ابن عباسؓ کا یہ اپنا نقطہ نظر ہے)(م۔ع)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بیان میں۔

84: مسروق سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عائشہ! (یہ مسروق کی کنیت ہے) تین باتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی ان کا قائل ہو، اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ میں نے کہا کہ وہ تین باتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ (ایک یہ ہے کہ) جو کوئی سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے، اس نے اللہ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ مسروق نے کہا کہ میں تکیہ لگائے ہوئے تھا، یہ سن کر میں بیٹھ گیا اور کہا کہ

اے اُمّ المؤمنین! ذرا مجھے بات کرنے دو اور جلدی مت کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ ''اس نے اس کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے'' (التکویر: 23) ''اسے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا'' (النجم: 13)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس امت میں سب سے پہلے میں نے ان آیتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان آیتوں سے مراد جبرائیل 6 ہیں۔ میں نے ان کو ان کی اصلی صورت پر نہیں دیکھا سوا دو بار کے جن کا ذکر ان آیتوں میں ہے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک کے فاصلہ کو بھر دیا تھا۔ پھر اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اس (اللہ) کو تو کسی کی نگاہ نہیں دیکھ سکتی اور وہ سب نگاہوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے'' (الانعام: 103) کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے'' (الشوریٰ: 51)؟ (دوسری یہ ہے کہ) جو کوئی خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا، تو اس نے (بھی) اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی'' (المائدہ: 67)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اور جو کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل ہونے والی بات جانتے تھے (یعنی آئندہ کا حال) تو اس نے (بھی) اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ''(اے محمد صلی

اللہ علیہ والہ وسلم!) کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا"۔ اور داؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس (یعنی قرآن) میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے جو کہ ان پر نازل کیا گیا ہے، (یعنی قرآن) تو اس آیت کو چھپاتے کہ (یاد کرو) جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا، جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا، جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے" (الاحزاب: 37)۔

85: سیدنا ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ایسی پانچ باتیں سنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: 1۔ اللہ جل جلالہ سوتا نہیں اور سونا اس کے لائق ہی نہیں (کیونکہ سونا عضلات اور اعضائے بدن کی تھکاوٹ سے ہوتا اور اللہ تعالیٰ تھکن سے پاک ہے، دوسرے یہ کہ سونا غفلت ہے اور موت کے مثل ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے)۔ 2۔ اور وہی ترازو کو جھکاتا اور اس کو اونچا کرتا ہے۔ 3۔ اسی کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے اٹھایا جاتا ہے۔ 4۔ اس کا پردہ نور ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا پردہ آگ ہے۔ 5۔ اگر وہ اس پردے کو کھول دے تو اس کے منہ کی شعائیں، جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے مخلوقات کو جلا دیں۔

86: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا قیامت کے روز ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہو؟ (یعنی اژدحام اور ہجوم کی وجہ سے)۔ یا تمہیں چودھویں رات کا

چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا تمہیں سورج کے دیکھنے میں، جس وقت کہ بادل نہ ہو (اور آسمان صاف ہو) کچھ مشقت ہوتی ہے یا ایک دوسرے کو صدمہ پہنچاتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اسی طرح (یعنی بغیر تکلیف، مشقت، زحمت اور اژدحام کے) تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرمائے گا کہ جو کوئی جس کو پوجتا تھا اسی کیساتھ ہو جائے۔ پھر جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کیساتھ ہو جائے گا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کیساتھ اور جو طاغوت کو پوجتا تھا وہ طاغوت کیساتھ ہو جائے گا۔ بس یہ امت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) باقی رہ جائے گی جس میں منافق لوگ بھی ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا کہ جس کو وہ نہ پہچانیں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہم اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کیساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے پار ہوں گے اور سوائے پیغمبروں کے اور کوئی اس دن بات نہ کر سکے گا۔ اور پیغمبروں کا بول اس وقت یہ ہوگا کہ یا اللہ بچائیو! (یہ شفقت کی وجہ سے کہیں گے مخلوق پر) اور دوزخ میں کڑے ہیں (لوہے کے، جن کا سر ٹیڑھا ہوتا ہے اور تنور میں جب گوشت ڈالتے ہیں تو کڑوں میں لگا کر ڈالتے ہیں) جیسے سعدان جھاڑی کے کانٹے (سعدان ایک کانٹوں دار جھاڑی ہے) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ

سے فرمایا کہ کیا تم نے سعدان جھاڑی دیکھی ہے؟ انہوں نے کہاہاں دیکھی ہے۔ آ پ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پس وہ سعدان کے آنکڑے کانٹوں کی شکل پر ہوں گے لیکن سوائے اللہ تعالیٰ کے یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ وہ لوگوں کو دوزخ میں گھسیٹیں گے (یعنی فرشتے ان کڑوں سے دوزخیوں کو گھسیٹ لیں گے) ان کے بدعملوں کی وجہ سے۔ اب بعض ان میں برباد ہوں گے جو اپنے بدعمل کے سبب سے برباد ہو جائیں گے اور بعض ان میں سے اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت پائے گا اور چاہے گا کہ دوزخ والوں میں سے جس کو چاہے اپنی رحمت سے نکالے، تو فرشتوں کو حکم دے گا دوزخ سے اس شخص کو نکالیں جس نے اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو، جس پر اللہ نے رحمت کرنی چاہی ہو، جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا، تو فرشتے دوزخ میں ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے اور وہ انہیں سجدوں کے نشان سے پہچانیں گے۔ آگ آدمی کو جلا ڈالے گی سوائے سجدے کے نشان کی جگہ کے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر اس جگہ کا جلانا حرام کیا ہے۔ پھر وہ دوزخ سے جلے بھنے نکالے جائیں گے، تب ان پر آبِ حیات چھڑکا جائے گا تو وہ تازہ ہو کر ایسے جم اٹھیں گے جیسے دانہ پانی کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے (پانی جہاں پر کوڑا کچرا مٹی بہا کر لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور جلد شاداب اور سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آبِ حیات ڈالتے ہی تازے ہو جائیں گے اور جلن کے نشان بالکل جاتے رہیں گے) پھر جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہوگا اور ایک مرد باقی رہ جائے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا، وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بو مجھے ایذا میں ڈالنے والی اور اس کی گرمی مجھے جلائے دے رہی ہے۔ پھر اللہ

سے دعا کرے گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر میں تیرا سوال پورا کروں تو تو اور سوال کرے گا؟ وہ کہے گا کہ نہیں، پھر میں کچھ سوال نہ کروں گا اور جیسے اللہ کو منظور ہوں گے وہ قول اقرار کرے گا، تب اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے (جنت کی طرف) پھیر دے گا۔ جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا چپ رہے گا، پھر کہے گا کہ اے رب مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو کیا کیا قول اور اقرار کر چکا ہے کہ پھر میں دوسرا سوال نہ کروں گا، برا ہو تیرا، اے آدمی تو کیسا دغا باز ہے؟ وہ کہے گا کہ اے رب! اور دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو پھر تو اور کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا کہ نہیں قسم تیری عزت کی اور کیا کیا قول اور اقرار کرے گا جیسے اللہ کو منظور ہوگا، آخر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کو دکھلائی دے گی اور جو کچھ اس میں نعمت یا خوشی اور فرحت ہے وہ سب۔ پھر ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ چپ رہے گا۔ اس کے بعد عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے جنت کے اندر لے جا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے کیا پختہ وعدہ اور اقرار نہیں کیا تھا کہ اب میں کچھ سوال نہ کروں گا؟ بُرا ہو تیرا اے آدم کے بیٹے! تو کیسا دھوکہ باز ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں ہوں گا اور دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ جل شانہٗ ہنس دے گا اور جب اللہ تعالیٰ کو ہنسی آ جائے گی تو فرمائے گا کہ اچھا، جا جنت میں چلا جا۔ جب وہ جنت کے اندر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اب تو کوئی اور آرزو کر۔ وہ کرے گا اور مانگے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا کہ فلاں چیز مانگ، فلاں چیز مانگ۔ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو حق تعالیٰ

فرمائے گا کہ ہم نے یہ سب چیزیں تجھے دیں اور ان کیساتھ اتنی ہی اور دیں۔ (یعنی اپنی خواہشوں سے دوگنا لے۔ سبحان اللہ! کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر اور اگر وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے؟ وہی مالک ہے وہی خالق ہے، وہی رازق ہے، وہ پالنے والا ہے) عطاء بن یزید نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدریؓ بھی اس حدیث کی روایت کرنے میں سیدنا ابو ہریرہؓ کے موافق تھے کہیں خلاف نہ تھے۔ لیکن جب سیدنا ابو ہریرہؓ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ ہم نے یہ سب تجھے دیں اور اتنی ہی اور دیں تو سیدنا ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ اے ابو ہریرہ! اس کے مثل دس گنا اور بھی۔ تو سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے تو یہی بات یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں فرمایا کہ ہم نے یہ سب تجھے دیں اور اتنی ہی اور دیں۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں فرمایا کہ ہم نے یہ سب تجھے دیں اور دس حصے زیادہ دیں۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا (تو اور جنتیوں کو معلوم نہیں کیا کیا نعمتیں ملیں گی)۔

باب: اللہ کی توحید کا اقرار کرنے والوں کا جہنم سے نکلنا۔

87: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو جہنم والے ہیں (یعنی ہمیشہ وہاں رہنے کیلئے ہیں جیسے کافر اور مشرک) وہ تو نہ مریں گے نہ جئیں گے لیکن کچھ لوگ جو گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کرے گا یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کیلئے شفاعت کی اجازت ہو گی اور یہ لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے اور جنت کی نہروں پر پھیلائے جائیں گے اور حکم ہو گا کہ اے جنت کے لوگو! ان پر پانی ڈالو۔ تب وہ اس طرح سے اُگیں گے جیسے دانہ اس مٹی میں اگتا ہے جس کو پانی بہا

کرلاتا ہے۔(یہ سن کر) ایک شخص بولا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! (معلوم ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جنگل میں رہے ہیں (جبھی تو آپ کو یہ معلوم ہے کہ بہاؤ میں جو مٹی جمع ہوتی ہے اس میں دانہ خوب اگتا ہے)۔

88: سیدنا انس ؓ اور سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سب سے آخر میں جو شخص جنت میں جائے گا، وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو چلے گا، پھر اوندھا گرے گا اور جہنم کی آگ اس کو جلاتی جائے گی۔ جب دوزخ سے پار ہو جائے گا، تو پیٹھ موڑ کر اس کو دیکھے گا اور کہے گا کہ بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ (جہنم) سے نجات دی۔ بیشک جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اتنا اگلوں پچھلوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اس کو ایک درخت دکھلائی دے گا، وہ کہے گا کہ اے رب، مجھے اس درخت کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو تو اور بھی سوال کرے گا؟ وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے رب! اور عہد کرے گا کہ پھر میں کوئی سوال نہ کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرلے گا اس لئے کہ وہ ایسی نعمت کو دیکھے گا جس پر اس سے صبر نہیں ہو سکتا (یعنی انسان بے صبر ہے جب وہ تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے)۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک کر دے گا اور وہ اس کے سایہ میں رہے گا اور وہاں کا پانی پئے گا۔ پھر اس کو ایک اور درخت دکھلائی دے گا، جو اس سے بھی اچھا ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے پروردگار مجھے اس درخت کے نزدیک پہنچا دے تاکہ میں اس کے سائے میں جاؤں اور اس کا پانی پیوں اور میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ میں پھر سوال نہ کروں گا؟ اور اگر میں تجھے اس درخت تک پہنچا

دوں، تو پھر تو اور سوال کرے گا۔ وہ اقرار کرے گا کہ نہیں پھر میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معذور رکھے گا اس لئے کہ اس کو اس نعمت پر، جو وہ (شخص) دیکھتا ہے، صبر نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک کر دے گا، وہ اس کے سائے میں رہے گا اور وہاں کا پانی پئے گا۔ پھر اس کو ایک درخت دکھائی دے گا جو جنت کے دروازے پر ہوگا اور وہ پہلے کے دونوں درختوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے اس درخت کے پاس پہنچا دے تا کہ میں اس کے نیچے سایہ میں رہوں اور وہاں کا پانی پیوں، اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو اقرار نہ کر چکا تھا کہ اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا؟ وہ کہے گا کہ بیشک میں اقرار کر چکا تھا، لیکن اب میرا یہ سوال پورا کر دے، پھر میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معذور رکھے گا اس لئے کہ وہ ان نعمتوں کو دیکھے گا جن پر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے پاس کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے پاس جائے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! تیرے سوال کو کون سی چیز پورا کرے گی؟ (یعنی تیری خواہش کب موقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کیسے بند ہوگا) بھلا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے ساری دنیا کے برابر دے کر اتنا ہی اور دوں؟ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو سارے جہاں کا مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے؟ پھر سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ ہنسنے لگے اور لوگوں سے کہا کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنستا ہوں؟ لوگوں نے پوچھا کہ تم کیوں ہنستے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی (اس حدیث کو بیان کر کے) اسی طرح ہنسے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ تو آپ نے

فرمایا کہ رب العالمین کے ہنسنے سے، میں بھی ہنستا ہوں جب وہ بندہ یہ کہے گا کہ تو سارے جہان کا مالک ہوکر مجھ سے مذاق کرتا ہے؟ تو پروردگار ہنس دے گا (اس کی نادانی اور بیوقوفی پر) اور اللہ فرمائے گا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا (مذاق کرنا میرے لائق نہیں وہ بندوں کے لائق ہے) بلکہ میں جو چاہتا ہوں کرسکتا ہوں۔

89: ابوالزبیر نے سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے قیامت کے دن لوگوں کے آنے کے حال کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم قیامت کے دن اس طرح سے آئیں گے یعنی یہ اوپر سب آدمیوں کے۔ پھر سب امتیں اپنے اپنے بتوں اور معبودوں کیساتھ پکاری جائیں گی۔ پہلی امت، پھر دوسری امت۔ اس کے بعد ہمارا پروردگار آئے گا اور فرمائے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ (یعنی امتِ محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمائے گا) وہ کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہارا مالک ہوں، وہ کہیں گے ہم تجھ کو دیکھیں گے تو تب (معلوم ہوگا) پھر اللہ ان کو ہنستا ہوا دکھائی دے گا اور ان کیساتھ چلے گا اور سب لوگ اس کے پیچھے ہوں گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ وہ منافق ہو یا مومن، ایک نور ملے گا۔ لوگ اس کیساتھ ہوں گے اور جہنم کے پل پر آنکڑے اور کانٹے ہوں گے، وہ پکڑ لیں گے جن کو اللہ چاہے گا۔ اس کے بعد منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مومن نجات پائیں گے۔ تو پہلا گروہ مومنوں کا (جو ہوگا) ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کے سے ہوں گے (وہ گروہ) ستر ہزار آدمیوں کا ہوگا جن سے حساب و کتاب نہ ہوگا۔ ان کے بعد گروہ خوب چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے۔ پھر ان کے بعد کا ان سے کم، یہاں تک کہ شفاعت کا وقت آجائے گا اور لوگ شفاعت کریں گے اور جہنم سے وہ شخص بھی نکالا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا تھا اور اس کے دل میں

ایک جو کے برابر بھی نیکی اور بہتری تھی۔ یہ لوگ جنت کے صحن میں ڈال دیئے جائیں گے اور جنتی لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے (جس سے) وہ اس طرح اگیں گے جیسے جھاڑ پانی کے بہاؤ میں اگتا ہے۔اور ان کی سوزجلن بالکل جاتی رہے گی۔ پھر وہ اللہ سے سوال کریں گے اور ہر ایک کو اتنا ملے گا جیسے ساری دنیا بلکہ اس کے ساتھ دس گنا اور بھی۔

90: یزید بن صہیب فقیر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرے دل میں خارجیوں کی ایک بات کھب گئی تھی (اور وہ یہ کہ کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو جہنم میں جائے گا وہ پھر وہاں سے نہ نکلے گا)، تو ہم ایک بڑی جماعت کیساتھ اس ارادے سے نکلے کہ حج کریں۔ پھر خارجیوں کا مذہب پھیلائیں گے۔ جب ہم مدینے میں پہنچے تو دیکھا کہ سیدنا جابر بن عبداللہؓ ایک ستون کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیثیں سنا رہے ہیں۔ یکا یک انہوں نے دوزخیوں کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تم کیا حدیث بیان کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "اے ہمارے پالنےوالے! تو جسے جہنم میں ڈالے، یقیناً تو نے اسے رسوا کیا" (آل عمران: 192) نیز "جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے" (السجدہ: 20)۔ اور اب یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تو نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے پھر کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام سنا ہے (یعنی وہ مقام جو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز عنایت فرمائے گا)؟ میں نے کہا جی ہاں! میں نے سنا ہے۔ انہوں نے کہا یہی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہیں چاہے گا، جہنم سے نکالے گا۔ پھر انہوں نے پل صراط کا حال اور اس پل پر سے لوگوں کے گزرنے کا حال بیان کیا اور اور مجھے ڈر ہے کہ شاید

مجھے یاد نہ رہا ہو مگر انہوں نے یہ کہا کہ کچھ لوگ دوزخ میں جانے کے بعد اس میں سے نکالے جائیں گے اور وہ اس طرح نکلیں گے جیسے آبنوس کی لکڑیاں (سیاہ جل بھن کر)۔ پھر جنت کی ایک نہر میں جائیں گے اور وہاں غسل کریں گے اور کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ یہ سن کر ہم لوٹے اور ہم نے کہا کہ تمہاری خرابی ہو! کیا یہ بوڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے؟ (یعنی وہ ہرگز جھوٹ نہیں بولتا، پھر تمہارا مذہب غلط نکلا)۔ اور ہم سب اپنے مذہب سے پھر گئے مگر ایک شخص نہ پھرا۔ یا جیسا ابو نعیم فضل بن دکین (امام مسلم کے استاذ کے استاذ) نے بیان کیا۔

91: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: دوزخ سے چار آدمی نکالے جائیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا کہ اے میرے مالک! جب تو نے مجھے اس (جہنم) سے نجات دی ہے، تو اب پھر اس میں مت لے جانا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دیدے گا۔

باب: شفاعت کا بیان۔

92: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو دستی کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا گیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو دانتوں سے نوچا اور فرمانے لگے کہ میں قیامت کے دن سب آدمیوں کا سردار ہوں گا۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ کس وجہ سے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام اگلوں پچھلوں کو ایک ہی میدان میں اکٹھا کرے گا، یہاں تک کہ پکارنے والے کی آواز ان سب کو سنائی دے گی اور دیکھنے والے کی نگاہ ان سب پر پہنچے گی، اور سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگوں پر ایسی مصیبت اور سختی ہو گی کہ اس کو وہ سہہ نہ سکیں گے۔ آخر آپس میں ایک

دوسرے سے کہیں گے کہ دیکھو کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ کیا کوئی سفارشی، شفیع نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری کچھ سفارش کرے؟ بعض کہیں گے کہ آدم 6 کے پاس چلو، تو سب کے سب آدم 6 کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ تمام آدمیوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی طرف سے روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم کیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ پروردگار سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ اور کس قدر تکلیف میں ہیں۔ آدم 6 کہیں گے کہ آج میرا رب اپنے غصہ میں ہے کہ نہ تو اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ ہوا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا اور اس نے مجھے اس درخت (کے پھل) سے منع کیا تھا، لیکن میں نے (کھالیا اور) اب مجھے خود اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، نوح 6 کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ نوح 6 کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے نوح! 6 تم سب پیغمبروں سے پہلے زمین پر آئے، اللہ نے تمہارا نام عبداً شکوراً (شکر گزار بندہ) رکھا ہے، تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو، کیا تم نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں؟ اور جو مصیبت ہم پر آئی ہے؟ وہ کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ اتنا غصے میں ہے کہ نہ تو ایسا پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا اور میرے واسطے ایک دعا کا حکم تھا (کہ وہ مقبول ہوگی)، وہ میں اپنی امت کے خلاف مانگ چکا (وہ مقبول دعا اپنی قوم پر بددعا کی شکل میں کر چکا ہوں جس سے وہ ہلاک ہوگئی تھی)، اس لئے مجھے اپنی فکر ہے، تم ابراہیم 6 کے پاس جاؤ۔ پھر سب ابراہیم 6 کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور ساری زمین والوں میں اس کے دوست ہیں، آپ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری سفارش کیجئے، کیا آپ نہیں دیکھتے جس حال میں ہم ہیں؟ اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے؟ وہ کہیں گے کہ میرا پروردگار آج بہت غصے میں ہے اتنا غصے میں کہ نہ تو اس سے پہلے

کبھی ایسا ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا اور وہ اپنی جھوٹ باتوں کو بیان کریں گے (جو انہوں نے تین بار جھوٹ بولا تھا جو کہ دراصل توریہ تھا) اس لئے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ، موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ موسیٰ 6 کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے موسیٰ 6! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیام (رسالت) اور کلام سے تمام لوگوں پر فضیلت و بزرگی دی ہے، آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے، کیا آپ نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں؟ اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے؟ موسیٰ 6 ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ اتنا غصے میں نہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا، اور میں نے دنیا میں ایک شخص کو قتل کیا تھا، جس کا مجھے حکم نہ تھا، اس لئے مجھے اپنی فکر پڑی ہے، تم عیسیٰ (6) کے پاس جاؤ۔ وہ عیسیٰ 6 کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے (ماں کی) گود میں لوگوں سے باتیں کیں، اور اس کا وہ کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے؟ عیسیٰ 6 ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غصے میں ہے، اتنا غصے میں کہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا (اور ان کا کوئی گناہ بیان نہیں کیا) مجھے تو خود اپنی فکر ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ، محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ تو وہ لوگ میرے (محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے، کیا آپ ہمارا حال نہیں دیکھتے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ پس میں یہ

سنتے ہی (میدانِ حشر سے) چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر اپنے پرودرگار کو سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالٰی میرا دل کھول دے گا اور اپنی وہ وہ تعریفیں اور خوبیاں بتلائے گا، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں بتلائیں، (میں اس کی خوب تعریف اور حمد کروں گا) پھر (اللہ تعالٰی) کہے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! سر اٹھا اور مانگ، جو مانگے گا، دیا جائے گا، سفارش کر، قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے میرے رب میری امت پر رحم فرما، اے میرے رب میری امت پر رحم فرما۔ حکم ہوگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اپنی امت میں سے جن لوگوں سے کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا ان کو جنت کے داہنے دروازے سے داخل کرو اور وہ جنت کے باقی دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے شریک ہیں (یعنی ان دروازوں میں سے بھی جا سکتے ہیں لیکن یہ دروازہ ان کیلئے مخصوص ہے) (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی جان ہے! کہ جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی ایسی ہے، جیسے مکہ اور حجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان کا فاصلہ یا مکہ اور بصرٰی (ملک شام کا شہر) کے درمیان کا فاصلہ۔ (راوی کو شک ہے)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میں سب سے پہلے جنت کے متعلق سفارش کروں گا اور دیگر انبیاء سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے۔

93: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت (کے بارے) میں سفارش کروں گا اور کسی پیغمبر کو اتنے لوگوں نے نہیں مانا (پیروی نہیں کی) جتنے لوگوں نے مجھے مانا (میری پیروی کی) اور کوئی پیغمبر تو ایسا ہے کہ اس کا ماننے والا (ایمان لانے والا) ایک ہی شخص تھا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔

94: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ چوکیدار پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ میں کہوں گا کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہوں۔ وہ کہے گا کہ مجھے آپ ہی کے واسطے حکم ہوا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول کی گئی ہے۔

95: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور ہر نبی نے جلدی کر کے وہ دعا (دنیا ہی میں) مانگ لی اور میں اپنی دعا کو قیامت کے دن کیلئے، اپنی امت کی شفاعت کیلئے چھپا کر رکھتا ہوں اور اللہ کے حکم سے (میری) شفاعت ہر اس امتی کیلئے ہوگی جو حال میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اپنی امت کیلئے دعا فرمانا۔

96: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابراہیم 6 کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تلاوت فرمائی کہ "اے میرے پالنے والے (معبود) انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے، پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے، تو تو بہت ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے" (ابراہیم: 36) اور عیسیٰ 6 کا قول (جو کہ قرآن پاک میں منقول ہے) کہ "اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے"۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اے میرے رب! میری امت، میری امت۔اور رونے لگے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل! تم محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن تم جا کر ان سے پوچھو کہ وہ کیوں روتے ہیں؟ جبرئیل 6 آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سب حال بیان کیا۔ جبرئیل نے اللہ تعالیٰ سے جا کر عرض کیا، حالانکہ وہ تو خود خوب جانتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل! محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔

97: سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے (مکہ میں ہجرت سے پہلے) اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ایک مضبوط قلعہ اور لشکر چاہتے ہیں؟ (اس قلعہ کیلئے کہا جو کہ جاہلیت کے زمانہ میں دوس کا تھا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس وجہ سے قبول نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے حصے میں یہ بات لکھ دی تھی کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس ان کی حمایت اور حفاظت میں رہیں گے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو سیدنا طفیل بن عمروؓ نے بھی ہجرت کی اور ان کیساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔پھر مدینہ کی ہوا ان کو ناموافق ہوئی (اور ان کے پیٹ میں عارضہ پیدا ہوا) تو وہ شخص جو سیدنا طفیلؓ کیساتھ آیا تھا، بیمار ہو گیا اور تکلیف کے مارے اس نے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ دونوں ہاتھوں سے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔پھر سیدنا طفیل ؓنے اسے خواب میں دیکھا اور اس کی حالت اچھی تھی مگر اپنے دونوں ہاتھوں کو چھپائے ہوئے تھا۔سیدنا طفیلؓ نے پوچھا کہ

تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا: مجھے اس لئے بخش دیا کہ میں نے اس کے پیغمبر کی طرف ہجرت کی تھی۔ سیدنا طفیلؓ نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنے دونوں ہاتھ چھپائے ہوئے ہے؟ وہ بولا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ ہم اس کو نہیں سنواریں گے جس کو تو نے خود بخود بگاڑا ہے۔ پھر یہ خواب سیدنا طفیلؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے جیسے تو نے اس کے سارے بدن پر کرم کیا ہے (اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی درست کر دے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہ ''(اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے''۔

98: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے'' (الشعراء: 214) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلایا، وہ سب اکٹھے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (پہلے) سب کو بالعموم ڈرایا اور پھر خاص کیا (یعنی نام لے کر ان لوگوں کو) اور فرمایا کہ اے کعب بن لوءی کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے عبد شمس کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے ہاشم کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے چھڑاؤ۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اس لئے کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنی اگر وہ عذاب کرنا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم جو ناتا مجھ سے رکھتے ہو، اس کو میں جوڑتا رہوں گا (یعنی دنیا میں تمہارے ساتھ احسان کرتا رہوں گا)۔

باب: کیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابوطالب کوکوئی فائدہ پہنچا سکے؟

99: سیدنا عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے واسطے غصہ ہوتے تھے (یعنی جو کوئی آپ کو ستاتا تو اس پر غصہ ہوتے تھے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''ہاں'' وہ جہنم کے اوپر کے درجہ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا (یعنی میں ان کیلئے دعا نہ کرتا)، تو وہ جہنم کے نیچے کے درجے میں ہوتے (جہاں عذاب بہت سخت ہے)۔

100: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا، وہ دو ایسی جوتیاں پہنے ہوگا کہ جن سے اس کا دماغ کھولے گا (جیسے ہنڈیا میں پانی کھولتا ہے)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

101: سیدنا حصین بن عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ میں سیدنا سعید بن جبیرؒ کے پاس تھا انہوں نے کہا کہ تم میں سے کس نے اس ستارہ کو دیکھا جو کل رات کو ٹوٹا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میں کچھ نماز میں مشغول نہ تھا (اس سے یہ غرض ہے کہ کوئی مجھے عابد، شب بیدار نہ خیال کرے) بلکہ مجھے بچھو نے ڈنگ مارا تھا (تو میں سو نہ سکا اور تارا ٹوٹتے ہوئے دیکھا) سیدنا سعیدؒ نے کہا کہ پھر تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے دم کروایا۔ انہوں نے کہا کہ تو نے دم کیوں کرایا؟ میں نے کہا کہ اس حدیث کی وجہ سے جو شعبی نے ہم سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ شعبی نے کونسی حدیث بیان کی؟ میں نے کہا کہ انہوں نے ہم سے سیدنا بریدہ بن حصیب اسلمیؓ کی حدیث

بیان کی۔انہوں نے کہا کہ دَم فائدہ نہیں دیتا مگر نظر کیلئے یا ڈنگ کیلئے (یعنی بدنظر کے اثر کو دُور کرنے کیلئے یا بچھو اور سانپ وغیرہ کے کاٹے کیلئے مفید ہے) سیدنا سعیدؓ نے کہا کہ جس نے سنا اور اس پر عمل کیا تو اچھا کیا لیکن ہم سے تو سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے حدیث بیان کی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے سامنے پیغمبروں کی امتیں لائی گئیں۔بعض پیغمبر ایسا تھا کہ اس کی امت کے لوگ دس سے بھی کم تھے اور بعض پیغمبر کیساتھ ایک یا دو ہی آدمی تھے اور بعض کیساتھ ایک بھی نہ تھا۔اتنے میں ایک بڑی امت آئی۔میں سمجھا کہ یہ میری امت ہے۔مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ 6 اور ان کی امت ہے، تم آسمان کے کنارے کو دیکھو۔میں نے دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ اب دوسرے کنارے کی طرف دیکھو میں نے دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور ان لوگوں میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں کہ جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے تو لوگوں نے ان لوگوں کے بارے میں گفتگو کی جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ بعضوں نے کہا کہ شاید وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہے۔بعض نے کہا نہیں شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔بعض نے کچھ اور کہا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ کس چیز میں بحث کر رہے ہو؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو نہ دَم کرتے ہیں اور نہ دَم رکھتے ہیں نہ دَم کراتے ہیں اور نہ بدشگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔یہ سن کر عکاشہ بن محصنؓ

کھڑے ہوئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو انہی لوگوں میں سے ہے۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرے لئے بھی دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی انہی لوگوں میں کرے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تجھ سے پہلے یہ کام کر چکا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میں امید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم ہوگے (یعنی مسلمان)۔

102: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ ایک خیمہ میں تھے جس میں تقریباً چالیس آدمی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ اہل جنت کے چوتھائی تم لوگ ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس بات سے خوش ہو کہ اہل جنت کے ایک تہائی تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کے آدھے ہونگے اور یہ اس لئے کہ جنت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور مسلمان مشرکوں کے اندر ایسے ہیں جیسے ایک سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں ہو یا ایک سرخ بیل کی کھال میں ایک سیاہ بال ہو۔

باب: اللہ عزوجل کا آدم 6 کو یہ فرمانا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے افراد جہنم کیلئے نکالو۔

103: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ کہیں گے کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور

تیری اطاعت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ حکم ہوگا کہ دوزخیوں کی جماعت نکالو۔ وہ عرض کریں گے کہ دوزخیوں کی کیسی جماعت؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار آدمیوں میں سے نوسو ننانوے آدمی جہنم کیلئے نکالو (اور ایک آدمی فی ہزار جنت میں جائے گا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہی تو وقت ہے جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا (بوجہ ہول اور خوف کے یا اس دن کی درازی کی وجہ سے)'' اور ہر ایک پیٹ والی عورت اپنا پیٹ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ جیسے نشہ میں مست ہیں اور وہ مست نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے'' (الحج:2) صحابہ' اس امر کے سننے سے بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! دیکھئے اس ہزار میں سے ایک آدمی (جو جنتی ہے) ہم میں سے کون نکلتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم خوش ہو جاؤ کہ یاجوج ماجوج کے کافر اس قدر ہیں کہ اگر ان کا حساب کرو تو تم میں سے ایک آدمی اور ان میں سے ہزار آدمی پڑیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ جنت کے ایک چوتھائی آدمی تم میں سے ہوں گے، اس پر ہم نے اللہ کی تعریف کی اور تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ جنت کے تہائی آدمی تم میں سے ہوں گے۔ اس پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور کبریائی بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ جنت کے آدھے آدمی تم میں سے ہوں گے۔ تمہاری مثال اور امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں ہو یا ایک نشان گدھے کے پاؤں میں۔

وضو کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کوئی نماز وضو کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

104: مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ابن عامر کے پاس عیادت کو آئے کیونکہ ابن عامر بیمار تھے۔ ابن عامر نے کہا کہ اے ابن عمر (ص) تم میرے لئے دعا نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور اس مالِ غنیمت میں سے دیئے گئے صدقے کو بھی قبول نہیں کرتا جو تقسیم سے پہلے اڑا لیا جائے اور تم تو بصریٰ کے حاکم رہ چکے ہو۔

باب: نیند سے جاگتے وقت، برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھونے کا بیان۔

105: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے جاگے تو اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین بار دھوئے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں رہا۔

باب: راستہ میں اور سایہ میں پاخانہ پھرنے کی ممانعت۔

106: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم لعنت کے دو کاموں سے بچو (یعنی جن کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت کریں) لوگوں نے کہا کہ وہ لعنت کے دو کام کونسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تو راہ میں (جہاں سے لوگ آتے جاتے ہوں) پائخانہ پھرنا اور دوسری سایہ دار جگہ (جہاں لوگ بیٹھ کر آرام کر لیتے ہوں) پائخانہ پھرنا (ان دونوں کاموں سے لوگوں کو تکلیف ہوگی اور وہ برا کہیں گے لعنت کریں گے)۔

باب: پیشاب کرتے وقت ستر کو چھپانا۔

107: سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا، پھر میرے کان میں ایک بات کہی وہ بات کسی سے بیان نہ کروں گا اور آپ کو حاجت کے وقت ٹیلے کی یا کھجور کے درختوں کی آڑ پسند تھی (تا کہ ستر کو کوئی نہ دیکھے)۔ ابن اسماء نے ایک حدیث میں ''حائش نخل'' کی بجائے ''حآ ئط نخل'' کہا۔

باب: جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

108: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے کہ ''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری، ناپاک شیطانوں اور شیطانیوں سے یا پلیدی یا نجاستوں سے یا شیاطین اور معاصی سے''۔

باب: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے۔

109: سیدنا ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم پاخانے کو جاؤ تو پیشاب یا پاخانہ کرنے میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ کرو، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔ (اس سے مراد ان علاقوں کے لوگ ہیں جن کا قبلہ شمال یا جنوب کی سمت ہو۔ جنکی سمت قبلہ مشرق یا مغرب میں ہے، وہ مشرق یا مغرب کی بجائے شمال یا جنوب کی منہ کرینگے) سیدنا ابوایوبؓ نے کہا کہ پھر ہم شام کے ملک میں آئے اور دیکھا تو لیٹرینیں (بیت الخلاء) قبلہ کی طرف بنی ہوئی ہیں، ہم ان پر سے منہ پھیر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔

باب: بنے ہوئے بیت الخلاء میں اس بات کی رخصت۔

110: واسع بن حبان کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور سیدنا عبداللہ بن

عمرؓ اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو ایک طرف سے ان کے پاس مڑا۔ سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب حاجت کو بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو۔ (ایک دفعہ جب) میں چھت پر چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لئے بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے دیکھا (یعنی جب بیت المقدس کی طرف منہ ہوگا تو قبلہ کی طرف پیٹھ ہوگی)۔

باب: پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کہ پھر اس سے غسل بھی کیا جائے

111: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے (اور یہ بھی نہ کرے کہ پیشاب کر کے) پھر اسی پانی سے غسل کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تو ایسا مت کر کہ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرے جو بہتا نہیں ہے اور پھر اسی پانی سے غسل کرے۔

باب: پیشاب سے بچنے اور پردہ کرنے کا بیان۔

112: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کچھ بڑے گناہ پر نہیں۔ ایک تو ان میں سے چغل خوری کرتا تھا (یعنی ایک کی بات دوسرے سے کرنا اور لڑائی کے لئے) اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کی ہری ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کو دو کیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں اس وقت تک ان کا عذاب ہلکا ہو جائے۔

باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔

113: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد (ابو قتادہ ؓ) سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنا ذکر پیشاب کرنے میں داہنے ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ پاخانہ کے بعد داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں پھونک مارے۔

باب: پیشاب یا پاخانے سے فارغ ہو کر پانی سے استنجاء کرنا۔

114: سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک باغ کے اندر گئے اور آپ کے پیچھے ایک لڑکا گیا، اس کے پاس ایک لوٹا تھا، وہ لڑکا ہم میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس نے لوٹا ایک بیری کے پاس رکھ دیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور پانی سے استنجا کر کے باہر نکلے۔

باب: طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا بیان۔

115: سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ کی جگہ کو ڈھیلوں سے صاف کرے تو طاق ڈھیلوں سے صاف کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے۔

باب: پتھر سے استنجاء کرنے کا بیان اور گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔

116: سیدنا سلمان ؓ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تم کو ہر ایک بات سکھائی۔ یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کی بھی تعلیم دی،

انہوں نے کہا ہاں ۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع کیا اور اس بات سے بھی منع کیا کہ داہنے ہاتھ سے یا تین سے کم پتھروں سے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔

باب: مردہ جانور کی کھال سے فائدہ حاصل کرنا۔

117: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی کسی لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی تھی، وہ مر گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو پڑا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ رنگ کر کام میں لاتے۔ تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ مردار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مردار کا کھانا حرام ہے۔

باب: جب چمڑا رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

118: یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ ابوالخیر نے ان سے بیان کیا کہ میں نے ابن وعلہ السبئی کو ایک پوستین پہنے دیکھا۔ میں نے اس کو چھوا، انہوں نے کہا کہ ابن وعلہ کیوں چھوتے ہو (کیا اس کو نجس جانتے ہو)؟ میں نے سیدنا عبداللہ سے کہا کہ ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں بربر کے کافر اور آتش پرست بہت ہیں وہ مینڈھا ذبح کر کے لاتے ہیں۔ ہم تو ان کا ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے اور مشکیں لاتے ہیں، ان میں چربی ڈال کر۔ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے (یعنی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے اگرچہ کافر نے رنگی ہو)۔

باب: جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا

چاہیئے۔

119: سیدنا عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا۔ پھر فرمایا کہ ان لوگوں اور کتوں کا کیا حال ہے؟ پھر شکار کیلئے اور مویشیوں کی حفاظت کے لئے کتا پالنے کی اجازت دی (یعنی بکریوں کی حفاظت کیلئے) اور فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پیے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو۔ اور یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شکار، بکریوں اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کتے کی اجازت دی۔

باب: وضو کی فضیلت کا بیان۔

120: سیدنا ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے اور الحمدللہ ترازو کو بھر دے گا۔ (یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے دلیل ہوگا یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر قرآن پر عمل ہوگا تو دلیل بن جائے گا ورنہ وبال بن جائیگا)۔ ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) آزاد کرتا ہے یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔

باب: وضو کے ساتھ گناہوں کا دور ہونا۔

121: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مسلمان یا مومن (یہ شک ہے راوی کا) وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ سب گناہ (صغیرہ) نکل جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے کئے۔

پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ (جو منہ سے گرتا ہے یہ بھی شک ہے راوی کا)۔ پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں میں سے ہر ایک گناہ جو ہاتھ سے کیا تھا، پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ہر ایک گناہ جس کو اس نے پاؤں سے چل کر کیا تھا، پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے یہاں تک کہ سب گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

باب: وضو کے وقت مسواک کرنا۔

122: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس رہے تو پچھلی رات کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اٹھے اور باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر یہ آیت پڑھی جو سورۃ آل عمران میں ہے ﴿اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيلِ ......﴾ سے ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک۔ پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے پھر اٹھے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہی آیت پڑھی۔ پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

123: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب گھر میں آتے تو پہلے مسواک کرتے۔

باب: وضو یا دیگر کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا۔

124: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طہارت میں، کنگھی کرنے میں جوتا پہننے میں داہنی طرف کو بہت پسند کرتے تھے۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وضو کا طریقہ۔

125: سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم انصاریؓ سے روایت ہے، اور وہ صحابی تھے، کہ ان سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرح وضو کر کے بتلایئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک برتن (پانی کا) منگوایا، اس کو جھکا کر پہلے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وضو شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کا انگلیوں سمیت دھونا مستحب ہے، پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے) اور انہیں تین بار دھویا۔ پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور باہر نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین بار ایسے ہی کیا۔ پھر ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور منہ کو تین بار دھویا (بخاری کی روایت میں ہے کہ دونوں چلو ملا کر پانی لیا اور تین بار منہ دھویا) پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور سر پر مسح کیا، پہلے دونوں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے (یعنی پیشانی تک واپس لائے) پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

باب: ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا۔

126: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان ناک کی چوٹی یا ناک کے بیچ والی رگوں میں رات گزارتا ہے۔

باب: پیشانیوں اور ہاتھ پاؤں کی چمک پورا وضو کرنے سے ہوگی۔

127: نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ ؓ کو دیکھا کہ وضو کرتے ہوئے انہوں نے منہ دھویا تو اس کو پورا دھویا۔ پھر داہنا ہاتھ دھویا یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ بھی دھویا۔ پھر بایاں ہاتھ دھویا یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ بھی دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر سیدھا پاؤں دھویا تو پنڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا۔ پھر بایاں پاؤں دھویا یہاں تک کہ پنڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن پورا وضو کرنے کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (نورانی) ہوں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنی چمک کو بڑھانا چاہے تو بڑھائے۔ (یعنی اپنے اعضاء کو خوب آگے تک دھوئے)۔

128: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا ''سلام ہے تم پر یہ گھر ہے مسلمانوں کا اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں'' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک بات کی آرزو کرنا درست ہے جیسے علماء اور فضلاء سے ملنے کی) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا ہم آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے بھائی نہیں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو اور بھائی ہمارے وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہ' نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا ہی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بھلا تم میں سے کسی کے سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جائیں، تو وہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا؟ صحابہ' نے عرض کیا کہ بیشک وہ تو پہچان لے گا۔ آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میری امت کے لوگ سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں رکھتے ہوں گے اور حوض کوثر پر میں ان کا پیش خیمہ ہوں گا۔ خبردار رہو کہ بعض لوگ میرے حوض پر سے ہٹائے جائیں گے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہنکایا جاتا ہے۔ میں ان کو پکاروں گا آؤ آؤ۔ اس وقت کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد ردوبدل کر لیا تھا (یا ان کی حالت بدل گئی تھی، بدعت اور ظلم میں گرفتار ہو گئے تھے)۔ تب میں کہوں گا کہ جاؤ دور ہو جاؤ۔ جاؤ دور ہو جاؤ۔

باب: جس نے بہترین انداز سے وضو کیا۔

129: حمران سے روایت ہے جو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے کہا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھوئے، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین بار منہ دھویا، پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا پھر مسح کیا سر پر۔ پھر داہنا پاؤں دھویا تین بار پھر بایاں پاؤں دھویا تین بار۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے اب وضو کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور ان (کے پڑھنے) میں اور کسی خیال میں غرق نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا کہ ہمارے علماء کہتے تھے کہ یہ وضو سب وضوؤں میں سے پورا ہے جو نماز کے لئے کیا جائے۔

130: حمران سے روایت ہے کہ سیدنا عثمانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے مکمل وضو کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو فرض

نمازیں اس کے ان تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جو ان نمازوں کے درمیان ہوں گے۔

131۔سیدنا عثمان (بن عفان)ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز کیلئے پورا وضو کرے، پھر فرض نماز کیلئے (مسجد کو) چلے اور لوگوں کیساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں نماز پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

باب: مجبوری میں (بھی) کامل وضو کرنے کی فضیلت۔

132: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ باتیں نہ بتلاؤں کہ جن سے گناہ مٹ جائیں (یعنی معاف ہو جائیں یا لکھنے والوں کے دفتر سے مٹ جائیں) اور (جنت میں) درجے بلند ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بتلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کا پورا (اچھی طرح) کرنا سختی میں (جیسے سردی کی شدت میں یا بیماری میں) اور مسجدوں کی طرف قدموں کا بہت زیادہ ہونا (اس طرح کہ گھر مسجد سے دور ہو اور بار بار جائے) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے (یعنی نفس کا روکنا عبادت کیلئے)۔

باب: (جنت میں) زیور وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔

133۔ابو حازم سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابو ہریرہؓ کے پیچھے تھا، وہ نماز کیلئے وضو کر رہے تھے اور اپنے ہاتھ کو اتنا لمبا کر کے دھوتے تھے، یہاں تک کہ بغل تک دھوتے تھے۔ میں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ (ص) یہ کیسا وضو ہے؟ تو انہوں نے کہا " اے فروخ کی اولاد (فروخ ابراہیم علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام ہے، جس کی اولاد میں عجم کے لوگ ہیں اور ابو حازم بھی عجمی تھے) تم یہاں موجود ہو؟ اگر میں جانتا

کہ تم یہاں موجود ہوتو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا، جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہوگا۔

باب: جو وضو کی جگہوں کو کچھ چھوڑ دے، وہ اسے دھوئے اور نماز لوٹائے۔

134: سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیدنا عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر اپنے پاؤں میں کسی جگہ کو سوکھا چھوڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ۔ چنانچہ وہ لوٹ گیا، پھر آ کر نماز پڑھی۔

باب: غسل اور وضو میں کتنا پانی کافی ہے؟۔

135: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک مُد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے لے کر پانچ مُد تک غسل کرتے تھے۔ (ایک صاع اڑھائی کلو کا ہوتا ہے اور "مُد" ایک صاع کا چوتھا حصہ ہے)۔

باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔

136: ہمام سے روایت ہے کہ سیدنا جریرؓ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ لوگوں نے کہا کہ تم ایسا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ اعمش نے کہا کہ ابراہیم نے کہا کہ لوگوں کو یہ حدیث بہت بھلی معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر سورۂ مائدہ (جس میں وضو میں پاؤں دھونے کا بیان ہے) کے اترنے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔

137۔ سیدنا ابووائلؓ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰؓ پیشاب کے معاملہ میں نہایت سختی

کرتے تھے حتی کہ شیشی میں پیشاب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے بدن کو پیشاب لگ جاتا تو وہ (قینچیوں سے) کھال کترتا تھا۔ سیدنا حذیفہؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ابو موسیٰؓ ایسی سختی نہ کرتے تو بہتر تھا (کیونکہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک قوم کے گھورے (یعنی کوڑے کرکٹ کی جگہ) پر آئے اور دیوار کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے، پھر پیشاب کیا۔ میں دور ہٹا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ میرے پاس آ، یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایڑیوں کے پاس کھڑا رہا، جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیشاب سے فارغ نہ ہوئے۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

138: سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سواری پر سے اترے اور چلے یہاں تک کہ اندھیری رات میں نظروں سے چھپ گئے۔ پھر لوٹ کر آئے تو میں نے ڈول سے پانی ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منہ دھویا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اون کا جبہ پہن رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنا مشکل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نیچے سے ہاتھوں کو باہر نکال کر دھویا اور سر پر مسح کیا۔ پھر میں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موزے اتارنے کیلئے جھکا، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو۔ میں نے ان کو طہارت پر پہنا ہے اور ان دونوں پر بھی مسح کیا۔

باب: موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان۔

139: شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس، ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے آیا تو انہوں نے کہا کہ تم ابو طالب کے بیٹے (یعنی علی ؓ) سے پوچھو (اس لئے کہ) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن تین رات مقرر فرمائی اور مقیم کیلئے ایک دن رات۔

باب: پیشانی اور دستار (عمامہ) پر مسح کرنا۔

140: سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر میں پیچھے رہ گئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حاجت سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ چنانچہ میں پانی کا ایک لوٹا لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے اور منہ دھویا۔ پھر بازو آستینوں سے نکالنا چاہے تو آستین تنگ ہوگئی (یعنی نہ نکال سکے) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نیچے سے ہاتھ کو نکالا اور جبہ کو اپنے مونڈھوں پر ڈال دیا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر سوار ہوئے تو میں بھی سوار ہوا۔ جب اپنے لوگوں میں پہنچے، تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان کو نماز پڑھا رہے تھے اور وہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے ہیں، تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر انہوں نے نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی پڑھ لی۔

باب: پگڑی (دستار یا عمامہ) پر مسح کرنا۔

141: سیدنا بلالؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

باب: ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا۔

142: سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے آج وہ کام کیا جو کبھی نہیں کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔

باب: وضو کے بعد کیا کہا جائے۔

143: سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے رہنے کی جگہ لے کر آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، اپنے دل کو اور منہ کو لگا کر (یعنی ظاہراً اور باطناً متوجہ رہے، نہ دل میں دنیا کا خیال لائے نہ منہ ادھر اُدھر پھرائے) اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا عمدہ بات فرمائی (جس کا ثواب اس قدر بڑا ہے اور محنت بہت کم ہے)۔ اس پر ایک کہنے والا میرے سامنے کہہ رہا تھا کہ پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ سیدنا عمر فاروقؓ تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تو ابھی ابھی آیا ہے۔ (لہٰذا یہ بھی سن لے کہ) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی تم میں سے اچھی

طرح، پورا وضو کرے، پھر کہے (ترجمہ) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں'' تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

باب: مذی کو دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔

144: سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ میں زیادہ مذی والا آدمی تھا اور (مذی سے مراد سفید پانی ہے جو شہوت کے وقت منی سے پہلے نکلتا ہے۔ اس سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھنے میں شرم کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، تو میں نے سیدنا مقداد بن اسودؓ سے (پوچھنے کو) کہا، انہوں نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کرے۔

باب: بیٹھنے والے کی نیند وضو نہیں توڑتی۔

145: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک آدمی سے سرگوشی کر رفرما رہے تھے۔ عبدالوارث کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک آدمی سے سرگوشی کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز کیلئے کھڑے نہیں ہوئے حتیٰ کہ قوم (بیٹھی بیٹھی) سو گئی۔ اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سرگوشی میں مصروف رہے یہاں تک کہ صحابہ (بیٹھے بیٹھے) سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے اور انہیں نماز پڑھائی (نیا وضو بنانے کا حکم نہیں دیا)۔

باب: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا۔

146: سیدنا جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چاہے تو کر اور چاہے تو نہ کر۔ پھر اس نے پوچھا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں! اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کر۔ اس نے کہا کہ کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

باب: ہر اس چیز سے وضو کرنا جس کو آگ نے چھوا ہو۔

147: عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے انہیں اس بات کی خبر دی کہ انہوں نے سیدنا ابوہریرہؓ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں اس لئے وضو کرتا ہوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ اس چیز کے کھانے سے وضو کرو جو آگ پر پکی ہو۔

باب: آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کا حکم منسوخ ہے۔

148: جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری اپنے والد سیدنا عمرو بن امیہ الضمریؓ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بکری کا شانہ چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں نماز کیلئے بلائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چھری رکھ دی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

149: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دودھ پیا۔ پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا کہ دودھ سے منہ چکنا ہو جاتا ہے۔

باب: اس آدمی کا بیان جسے نماز میں (ہوا نکلنے) کا خیال آئے۔

150: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو (دوران نماز) اپنے پیٹ میں خلش معلوم ہو، پھر اس کو شک ہو کہ (پیٹ سے) کچھ نکلا یا نہیں یعنی ہوا خارج ہوئی یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے، جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے (یعنی حدث ہونے کا یقین نہ ہو)۔

غسل کے مسائل

باب: ''إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ'' کے متعلق۔

151: سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری اپنے والد سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں پیر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مسجدِ قبا کی طرف نکلا۔ جب ہم بنی سالم کے محلے میں پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا عتبان بن مالکؓ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کو آواز دی تو وہ اپنی ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے اس کو جلدی میں مبتلا کر دیا۔ سیدنا عتبانؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر کوئی شخص جلدی اپنی عورت سے الگ ہو جائے اور منی نہ نکلے، تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی غسل کرے یا نہیں)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کا استعمال پانی نکلنے سے ہے (یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے)۔

باب: منی کے نکلنے ہی سے غسل واجب ہونے کا حکم منسوخ ہے اور شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہونے کا بیان۔

152: سیدنا ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ (وجوب غسل کے) اس مسئلہ میں مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے اختلاف کیا۔ انصار نے کہا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ منی کود کر نکلے اور انزال ہو، جبکہ مہاجرین نے کہا کہ جب مرد عورت سے صحبت کرے، تو غسل واجب ہے۔ سیدنا ابوموسیٰؓ نے کہا کہ میں تمہاری تسلی کئے دیتا ہوں۔ میں اٹھا اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر جا کر ان سے اجازت مانگی۔ انہوں نے اجازت دی، تو میں نے کہا کہ اے اُمّ المؤمنین میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی

اللہ عنہا نے کہا کہ تو اس بات کے پوچھنے میں مت شرم کر جو اپنی سگی ماں سے پوچھ سکتا ہے جس نے تجھے جنم دیا ہے۔ میں بھی تو تیری ماں ہوں (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں) میں نے کہا کہ غسل کس سے واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ تو نے اچھے واقف کار سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے اور ختنہ ختنہ سے مل جائے (یعنی ذکر فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔

153: سیدنا جابر بن عبداللہؓ نے اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کی اور انہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے، پھر انزال نہ کر سکے تو کیا دونوں پر غسل واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یہ (یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا) ایسا کرتے ہیں، پھر غسل کرتے ہیں۔

باب: جو عورت نیند میں وہ چیز دیکھے جو کچھ مرد دیکھتا ہے تو وہ عورت بھی غسل کرے گی۔

154: اسحاق بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا انسؓ نے کہا کہ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا (اور وہ راوی حدیث اسحاق بن ابی طلحہ کی دادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں اور وہاں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی تھیں، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! عورت اگر سوتے میں ایسا دیکھے، جیسا کہ مرد دیکھتا ہے (یعنی منی کو تو کیا حکم ہے)؟ یہ سن کر اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اُمّ سلیم! تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا (اس وجہ سے

کہ احتلام اسی عورت کو ہو گا جو بہت پرشہوت ہو اور منی بھی اسی کی نکلے گی) تیرے ہاتھ میں مٹی لگے (اور یہ انہوں نے نیک بات کہی) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! تیرے ہاتھ میں مٹی لگے اور اُمّ سلیم سے فرمایا کہ اے اُمّ سلیم! جب عورت ایسا دیکھے تو اس صورت میں غسل کرے۔

باب: غسل جنابت کا طریقہ۔

155: اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے غسل جنابت کے واسطے پانی رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے دو بار یا تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر زور سے رگڑ کر دھویا پھر وضو کیا جیسے نماز کیلئے کرتے تھے، پھر اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالے، پھر سارے بدن کو دھویا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر اور پاؤں دھوئے۔ پھر میں بدن پونچھنے کو رومال (تولیہ) لے کر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ لیا۔

باب: کتنے پانی سے غسل جنابت کیا جا سکتا ہے۔

156: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھانجے) کہتے ہیں کہ میں اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی (عبداللہ بن یزید) ان کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں صاع بھر پانی آتا تھا اور ہمارے اور اپنے درمیان پردے کی آڑ سے غسل کیا اور انہوں نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا۔ ابو سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیویاں اپنے بال کترا تی تھیں اور کانوں تک بال رکھتی تھیں۔ (ازواجِ مطہرات نے آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی رحلت کے بعد زینت ختم کرنے کے لئے ایسا کیا تھا کیونکہ بال عورت کی زینت ہیں)۔

باب: غسل کرنے والے کا کپڑے سے پردہ کرنا۔

157: سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ کے بلند جانب میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غسل کرنے کیلئے اٹھے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کی آڑ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا کپڑا لے کر لپیٹا اور پھر آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں۔

باب: اکیلے آدمی کا غسل جنابت کرنا اور پردہ کرنا۔

158: سیدنا ابو ہریرہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کے ستر کو دیکھا کرتے تھے۔ اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اکیلے نہاتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ مل کر اس لئے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق کی بیماری ہے (یعنی خصیے بڑھ جانے کی)۔ ایک دفعہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نہانے کو گئے اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے، تو پتھر (خود بخود اللہ کے حکم سے) ان کے کپڑے لیکر بھاگ کھڑا ہوا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے کہ اے پتھر میرے کپڑے دے، اے پتھر میرے کپڑے دے! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے ان کا ستر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت پتھر کھڑا ہو گیا اور انہیں خوب دیکھا گیا۔ پھر

انہوں نے اپنے کپڑے اٹھائے اور (غصے سے) پتھر کو مارنا شروع کیا۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس پتھر پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی چھ یا سات ماروں کا نشان ہے۔

باب: مرد یا عورت کے ستر دیکھنے کی ممانعت۔

159: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو (یعنی وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

باب: شرمگاہ کو چھپانا اور انسان ننگا نظر نہیں آنا چاہیئے۔

160: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کے ساتھ تعمیر کعبہ کیلئے پتھر ڈھورہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تہبند باندھے ہوئے تھے کہ سیدنا عباسؓ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا تھے، نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! تم اپنی ازار اتار کر کندھے پر ڈال لو تو اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ازار کھول کر کندھے پر ڈال لی تو اسی وقت غش کھا کر گر پڑے۔ پھر اس دن سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ننگا نہیں دیکھا گیا۔

باب: میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرنا۔

161: سیدہ معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، جو میرے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان میں ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلدی جلدی پانی لیتے، یہاں تک کہ میں کہتی کہ تھوڑا پانی

میرے لئے چھوڑ دو (سیدہ معاذہ) راویہ حدیث کہتی ہیں: اور دونوں جنابت سے ہوتے تھے۔

باب: جنبی جب سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرے، تو پہلے وضو کرے۔

162: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب جنبی ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے کرتے تھے۔

باب: جنبی، غسل کرنے سے پہلے سو سکتا ہے۔

163: سیدنا عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وتر کے بارے میں پوچھا پھر حدیث (وتر کے متعلق) بیان کی۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جنابت میں کیا کیا کرتے تھے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دونوں طرح کرتے تھے، کبھی غسل کر لیتے، پھر سوتے اور کبھی وضو کر کے سو رہتے۔ میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اس امر میں گنجائش رکھی۔

باب: جو کوئی اپنی بیوی کے پاس دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔

164: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی عورت سے صحبت کرے، پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے، تو وضو کر لے (پھر صحبت کرے)۔

باب: تیمّم کے بارہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔

165: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلے، جب بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے (بیداء اور ذات الجیش خیبر اور مدینہ کے درمیان مقام کے نام ہیں) تو میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے ڈھونڈھنے کے لئے ٹھہر گئے۔ لوگ بھی ٹھہر گئے۔ وہاں پانی نہ تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ سیدنا ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم دیکھتے نہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ٹھہرایا ہے اور لوگوں کو بھی، جہاں پانی نہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکرؓ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے سو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگوں کو جہاں نہ پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے اور انہوں نے غصہ کیا اور جو اللہ نے چاہا وہ کہہ ڈالا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے گھونسے مارنے لگے۔ میں ضرور ہلتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سر میری ران پر تھا، اس وجہ سے میں نہ ہلی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی بالکل نہ تھا تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری تو سب نے تیمم کیا۔ سیدنا اسید بن حضیرؓ جو نقیبوں میں سے تھے، نے کہا کہ اے ابوبکر کی اولاد! یہ تمہاری کچھ پہلی برکت نہیں ہے (یعنی تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ دیا ہے، یہ بھی ایک نعمت تمہارے سبب سے ملی) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی، تو ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔

باب: جنابت سے تیمم کرنا۔

166: شقیق کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ (بن مسعود) اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ سیدنا ابوموسیٰؓ نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے ابن

مسعودؓ کی) اگر کسی شخص کو جنابت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ ملے تو وہ نماز کا کیا کرے؟ سیدنا عبداللہ نے کہا کہ اسے ایک مہینہ تک بھی پانی نہ ملے تو بھی تیمم نہ کرے۔ سیدنا ابوموسیٰؓ نے کہا کہ پھر سورۂ مائدہ میں یہ جو آیت ہے کہ "پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اس کا کیا حکم ہے؟ سیدنا عبداللہ نے کہا کہ اگر اس آیت سے ان کو جنابت میں تیمم کرنے کی اجازت دی گی تو وہ رفتہ رفتہ پانی ٹھنڈا ہونے کی صورت میں بھی تیمم کرنے لگ جائیں گے۔ سیدنا ابوموسیٰؓ نے کہا کہ تم نے سیدنا عمارؓ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا، وہاں میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا تو میں خاک میں اس طرح سے لیٹا جیسے جانور لیٹتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرنا کافی تھا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر مارا۔ پھر ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کیا۔ سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ سیدنا عمرؓ نے سیدنا عمارؓ کی حدیث پر قناعت نہیں کی۔ (سیدنا ابن مسعود اور عمر رضی اللہ عنہما کا خیال تھا کہ جنابت سے تیمم کافی نہیں ہے۔ لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا)

باب: سلام کا جواب دینے کیلئے تیمم کرنا۔

167: سیدنا عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور عبدالرحمٰن بن یسار جو اُمّ المؤمنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ تھے ابوالجہم بن حارث کے پاس گئے۔ ابوالجہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بئر جمل (مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کی طرف سے آئے، راہ میں ایک شخص ملا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جوا

ب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس آئے اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔

باب: مومن نجس نہیں ہوتا۔

168: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مدینہ کے ایک راستے میں ملے اور وہ جنبی تھے، تو کھسک گئے اور جا کر غسل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں گم پایا، جب وہ آئے تو پوچھا کہ کہاں تھے؟ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! جس وقت آپ مجھ سے ملے میں جنبی تھا، میں نے غسل کئے بغیر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھنا ناپسند کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! مومن کہیں نجس ہوتا ہے؟

باب: ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

169: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر وقت ہر حال میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔

باب: مُحدِث آدمی کھا پی سکتا ہے اگر چہ اس نے وضو نہ کیا ہو۔

170: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیت الخلا سے نکلے اور کھانا لایا گیا۔ لوگوں نے آپ کو وضو یاد دلایا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟۔

حیض کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ... کے بیان میں۔

171: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی، تو اس کو نہ اپنے ساتھ کھلاتے، نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "پوچھتے ہیں تم سے حیض کے بارے میں، تم کہہ دو کہ حیض پلیدی ہے، تو جدا رہو عورتوں سے حیض کی حالت میں" (الآیۃ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سب کام کرو سوا جماع کے۔ یہ خبر یہود کو پہنچی، تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) چاہتا ہے کہ ہر بات میں ہمارے خلاف کرے یہ سن کر سیدنا اسید بن حضیرؓ اور سیدنا عباد بن بشرؓ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو ہم حائضہ عورتوں سے جماع کیوں نہ کریں (یعنی جب یہود ہماری مخالفت کو برا جانتے ہیں اور اس سے جلتے ہیں تو ہمیں بھی اچھی طرح خلاف کرنا چاہیئے) یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ (انکے یہ کہنے سے ہم جماع کیوں نہ کریں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو برا معلوم ہوا اس لئے کہ خلافِ قرآن بات ہے) ہم یہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان دونوں شخصوں پر غصہ آیا ہے۔ وہ اٹھ کر باہر نکلے، اتنے میں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دودھ تحفہ کے طور پر بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں کو پھر بلا بھیجا اور دودھ پلایا تب ان کو معلوم ہوا کہ آپ کا غصہ پر نہ تھا۔

باب: عورت حیض کے بعد اور جنابت کا غسل کیسے کرے؟

172: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (شکل کی بیٹی یا یزید بن سکن کی بیٹی) اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے غسل حیض کے متعلق پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے پانی بیری کے پتوں کے ساتھ لے اور اس سے اچھی طرح پاکی کرے (یعنی حیض کا خون جو لگا ہوا ہو، دھوئے اور صاف کرے) پھر سر پر پانی ڈال کر خوب زور سے ملے، یہاں تک کہ پانی مانگوں (بالوں کی جڑوں) میں پہنچ جائے۔ پھر اپنے اوپر پانی ڈالے (یعنی سارے بدن پر) پھر ایک پھاہا (روئی یا کپڑے کا) مشک لگا ہوا لے کر اس سے پاکی کرے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ پاکیزگی حاصل کرلے گی" تو اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے چپکے سے کہہ دیا کہ خون کے مقام پر لگا دے۔ پھر اس نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانی لے کر اچھی طرح طہارت کرے، پھر سر پر پانی ڈالے اور ملے، یہاں تک کہ پانی سب مانگوں میں پہنچ جائے، پھر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انصار کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں تھیں کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔ (اور یہی لازم ہے کیونکہ شرم گناہ اور معصیت میں ہے اور دین کی بات پوچھنا ثواب اور اجر ہے)۔

باب: حائضہ عورت کا کپڑا یا مصلّیٰ وغیرہ پکڑانا۔

173: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے کپڑا اٹھا دے۔ انہوں نے کہا کہ میں تو حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کپڑا اٹھا دیا۔

باب: حائضہ عورت کا آدمی کے سر کو دھونا اور کنگھی کرنا۔

174: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں (جب اعتکاف میں ہوتی) حاجت کے لئے گھر میں جاتی اور چلتے چلتے جو کوئی گھر میں بیمار ہوتا تو اس کو بھی پوچھ لیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں رہ کر اپنا سر میری طرف ڈال دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو گھر میں نہ جاتے مگر حاجت کیلئے۔

باب: حائضہ عورت کی گود میں تکیہ لگانا اور قرآن پاک پڑھنا۔

175: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور قرآن پڑھتے تھے جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب: ایک ہی لحاف میں حائضہ عورت کیساتھ سونا۔

176: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک میں حائضہ ہوگئی۔ میں کھسک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھا لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے حیض آیا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے بلایا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اسی چادر میں لیٹی۔ راویہ حدیث (زینب) نے کہا کہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

باب: حائضہ عورت سے مافوق الازار مباشرت کرنا (یعنی ساتھ لیٹنا)۔

177: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حیض کے خون کے جوش کے

دوران تہبند باندھنے کا حکم کرتے، پھر اس سے مباشرت کرتے (یعنی بیوی کیساتھ سو جاتے) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم میں سے کون اپنی خواہش اور ضرورت پر اس قدر اختیار رکھتا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکھتے تھے۔

باب: حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی برتن میں پینا۔

178: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں پانی پیتی تھی، پھر پی کر برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیتی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھ کر پیا تھا اور پانی پیتے، حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور میں ہڈی نوچتی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیدیتی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

باب: استحاضہ کے متعلق اور مستحاضہ کا غسل کرنا اور نماز پڑھنا۔

179: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خون ایک رگ کا ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ پھر وہ ہر نماز کیلئے غسل کرتی تھیں۔ لیث نے کہا کہ ابن شہاب نے یہ نہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم کیا تھا بلکہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خود ایسا کیا۔

باب: حائضہ عورت نماز کی قضا نہیں دے گی البتہ روزے کی قضا دے گی۔

180: سیدہ معاذہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں

کرتی؟ تو انہوں نے کہا کہ تو حروریہ تو نہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں میں تو پوچھتی ہوں۔انہوں نے کہا کہ ہم عورتوں کو حیض آتا تھا تو روزوں کی قضا کا حکم ہوتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (کتنا عمدہ جواب دیا کہ دین تو اللہ اور رسول کے حکم کا نام ہے جس کا حکم دیا، کرلیا اور جس کا حکم نہیں دیا نہیں کیا)۔

باب: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔

181: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فطرت پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔1۔ختنہ کرنا۔2۔زیر ناف بال مونڈنا۔3۔ناخن کاٹنا۔4۔بغل کے بال اکھیڑنا۔5۔مونچھیں کترانا۔

باب: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔

182: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنت ہیں۔1: مونچھیں کترنا۔ 2: داڑھی چھوڑ دینا۔3: مسواک کرنا۔4: ناک میں پانی ڈالنا۔5: ناخن کاٹنا۔6: پوروں کا دھونا (کانوں کے اندر اور ناک اور بغل اور رانوں کا دھونا) 7: بغل کے بال اکھیڑنا۔8: زیر ناف بال لینا۔9: پانی سے استنجاء کرنا (یا شرمگاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑک لینا)۔مصعب نے کہا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔شاید کلی کرنا ہو۔وکیع رحمہ اللہ نے کہا: انتقاص المآء (جو حدیث میں وارد ہے) اس سے استنجاء مراد ہے۔

باب: بڑے کو مسواک دینا۔

183: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے دیکھا۔پھر وہ مسواک مجھ سے دو آدمیوں نے مانگا، ان دونوں میں

سے ایک بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی، تو مجھے حکم ہوا کہ بڑے کو دیں، تو میں نے بڑے کو دیدی۔

باب: مونچھیں کترواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

184: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: (تمام اقوال وافعال میں) مشرکوں کے خلاف (کرو) مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھیوں کو پورا رکھو (یعنی داڑھیوں کو چھوڑ دو اور ان میں کانٹ چھانٹ نہ کرو)۔

185: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہمارے لئے مونچھ کترنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال نوچنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی میعاد مقرر ہوئی کہ ان کو چالیس دن سے زیادہ تک نہ چھوڑیں۔

باب: مسجد سے پیشاب دھونا۔

186: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ایسا نہ کرنے کے لئے آواز لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پیشاب مت روکو، اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کہ مسجدیں پیشاب اور نجاست کے لائق نہیں ہیں۔ یہ تو اللہ کی یاد کیلئے اور نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں یا ایسا ہی کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر ایک شخص کو حکم کیا، وہ ایک ڈول پانی کا لایا اور اس پر بہا دیا۔

باب: بچے کے پیشاب کی وجہ سے کپڑے پر چھینٹے مارنا۔

187: اُمّ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اپنے ایک بچے کو لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا۔عبید اللہ (راوی حدیث) نے کہا کہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ اس بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور کپڑے پر چھڑک لیا اور اس کو دھویا نہیں۔

باب: کپڑے سے منی کا دھونا۔

188: سیدنا عبداللہ بن شہاب خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ مجھے اپنے کپڑوں میں احتلام ہو گیا، تو میں نے ان کو پانی میں ڈبو دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے مجھے دیکھ لیا، تو اس نے انہیں جا کر بتایا۔ ام المؤمنین نے میری طرف پیغام بھیجا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ خواب میں میں نے وہ دیکھا ہے جو سونے والا دیکھتا ہے (یعنی احتلام)۔ اُمّ المؤمنین نے کہا کہ کپڑوں میں تم نے (منی کا) کچھ اثر دیکھا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر کپڑوں میں تو کچھ دیکھتا تو بھی اس کا دھونا ہی کافی تھا۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو اپنے ناخنوں سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

باب: کپڑے سے حیض کا خون دھونا۔

189: سیدہ اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے پوچھا کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے اس کو کھرچ ڈالے، پھر پانی ڈال کر مل کر دھو ڈالے اور پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھ

ے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

نماز کے مسائل

آذان کی ابتداء۔

190: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کرکے جمع ہوکر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص ندا وغیرہ نہیں کرتا۔ ایک دن مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کیلئے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجا لیا کریں یا یہودیوں کی طرح نرسنگا بجا لیا کریں تو سیدنا عمرؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کردیا جائے جو لوگوں کو نماز کیلئے مطلع کردیا کرے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور نماز کیلئے اعلان کردو۔

اذان کا بیان۔

191: سیدنا ابومحذورہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں اس طرح اذان سکھائی ہے

192: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا بلالؓ کو اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ اورا قامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم کیا گیا۔ اور یحییٰ نے ابن عُلیہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اسے سیدنا ایوب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اقامت میں صرف قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے الفاظ دو مرتبہ کہے جائیں۔

دو موذن مقرر کرنا۔

193: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دو موذن تھے۔ ایک سیدنا بلالؓ اور دوسرے سیدنا عبداللہ بن اُمّ مکتوم ص، جو کہ نابینا تھے۔

نابینا آدمی کو موذن مقرر کرنا۔

194: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدنا ابن اُمّ مکتومؓ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے اذان دیا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے۔

اذان کی فضیلت۔

195: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح سویرے ہی دشمنوں پر حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے، اگر (مخالفوں کے شہر سے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذان کی آواز سنائی دیتی تو ان پر حملہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا کہ یہ مسلمان ہے۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے سنا تو ارشاد فرمایا کہ اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

196: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کے گوز (یعنی پاد) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اور اذان کے بعد پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر (اقامت) کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر (اقامت) کے بعد پھر واپس آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس کو وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس شخص کے خیال میں بھی نہ تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

اذان کہنے والوں کی فضیلت۔

197: عیسٰی بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس تھا کہ اتنے میں انہیں مؤذن نماز کیلئے بلانے آیا۔ جس پر سیدنا معاویہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن مؤذنوں کی گردن

سب سے زیادہ لمبی ہوگی۔

جیسے مؤذن کہے ویسے ہی کہنا۔

198: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ اور وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ (مقامِ محمود یعنی جنت کا ایک محل) طلب کرے گا تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

اس شخص کی فضیلت جو مؤذن کی طرح کلماتِ (آذان) کہے۔

199: سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب مؤذن حیّ علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر جب مؤذن حیّ علی الفلاح کہے تو سننے والا بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے اس کے بعد مؤذن جب اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دہرانا چاہیئے اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا (بشرطیکہ ارکانِ اسلام کا بھی پابند ہو)۔

200: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت سے مسرور اور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کرلیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

نماز کی فرضیت کا بیان۔

201: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی ممانعت کردی گئی تھی تو ہمیں اچھا معلوم ہوتا کہ دیہات میں رہنے والوں میں سے کوئی عقلمند شخص آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھے اور ہم سنیں، تو دیہات میں رہنے والوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! آپ کا ایلچی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کہتے ہیں کہ آپ کو اللہ نے بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس ایلچی نے سچ کہا۔ وہ شخص بولا تو آسمان کس نے پیدا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے، اس نے کہا کہ زمین کس نے پیدا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے، پھر اس نے کہا کہ پہاڑوں کو کس نے کھڑا کیا اور ان میں جو چیزیں ہیں وہ کس نے پیدا کیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ نے، تب اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا کیا اور زمین بنائی اور پہاڑوں کو کھڑا کیا، کیا سچ مچ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا وہ شخص بولا کہ قسم ہے

اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ ہے، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ وہ شخص بولا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اللہ نے آپ کو زکوٰۃ کا حکم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر سال میں رمضان کے روزے فرض ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ وہ شخص بولا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو ان روزوں کا حکم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم میں سے جو کوئی راہ چلنے کی طاقت رکھے (یعنی خرچ راہ اور سواری ہو اور راستہ میں امن ہو اس وقت) اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ یہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے، میں ان باتوں سے زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو جنت میں جائے گا۔

(ابتداء میں) دو دو رکعت نماز کی فرضیت کا بیان۔

202: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز حضر میں بھی اور سفر میں بھی دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز تو ویسی ہی رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ زہری (راوی) نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں؟ (یعنی ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھیں) تب انہوں نے کہا کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو سیدنا عثمانؓ نے کی تھی (یعنی سفر میں قصر کرنا رخصت ہے اور پوری پڑھنا جائز ہے)۔

پانچ نمازیں درمیانی وقفے کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔

203: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ، جمعہ تک بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان، رمضان تک کفارہ ہے ان گناہوں کا جو اس کے بیچ میں ہوں، جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔

نماز چھوڑنا کفر ہے۔

204: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (مومن) آدمی اور کفر و شرک کے درمیان، نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

اوقاتِ نماز کا جامع بیان۔

205: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سےروایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور آدمی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہونے تک، جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت تب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت نمازِ فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رُکا رہے، اس لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

206: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر (فجر کے وقت) بلال کو (اقامت کا) حکم دیا اور فجر طلوع ہونے

کے ساتھ ہی نماز فجر ادا کی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دن کا آدھا حصہ گزر گیا ہے (یعنی ابھی تو دوپہر ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے بہتر جانتے تھے۔ پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی اور سورج بلند تھا۔ پھر ان کو حکم کیا اور مغرب ادا کی جب سورج ڈوب گیا۔ پھر ان کو حکم کیا اور عشاء ادا کی جب شفق ڈوب گئی۔ پھر دوسرے دن فجر کا حکم کیا اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا، یا نکلنے کو ہے۔ پھر ظہر میں تاخیر کی یہاں تک کہ کل کے عصر کے پڑھنے کا وقت قریب ہو گیا۔ پھر عصر میں تاخیر کی یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہو گیا۔ پھر مغرب میں تاخیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی۔ پھر عشاء میں تاخیر کی یہاں تک کہ اوّل تہائی رات ہو گئی پھر صبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا کہ نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں۔

207: محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ میں آیا تو ہم نے سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے (اوقاتِ نماز کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جب آفتاب ڈوب جاتا، پھر پڑھتے اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اوّل وقت پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو اوّل وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے آنے میں دیر کی ہے، تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

فجر اور عصر کی نمازوں کی پابندی کرنا۔

208: ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد سیدنا عمارہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص کبھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے اورغروبِ آفتاب سے پہلے کی نماز ادا کی یعنی فجر اور عصر کی۔ بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے۔ اس (بات) کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔ (ظاہر ہے کہ جو ان مشکل نمازوں کو پڑھتا ہے تو باقی نمازوں کو بھی ضرور پڑھے گا)۔

209: سیدنا ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھ لے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنا منع ہے۔

210: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ راوی کہتا ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔ (یعنی فجر اور عصر تاخیر سے نہ پڑھو بلکہ اول وقت میں پڑھو)۔

ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرنا۔

211: سیدنا خبابؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے (جھلسا دینے والی) سخت گرمی کی، شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قبول نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا کہ میں نے ابواسحاق سے پوچھا کہ ظہر کی نماز کی شکایت کی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہ اوّل وقت نماز ادا کرنے کی؟ انہوں نے کہا ہاں۔ (یعنی کچھ تاخیر کرنے کا مطالبہ کیا تھا جو کہ ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قبول نہ فرمایا اور بعد میں اس کی اجازت دے دی، جیسے اگلی حدیث میں ہے)۔

سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔

212: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ذرا ٹھنڈا ہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا کہ ذرا انتظار کرو ذرا انتظار کرو۔ اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

نمازِ عصر کا اوّل وقت۔

213: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند ہوتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی۔ اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب (ابھی) بلند رہتا تھا۔

214: علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ سیدنا انس بن مالکؓ کے ہاں بصرہ والے گھر ظہر پڑھ کر گئے اور سیدنا انسؓ کا گھر مسجد کے پاس تھا۔ پھر جب ہم ان کے یہاں گئے تو انہوں نے کہا کہ تم عصر پڑھ چکے؟ ہم نے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر

آئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ عصر پڑھ لو۔پھر ہم نے عصر پڑھی۔جب عصر پڑھ چکے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے، پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں اللہ کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

نماز عصر کی محافظت اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔

215: سیدنا ابو بصرہ غفاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز (مقامِ) مخمص میں پڑھی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلوں کے سامنے پیش کی گئی اور انہوں نے اس کو ضائع کیا۔پھر جو اس کی حفاظت کرے، اس کو دوگنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے۔اور شاہد سے مراد ستارہ ہے (کہ ستارہ نکل آئے)۔

اس شخص کے بارے میں سخت وعید کہ جس کی نمازِ عصر فوت ہوگئی۔

216: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے، گویا اس کا اہل اور مال ہلاک ہو گیا۔

درمیانی نماز کے متعلق کیا آیا ہے؟

217: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نمازِ عصر سے مشرکوں نے روک دیا، یہاں تک کہ سورج سرخ یا زرد ہو گیا پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں نمازِ عصر، نمازِ وسطیٰ سے روک دیا ہے، اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔

218: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

تین اوقات میں نہ نماز پڑھی جائے اور نہ میت کو دفنایا جائے۔

219: علی بن رباح کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عقبہ بن عامر جہنیؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز سے اور مُردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے۔ ایک تو جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو، جب تک کہ زوال نہ ہو جائے اور تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے، جب تک پورا ڈوب نہ جائے۔

عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان۔

220: ابوسلمہ نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے، تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے، پھر ایک بار آپ کو کوئی کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھیں پھر ہمیشہ پڑھتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا کہ ان کی مراد یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پر ہمیشگی کی۔

غروب آفتاب کے بعد عصر کی قضا کرنا۔

221: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ جنگ خندق کے دن آئے اور کفارِ قریش کو بُرا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی

اللہ علیہ والہ وسلم !قسم ہے اللہ کی میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا ہوں، یہاں تک کہ آفتاب غروب کے قریب ہو گیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی۔پھر ہم ایک کنکریلی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

غروب آفتاب کے بعد، نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا۔

222: مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالکؓ سے عصر کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ سیدنا عمرؓ عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کے ہاتھوں پر مارتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں غروب آفتاب کے بعد نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے۔میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق وجوب کے)، اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

مغرب کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج غروب ہو جائے۔

223: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیشہ مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان۔

224: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کی، یہاں تک کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے، نماز پڑھی اور فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا، اس کا وقت یہی ہے۔

نمازِ عشاء کے نام کے متعلق۔

225 : سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: دیہاتی لوگ تم پر عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آ جائیں، اس لئے کہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے۔ اس لئے کہ وہ اونٹنیوں کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔ (اس لئے وہ نماز عشا کو عتمہ کہتے ہیں)۔

نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کرنا منع ہے۔

226: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے تو نماز آخر وقت ادا کریں گے یا فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت سے مار ڈالیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا، پھر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے۔

227: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا کام افضل ہے؟ (یعنی ثواب میں سب سے بڑھ کر ہے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ سے نیکی کرنا (یعنی ان کو خوش اور

راضی رکھنا اور ان کے ساتھ احسان کرنا اور ان کے دوستوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا) میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رعایت کر کے زیادہ پوچھنا چھوڑ دیا (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بار نہ گزرے)۔

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، تو اس نے نماز کو پالیا۔

228: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی۔

جو آدمی سو جائے یا نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔

229: سیدنا ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو اگر اللہ نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ سیدنا ابوقتادہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چلے جاتے تھے، یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پہلو کی طرف تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اونگھنے لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنی نیند کے غلبہ سے) اور میں نے آ کر آپ کو ٹیکہ دیا (تاکہ گر نہ پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جگاؤں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جھکے اور میں نے پھر ٹیکہ دیا بغیر اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جگاؤں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہوگیا، پھر ایک بار بہت جھکے کہ اگلے دو بار سے بھی

زیادہ، قریب تھا کہ گر پڑیں۔ پھر میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روک دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابو قتادہ۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم ہمیں دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں میں پوشیدہ ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم کسی کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ ایک سوار ہے، پھر میں نے کہا کہ یہ ایک اور سوار ہے، یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگا دینا)۔ پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی تھے اور دھوپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیٹھ پر آ گئی تھی پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ تو ہم سوار ہوئے پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے وضو کیا (جو عام وضو سے کم تھا یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہؓ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اس کی ایک عجیب کیفیت ہو گی۔ پھر سیدنا بلالؓ نے نماز کیلئے اذان کہی اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سوار ہوئے، پھر ہم میں سے

بعض دوسرے سے چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا کفارہ ہوگا جو ہم نے نماز میں قصور کیا تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کے لئے اسوۂ نہیں ہوں؟ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے؟ قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے (یعنی جاگنے میں قضا کرے) پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی قضا ہو جائے تو) لازم ہے کہ جب ہوشیار ہو، ادا کرے۔ اور جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقاتِ متعینہ پر ادا کرے (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے)۔ پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ پایا۔ تب ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معجزہ کے طور پر دی)۔ راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے، یہاں تک کہ دن کافی چڑھ آیا تھا اور ہر چیز گرم ہو گئی تھی اور لوگ کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے۔ پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پانی ڈالنے لگے اور سیدنا ابوقتادہؓ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا بھر ہی ہے تو لوگ اس پر گرنے لگے (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو، تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے

لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہ رہا (راوی نے) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو! میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ پئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا (راوی نے) کہا کہ پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پہنچے (راوی نے) کہا کہ عبداللہ بن رباح نے کہا کہ میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کرتا تھا کہ سیدنا عمران بن حصینؓ نے کہا کہ اے جوان غور کرو کہ تم کیا کہتے ہو، اس لئے کہ میں اس رات کا ایک سوار تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا پھر تو آپ اس حدیث سے خوب واقف ہوں گے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا بیان کرو کہ تم تو اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی۔ تب سیدنا عمرانؓ نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔

230: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز درست ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟

231: سیدنا عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کے گھر ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

مونڈھوں پر تھے۔

نقش ونگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

232: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک نقش ونگار والی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کی چادر (جو کہ بغیر نقش ونگار کے تھی) مجھے لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

چٹائی پر نماز پڑھنا۔

233: اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان (سیدنا انس ؓ) کی دادی نے جن کا نام ملیکہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک کھانے کیلئے بلایا جو انہوں نے پکایا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھایا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ کہ میں (تمہاری خیر و برکت کیلئے) نماز پڑھوں سیدنا انس ؓ نے کہا کہ میں ایک (چٹائی) بوریا لے کر کھڑا ہوا جو بہت بچھانے سے سیاہ ہو گیا تھا (یعنی مستعمل تھا)، اس پر میں نے پانی چھڑکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیرا۔

جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔

234: سعید بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک ؓ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

المساجد

زمین پر بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد۔

235: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسی؟ (مسجد بنائی گئی تو) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس برس کا اور تو جہاں بھی نماز کا وقت پالے، وہیں نماز ادا کر لے پس وہ مسجد ہی ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعمیر۔

236: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلّہ میں اترے، جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلّہ کہتے ہیں وہاں چودہ دن رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بنی نجار کے لوگوں کو بلایا تو وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ سیدنا انسؓ نے کہا کہ گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی پر تھے اور سیدنا ابو بکرؓ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اردگرد تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدنا ابو ایوبؓ کے مکان کے صحن میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جہاں نماز کا وقت آ جاتا، وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے۔ (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں

ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستائیں) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم کیا اور بنونجار کے لوگوں کو بلایا۔ وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لیں گے ہم اللہ ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہمیں روپیہ درکار نہیں)۔ سیدنا انس ؓ نے کہا کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں، ان کو میں کہتا ہوں، اس میں کھجور کے درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں اور کھنڈر برابر کیے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے۔ جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہ ' رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ اے اللہ! بہتری اور بھلائی تو آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

237: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی سعید گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے والد ؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں، آپ کی بیویوں میں سے کسی ایک کے گھر میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! وہ مسجد کونسی ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مٹھی کنکر لے کر زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے یعنی مدینہ کی مسجد۔ (ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن راوی حدیث کہتے ہیں) میں نے کہا

کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سیدنا ابو سعید خدریؓ سے سنا ہے کہ وہ اس مسجد کا ایسا ہی ذکر کیا کرتے تھے۔

مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

238: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہو گئی تو اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالٰی نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی۔ پھر وہ اچھی ہو گئی تو اس نے جانے کی تیاری کی اور اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہو کر ان کو سلام کیا اور اپنے ارادہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے جو زادِ راہ تیار کیا ہے وہ کھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اور مسجدوں میں ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

مسجد قبا میں جانا اور اس میں نماز ادا کرنا۔

239: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد قبا کی طرف سوار اور پیدل تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

اس شخص کی فضیلت جس نے اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے مسجد بنائی۔

240: سیدنا محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفانؓ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس بات کو بُرا سمجھا اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دَور میں تھی) تو سیدنا عثمانؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ

کیلئے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر ویسا ہی بنائے گا۔

مساجد کی فضیلت۔

241: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: شہروں میں سب سے پیاری جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بُری جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانے کی فضیلت۔

242: سیدنا ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص تھے کہ ان کا گھر مدینہ کے سب گھروں سے مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ جانے نہ پاتی تھی (یعنی ہر نماز میں پہنچتے تھے) تو مجھے ان پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچائے تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر سے متصل ہو۔ مجھ پر اس کی یہ بات گراں گزری تو میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو بلایا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بھی وہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور کہا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم کو اجر ہے جس کے تم امیدوار رہو۔

نمازوں کی طرف چلنے سے گناہ معاف اور درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

243: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر میں وضو کرے، پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے، تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائی گرے گی

اور دوسرے سے درجہ بلند ہو گا۔

نماز کیلئے اطمینان سے آنا اور دوڑنے سے اجتناب کرنا۔

244: سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کے قدموں کی آواز سنی تو فرمایا (یعنی نماز کے بعد) تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نماز کیلئے جلدی کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ جب تم نماز کیلئے آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو ملے (امام کے ساتھ) پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پوری کر لو۔

عورتوں کا مساجد میں (نماز وغیرہ کیلئے) جانا۔

245: سیدہ زینب الثقفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگائے۔

عورتوں کو (مسجد میں) جانے سے منع کرنا۔

246: سیدہ عمرہ بنتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر موجودہ دور کی بناؤ سنگھار کرنے والی خواتین کو دیکھتے، تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ (راوی) یحییٰ بن سعید نے راویہ سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے عمرہ! کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھیں؟۔

247: سیدنا ابو حمید (یا سیدنا ابو اسید) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے کہ ''اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے'' اور جب نکلے تو کہے ''اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں مانگتا ہوں''۔

جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (نفل) پڑھے۔

248: سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بیٹھ گیا)، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت۔

249: ابو شعثاء کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں سیدنا ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو سیدنا ابو ہریرہؓ اس کو دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔ تب سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی۔

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔

250: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ (اگر تھوکے تو) مٹی میں دبا دے۔

لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔

251: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیبر کی

جنگ میں فرمایا کہ جو شخص اس پودے یعنی لہسن کے پودے کو کھائے تو وہ مسجد میں نہ آئے۔

(کچا) پیاز اور لہسن کھانے کے بعد مسجد سے الگ رہنے کا حکم پیاز اور لہسن کے مشابہ بدبودار پودا ہے)

252: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیاز یا لہسن کھائے تو وہ ہم سے جدا رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا کہ اس میں کیا ڈالا ہے؟ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کا کھانا بُرا سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہیں کھایا) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو کھالے کیونکہ میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے)۔

جس کے منہ سے پیاز یا لہسن کی بدبو آئے، اس کو مسجد سے نکالنا۔

253: معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے۔ بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو مقرر کر دو، اور یقیناً اللہ تعالٰی اپنے دین کو

برباد نہیں کرے گا اور نہ اپنی خلافت کو اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہے گی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفات تک راضی رہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر۔ پھر اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کہ کلالہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کے متعلق پوچھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی انگلی سے میرے سینہ میں ٹھونسا مارا اور فرمایا کہ اے عمر! کیا تجھے وہ آیت کافی نہیں جو گرمی کے موسم میں اتری سورۂ نساء کے آخر میں کہ”

íóÓúÊóÝúÊõæäóßó Þõáú Çááøóåõ

‘‘......íõÝúÊöíßõãú Ýöí ÇáúßóáÇóáóÉö

(ÇáäÓÇÁ:176) اور میں اگر زندہ رہا تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو۔ یا نہ پڑھا ہو پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ! میں تجھے گواہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی نائبوں اور صوبہ داروں اور عاملوں پر) میں نے ان کو اسی لئے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ سکھائیں اور جو مال فئی حاصل ہو لوگوں میں تقسیم کریں اور جس بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا ہوں تم دو پودوں کو کھاتے ہو اور میں ان کو مکروہ سمجھتا ہوں وہ پیاز اور لہسن ہیں اور میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم سے وہ مسجد سے بقیع کی طرف نکالا جاتا تھا۔اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر (ان کی بو کو ختم کر لے)۔

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے۔

254: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کو کوئی گمشدہ چیز کے متعلق مسجد میں پکارے سنے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کیلئے لوگوں کو پکارے) تو کہے کہ اللہ کرے تیری چیز نہ ملے۔اس لئے کہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت۔

255: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دھاری دار چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی۔جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھبرا جاتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹا دیتے اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت۔

256: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ اُمّ حبیبہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کا یہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا

تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب سے بدتر ہوں گے۔

میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا۔

257: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ 1۔ یہ کہ مجھے وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت زیادہ ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کلمات)2۔ میں مدد دیا گیا رعب سے 3۔ میرے لئے غنیمت کے اموال حلال کئے گئے 4۔ میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنائی گئی۔ 5۔ میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا عرب کے آدمی یا غیر عرب کے) بھیجا گیا 6۔ میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔

نمازی سترہ کتنی مقدار کا بنائے؟

258: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو، تو وہ آڑ کیلئے کافی ہے۔ اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے سامنے نہ ہو اور گدھا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا کہ اے ابوذر ض! یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو؟ انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

(نمازی کا) ”سترہ“ کے قریب کھڑا ہونا۔

259: سیدنا سہل بن سعد الساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس جگہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے، اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے۔

نمازی کے آگے لیٹنا۔

260: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے، گدھے اور عورت نمازی کے آگے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) تو انہوں نے کہا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ اللہ کی قسم میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے تخت پر قبلہ کی طرف لیٹی ہوتی تھی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے بُرا لگتا، اس لئے میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھسک جاتی۔

قبلہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم۔

261: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو کھڑے ہو اور اس کے بعد تکبیر کہو۔

قبلہ کی شام سے کعبہ کی طرف تبدیلی کے متعلق۔

262: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی، یہاں تک کہ سورۂ بقرہ میں یہ آیت اتری کہ ”تم جہاں پر ہو اپنا منہ کعبے کی طرف کرو“ (البقرۃ: 144) تو یہ

آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھیوں میں سے یہ سن کر چلا، راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو (بیت المقدس کی طرف حسب معمول) نماز پڑھتے ہوئے پایا تو اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے یہ سن کر) ان لوگوں نے (نماز ہی میں) اپنے آپ کو کعبے کی طرف پھیر لیا۔

جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔

263: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں ہوتی، سوائے اس فرض نماز کے۔

جب اقامت کہی جائے تو لوگ کس وقت کھڑے ہوں؟۔

264: سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ (امام کے آنے سے پہلے کھڑے نہ ہوں)۔

نماز کیلئے اقامت اس وقت کہی جائے، جب امام مسجد میں آ جائے۔

265: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ سیدنا بلالؓ جب زوال کا وقت ہوتا تو اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لاتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لاتے اور سیدنا بلالؓ دیکھ لیتے، تب تکبیر کہتے۔

امام کا اقامت (کہے جانے) کے بعد غسل کیلئے (مسجد سے) نکلنا۔

266: سیدنا ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں سیدنا ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک دفعہ نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نکلنے سے پہلے صفیں برابر کیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے، یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یاد آ گیا تو واپس پلٹے اور ہم سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ ہم سب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آنے تک انتظار میں کھڑے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غسل کر کے آئے تھے اور (غسل کی وجہ سے) سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر تکبیر کہی اور ہمیں نماز پڑھائی۔

صفوں کو درست کرنے کے بیان میں۔

267: سیدنا ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ نماز کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی نیز میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار اور عقلمند ہیں اور پھر جوان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد سیدنا ابو مسعودؓ نے کہا کہ آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

پہلی صف کی فضیلت۔

268: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف (میں کھڑے ہونے کا اجر وثواب) معلوم ہو جائے تو پھر اور کوئی چارہ نہ رہے کہ وہ قرعہ اندازی کریں تو قرعہ اندازی بھی کریں۔ اور اگر اوّل وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کیلئے سرین کے بل رگڑتے

ہوئے آتے۔

269: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بُری آخری صف ہے اور خواتین کیلئے سب سے بُری پہلی صف ہے (جبکہ مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دُور ہو)۔

ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔

270: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر مسلمانوں پر شاق (یعنی مشکل) نہ ہوتا اور زہیر کی روایت میں یوں ہے کہ اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں۔

نماز میں داخل ہوتے وقت ذکر کی فضیلت۔

271: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا تو اس نے کہا "سب تعریف اللہ کیلئے ہے، بہت تعریف اور پاک بابرکت" پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ پس ساری قوم کے لوگ چپ ہو رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے؟ کیونکہ اس نے کوئی بُری بات نہیں کہی، تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں آیا اور میرا سانس چڑھا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان (کلمات) کو اوپر (یعنی اللہ عزوجل کے پاس) لے

جائے۔

نماز میں رفع الیدین کرنا۔

272: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے، یعنی رفع یدین (دونوں) سجدوں کے درمیان میں نہ کرتے تھے۔

نماز کس لفظ سے شروع ہوتی ہے اور کس لفظ پر ختم ہوتی ہے

273: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرتے اور قرأت ''الحمد للہ رب العالمین'' کے ساتھ شروع کرتے (یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے برابر رکھتے) بیچ میں۔اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے، یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور شیطان کی (طرح) بیٹھک سے منع کرتے تھے اور اس بات سے بھی منع کرتے تھے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام پر ختم کرتے تھے۔

نماز میں تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔

274: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز پڑھنے

کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور پھر ختم نماز تک اسی طرح (ہر نشست و برخاست) کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر اس کے بعد سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم سب لوگوں کی بہ نسبت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

تکبیر وغیرہ میں امام سے پہل کرنے کی ممانعت۔

275: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے اور فرماتے تھے کہ امام سے پہلے کوئی کام نہ کرنا، جب وہ تکبیر کہے' اس وقت تکبیر کہنا اور جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم بعد میں آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بعد میں رکوع کرو اور جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم اس کے بعد "ربنا لک الحمد" کہو۔

مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے۔

276: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دائیں جانب کا بدن چھل گیا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عیادت کیلئے گئے۔ چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب ہم سب لوگ نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ تسمیع

پڑھے تو تم تحمید پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔ (یہ ابتدائی حکم ہے۔ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ سیدنا ابوبکرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ کھڑے ہو کر اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی)

نماز میں ہاتھوں کا ایک کو دوسرے پر رکھنا۔

277: سیدنا وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس طور پر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ (اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے) پھر چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر رکھا۔ پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دونوں ہاتھ چادر میں سے باہر نکال کر دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی، اور رکوع میں گئے اور جب بحالتِ قیام سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو بھی رفع یدین کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

تکبیر (اللہ اکبر) اور قرأت کے درمیان کیا پڑھا جائے؟

278: سیدنا علی بن ابی طالبؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ "میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنایا، یک سُو ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور مسلمانوں میں سے ہوں۔ یا اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا پالنے

والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو میرے سب گناہوں کو بخش دے، اسلیئے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشا مگر تو، اور سکھا دیجئے مجھے اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا ان کو مگر تو اور مجھ سے بُری عادتیں دُور رکھ، اور نہیں دُور رکھ سکتا ان (بری عادتوں) کو مگر تو، میں تیری خدمت کیلئے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہو سکتی (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً خالق القردۃ والخنازیر نہیں کہا جاتا یا رب الشر نہیں کہا جاتا یا شر تیری طرف نہیں چڑھتا جیسے کلمہ طیبہ اور عمل صالح تیری طرف چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شر نہیں اگر چہ ہمارے لئے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں اس لئے کہ ہر چیز کو تو نے حکمت کیساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے، تو بڑی برکت والا اور تیری ذات بلند و بالا ہے میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اور جب رکوع کرتے تو فرماتے کہ "اے اللہ! میں تیرے لئے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں، تیرے لئے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے، سب جھک گئے"۔ اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو فرماتے کہ "اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تعریف تیرے ہی لئے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور ان کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس کے بھرنے کے بقدر"۔ اور جب سجدہ کرتے تو فرماتے کہ "اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوں، میرا منہ اس ذات کیلئے سجدہ ریز ہے جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا، بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا"۔ پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں فرماتے کہ "اے اللہ! بخش

دے مجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر، تو سب سے پہلے تھا اور سب کے بعد رہے گا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے“۔ ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور فرماتے کہ ”میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے .... آخر تک“ پڑھتے۔

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا۔

279: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان' کیساتھ نماز پڑھی، لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (جہر سے) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں۔

280: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایک اونگھ سی طاری ہوئی پھر مسکراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا جس پر ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کس چیز پر مسکرا رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ابھی ابھی قرآن مجید کی ایک سورت نازل ہوئی ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ”(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عنایت فرمائی ہے.........“ پوری سورت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے، جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بروزِ محشر میرے امتی اس حوض کا پانی پینے

کیلئے آئیں گے اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا، جس پہ میں کہوں گا کہ اے اللہ! یہ شخص میرا امتی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا کیا نئی باتیں ایجاد کیں۔

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے

281: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی۔ یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ صحب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اس وقت تم لوگ آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ عزوجل کا یہ قول فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔ جب بندہ الحمدللہ ربّ العالمین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور (نمازی) جب الرّحمٰن الرّحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری توصیف کی اور (نمازی) جب مالکِ یومِ الدّین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی کہتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے ہیں اور (نمازی) جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل کہتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کا درمیانی معاملہ ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کو ملے گا۔ پھر جب (نمازی) اپنی نماز میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندے کیلئے ہے اور یہ جو کچھ طلب کررہ ہے وہ اسے دیا جائے گا۔

قرآن کے اس حصہ کی قرأت کرنا جو آسان ہو۔

282: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ حتی کہ تین دفع ایسے ہی کیا تو آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رسولِ برحق بنایا ہے کہ میں اس طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں، براہِ کرم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی مجھے بتا دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر کہو اور پھر جتنا قرآن تم بآسانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو، اس کے بعد اطمینان سے رکوع کرو اور پھر باآرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد باطمینان سجدہ کرو اور پھر باطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔ (اس حدیث سے یہ چیز معلوم ہوئی کہ نماز میں تعدیل ارکان بہت ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اور جمہور علماء کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے)۔

امام کے پیچھے قرأت کرنا۔

283: سیدنا عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے میرے پیچھے پڑھی تھی؟۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے یہ سورۃ پڑھی تھی اور میں نے اس کے پڑھنے سے بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے کچھ آدمی مجھے الجھاتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس روایت کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرأت سے منع نہیں کیا بلکہ بآوازِ بلند قرأت سے منع کیا تھا۔ اور حدیث میں یہ چیز ثابت ہے کہ صحابی نے بآوازِ بلند قر□ت کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتایا: یہ فلاں سورت میرے پیچھے کس نے پڑھی؟)

الحمد للہ پڑھنا اور آمین کہنا۔

284: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: امام جب آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد) آمین کہا کرتے تھے۔

285: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن سمرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہلکی نماز پڑھا کرتے تھے، ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں ق والقرآن المجید یا اس کے برابر کی سورتیں پڑھتے تھے۔

ظہر اور عصر میں قرأت کرنے کا بیان۔

286: سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا دیتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

287: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرأت کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا کہ اس کا آدھا۔ اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا (قرأت کرتے تھے)۔

مغرب کی نماز میں قرأت۔

288: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (انکی والدہ) اُمّ فضل نے انہیں (ابن عباس کو) والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا کہ بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ سب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے مغرب کی نماز میں پڑھا تھا۔

نمازِ عشاء میں قرأت۔

289: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں آ کر ان کی امامت کرتے۔ وہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص نے منہ موڑ کر سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا تو منافق ہو گیا ہے؟۔ وہ بولا کہ اللہ کی قسم میں منافق نہیں ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں

گا۔پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم اونٹوں والے ہیں (دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں) اور سیدنا معاذؓ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورۂ بقرہ شروع کردی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدنا معاذؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے معاذ! کیا تو فسادی ہے؟ (جو لوگوں کو یہ یہ سورت پڑھا کر نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)۔فلاں فلاں سورت پڑھو۔سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے سیدنا جابر سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ والشمس وضحٰها، والضُّحٰی، واللّیل اذا یغشٰی، سَبِّحِ اسم ربّكَ الاعلیٰ پڑھا کر۔عمرو نے کہا کہ ان جیسی سورتیں پڑھا کر۔

رکوع اور سجود میں امام سے پہل کرنے کی ممانعت۔

290: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں اس لئے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قومہ اور سلام نہ پھیرو میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

امام سے پہلے سر اٹھانے کی ممانعت۔

291: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتا ہے، اسے ڈرنا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ

اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی مانند کر دے۔

رکوع میں تطبیق کرنا۔

292: اسود اور علقمہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ان کے گھر میں آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان لوگوں (یعنی اس دور کے نوابوں اور امیروں) نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اٹھو نماز پڑھ لو، کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کے انتظار میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہمیں نہ اذان دینے کا حکم کیا اور نہ اقامت کا۔ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں جانب۔ جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہوں گے، جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو تنگ کریں گے، یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہو گا (یعنی عصر کی نماز میں اتنی دیر کریں گے) جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو اور امام بیچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گویا کہ میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی انگلیوں کے مختلف ہونے کو دیکھ رہا ہوں۔

[اس حدیث میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو جمہور کے نظریہ کے خلاف ہیں۔ کچھ تو ابتداء میں تھیں بعد میں منسوخ ہو گئیں اور انہیں نسخ والی حدیث ابن مسعودؓ کو نہیں پہنچی جیسے

رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں میں کر لینا اور تین آدمیوں کی جماعت کی شکل میں امام کا درمیان میں کھڑا ہونا بھی ابن مسعودؓ کا موقف تھا جبکہ باقی صحابہ کرام کا موقف یہ تھا کہ تین آدمیوں کی جماعت میں امام کو آگے کھڑا ہونا چاہیئے جیسے کہ آگے حدیث آ رہی ہے]۔

دونوں ہاتھوں کا رکوع میں گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔

293: مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے تو میرے والد مجھ سے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ۔ مصعب نے کہا کہ پھر میں نے دوبارہ ویسے ہی کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا اور (رکوع میں) دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

رکوع اور سجدہ میں کیا دعا کرنی چاہیئے؟

294: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں قرآن پر عمل کرتے ہوئے اکثر یہ دعا فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

رکوع وسجود میں قرأت کرنے کی ممانعت۔

295: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مرض الموت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اب نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں کچھ نہیں رہا (کیونکہ مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا) مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور تمہیں معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور

سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ کے اندر دعاء میں کوشش کرو، یہ زیادہ لائق اور ممکن ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو گی۔۔

جب کوئی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟

296: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے کہ" اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لئے خاص ہیں، آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے، اس کے بعد (اس کی بھرائی کے برابر تعریف) تو ہی بزرگی والا اور تعریف کے لائق ہے۔ بہت سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں (وہ بات یہ ہے کہ) اے ہمارے اللہ! جو تو دے، اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا دینے والا کوئی نہیں، کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہی ہوتا ہے)۔

سجدے کی فضیلت اور کثرتِ سجود کی ترغیب۔

297: معدان بن ابی طلحہ الیعمری کہتے ہیں کہ میں ثوبان صمولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملا اور میں نے کہا کہ مجھے ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں لے جائے، یا یوں کہا کہ مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہو۔ یہ سن کر سیدنا ثوبانؓ چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو چپ رہے۔ پھر تیسری بار پوچھا تو کہا کہ میں نے بھی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تو سجدے بہت کیا کر، اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ

معاف کرے گا۔ معدان نے کہا کہ پھر میں سیدنا ابو الدرداءؓ سے ملا اور ان سے بھی یہ پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا سیدنا ثوبانؓ نے کہا تھا۔

سجدوں میں دعا کرنا۔

298: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے، اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

کتنے اعضاء پر سجدہ کرنا چاہیئے؟۔

299: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

سجدوں میں اعتدال اور کہنیاں اٹھا کر رکھنا۔

300: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا۔

301: سیدنا عبداللہ بن مالک ابن بحینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) اتنا جدا رکھتے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

نماز میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔

302: سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز

میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

دونوں قدموں پر ''اقعا'' کرنا۔

303: طاؤس کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا ابن عباسؓ سے کہا کہ اقعاء کی بیٹھک کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پاؤں پر) ستم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ وہ تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے۔ (''اقعاء'' یہ ہے کہ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا)۔

نماز میں تشہد کا بیان۔

304: حطان بن عبداللہ الرقاشی کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ جب ہم لوگ تشہد میں بیٹھے تھے تو پیچھے سے کسی آدمی نے کہا کہ نماز نیکی اور زکوۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ سیدنا ابوموسیٰؓ نے نماز ختم ہونے کے بعد پوچھا کہ یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش ہو رہے تو آپؓ نے کہا کہ (تم لوگ سن رہے ہو)، بتاؤ یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ جب سب لوگ چپ رہے تو آپؓ نے مجھ سے کہا کہ اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، میں نے نہیں کہے، مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپ خفا نہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف بھلائی اور نیکی کی تھی۔ سیدنا ابوموسیٰؓ نے جواب دیا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

ہمیں دورانِ خطبہ تمام امور بتلائے اور نماز پڑھنا سکھائی ہے۔ وہ اسطرح کہ تم لوگ نماز پڑھنے سے پہلے صفیں سیدھی کرلو۔ پھر تم میں سے کوئی امام بنے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہہ چکے تو تم آمین کہو تا کہ اللہ تعالیٰ تم سے خوش رہے۔ امام کی تکبیر و رکوع کے ساتھ تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو، امام کی تکبیر اور کروع کے بعد تم تکبیر و رکوع ادا کرو۔ اور امام سے پہلے تکبیر و رکوع ادا نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا ایک لمحہ تاخیر کرنا امام کے رکوع و تکبیرات کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے پھر جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی کہا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے۔ امام جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر اور سجدہ کرو کیونکہ تم سے ایک لمحہ پہلے امام تکبیر کہتا اور سجدہ و رفع کرتا ہے اور تم ایک لمحہ بعد یہ اعمال کرو تو تم اسکے ساتھ رہو گے۔ اور امام جب تشہد میں بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے ”زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں تمام کی تمام اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔

305: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ”زبانی عبادتیں جو برکت والی ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں تمام کی تمام اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔ اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تشہد) قرآن کریم کی طرح سکھایا کرتے تھے۔

نماز میں کن چیزوں سے پناہ حاصل کی جائے؟

306: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے کہ ''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اکثر قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

نماز میں دعا مانگنے کا بیان۔

307: سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے ایک دعا سکھلائیے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہا کر کہ ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو سوا تیرے کوئی نہیں بخشتا، پس تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔

308: سیدنا ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہتے تھے کہ ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' پھر فرمایا کہ ''میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی'' (تین دفعہ فرمایا) اور اپنا ہاتھ یوں بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آج ہم نے نماز میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لئے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا۔ میں نے تین بار کہا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت۔ وہ تینوں بار پیچھے نہ ہٹا، آخر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑ لوں۔ اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان۔

309: سیدنا ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سیدنا سعد بن عبادہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے۔ چنانچہ سیدنا بشیر بن سعدؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، اس لئے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ سننے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالکل خاموش رہے اور ہم نے تمنا کی کاش انہوں نے (سیدنا بشیرؓ سے) پوچھا ہوتا۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو''
اور سلام بھیجنے کا طریقہ تمہیں معلوم ہی ہے۔

نماز سے سلام پھیرنا۔

310: عامر بن سعد اپنے والد سیدنا سعدؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رخسار کی سفیدی مجھے دکھلائی دیتی۔

جب نماز سے سلام پھیرے تو ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔

311: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو نماز کے اختتام پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔تو (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں، تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

312: وَرّاد، جو سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کے مولیٰ تھے، کہتے ہیں کہ سیدنا مغیرہؓ نے سیدنا معاویہؓ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے'' کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے، یا اللہ جو تو دے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے آگے فائدہ نہیں دیتی۔

نماز کے بعد اللہ اکبر کہنا۔

313: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کا اختتام پہچانتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ اکبر کہتے۔

نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کا ورد کرنا۔

314: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار اور الحمدللہ 33 بار اور اللہ اکبر 33 بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہوں گے اور پورے 100 یوں کرے کہ ایک بار یوں پڑھے "یعنی" اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف پھرنا

315: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے، یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی ہی طرف پھرنا مجھ پر واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

امامت کا حقدار کون ہے؟

316: سیدنا ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو اگر سنت میں سب برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔

اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے (یعنی مقرر شدہ امام کے ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے) اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کی اجازت سے۔

امام کی اتباع کرنا اور ہر عمل امام کے بعد کرنا۔

317: سیدنا براءؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ نماز پڑھتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکوع کرتے تو (صحابہ) بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھتے اس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

اماموں کے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم۔

318: سیدنا ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے متنفر کرے۔ جو کوئی تم میں سے امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور کمزور اور کام والا ہوتا ہے۔

نماز کیلئے امام کا اپنا جانشین مقرر کرنا اور اس کا لوگوں کو نماز پڑھانا۔

319: عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیماری کے واقعات بتائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیمار ہوئے تو پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا کہ نہیں، بلکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منتظر ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے لئے برتن میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غسل فرمایا، اس کے بعد چلنا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غش آ گیا۔ اور جب افاقہ ہوا تو پھر پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بلکہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے طشت (تھال) میں پانی رکھو۔ چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ چلنے کیلئے تیار ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دوبارہ غش آ گیا۔ اور پھر ہوش میں آنے کے بعد پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ادھر لوگوں کی حالت یہ تھی کہ وہ سب نمازِ عشاء کیلئے رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری کے مسجد میں منتظر تھے۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ اس آدمی نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نہایت نرم دل تھے (وہ جلد رونے لگتے تھے) اس لئے انہوں نے سیدنا عمرؓ سے کہا کہ اے عمر! تم نماز پڑھا دو۔ جس پر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ نہیں، آپ ہی امامت کے زیادہ مستحق ہیں اور آپ ہی کو نماز پڑھانے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے کئی دن تک نماز پڑھائی۔ اسی دوران ایک دن

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نمازِ ظہر کیلئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ان دو آدمیوں میں سے ایک سیدنا عباسؓ تھے (جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا تھے)غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں اس وقت پہنچے جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ بحیثیت امام نماز پڑھا رہے تھے۔انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور اپنے ساتھ والوں سے کہا کہ مجھے ابوبکرؓ کے برابر میں بٹھا دو۔چنانچہ ان دونوں نے آپ کو سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے برابر بٹھا دیا۔رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنے لگے اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ ویسے ہی کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز میں پیروی کرنے لگے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم امام تھے اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ مقتدی اور تمام صحابہ کرام' حسبِ سابق اس فرض نماز ظہر میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی پیروی کر رہے تھے۔عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے پاس جا کر کہا کہ میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے سنائی ہے اور ان کی طلب پہ میں نے پوری حدیث ان سے کہہ سنائی جسے سننے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ پوری حدیث بالکل صحیح ہے۔پھر پوچھا کہ دوسرے شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کیا ان کا نام اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہیں بتایا؟میں نے جواب دیا کہ جی نہیں تو انہوں نے کہا کہ دوسرے آدمی سیدنا علیؓ تھے۔

جب امام پیچھے رہ جائے تو اس کے علاوہ کسی دوسرے کو (امامت کیلئے) آگے کر لیا جائے۔

320: سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ جنگ تبوک میں شرکت کی۔ ایک صبح قبل نمازِ فجر اسی مقامِ تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رفع حاجت کیلئے روانہ ہوئے اور میں پانی کا لوٹا لئے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ تھا۔ رفعِ حاجت کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا، جبہ کو بازوؤں پر چڑھانا چاہا لیکن اس کی آستینیں تنگ تھیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر کہنیوں تک دھوئے اور اس کے بعد موزوں پر مسح کیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نماز پڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے دونوں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر کے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پوری کرنے کی خاطر دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہو گئے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انہوں نے بکثرت تسبیح پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بعد فراغتِ نماز فرمایا کہ تم لوگوں نے اچھا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ لوگوں نے وقت پر نماز ادا کی۔

ÈÇÈ ãóÇ íóÌöÈõ Ýöíú ÅöÊúíóÇäö

جو شخص اذان سنتا ہے اس پر مسجد میں آنا واجب ہے۔

321: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے کوئی پکڑ کر مسجد تک لانے والا نہیں اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے

کیلئے رخصت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے اجازت دیدی۔ پھر جب لوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلا کر پوچھا کہ کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسجد میں آیا کرو۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت۔

322: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔

323: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم خیال کرتے تھے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں) نمازِ باجماعت سے وہی منافق پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق ظاہر ہو یا پھر بیمار آدمی۔ اور بیمار آدمی بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر (آ سکتا) تو آتا اور نماز میں ملتا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے کہ ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

نماز کے انتظار اور جماعت کی فضیلت کا بیان۔

324: سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا، گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی نسبت بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص صرف نماز پڑھنے کیلئے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے تو مسجد میں پہنچنے تک اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہ جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز میں شمار کیا جاتا ہے اور فرشتے

تمہارے لئے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے، جب تک وہ شخص (وضو توڑ کر) فرشتوں کو ایذا نہ دے، فرشتے کہتے رہتے ہیں یا اللہ! اس پر رحم فرما، یا اللہ! اس کو بخش دے، یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

عشاء اور فجر کی جماعت کی فضیلت کا بیان۔

324: سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفانؓ مغرب کے بعد مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر سخت وعید۔

325: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہیں اگر اس کا اجر جانتے تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔ اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ (جماعت) نماز کھڑی کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور چند لوگوں کیساتھ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو لوگ نماز میں نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ اور ایک دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پائے تو ضرور آئے (یعنی نماز کو)۔

326: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

کہ جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے حق میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آئے۔

عذر کی بناء پر جماعت سے رہ جانے کی رخصت۔

اس باب میں سیدنا عتبان بن مالک کی حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 14)۔

نماز کو اچھے (خوبصورت) طریقہ پر ادا کرنے کا حکم۔

327: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھانے کے بعد فرمایا کہ اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ حالانکہ وہ اپنے فائدے کیلئے نماز پڑھتا ہے۔ اور اللہ کی قسم میں پیچھے والوں کو بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے والوں کو دیکھتا ہوں۔

نماز اعتدال کے ساتھ اور پوری طرح پڑھنے کا بیان۔

328: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا، پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب تقریباً برابر تھے۔

329: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ بیشک میں تمہارے ساتھ اس طرح نماز پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرتا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ (ثابت نے) کہا کہ سیدنا انسؓ ایک کام کرتے تھے میں تمہیں وہ کام کرتے

ہوئے نہیں دیکھتا کہ جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔ (یعنی دیر تک ٹھہرے رہتے)۔

افضل نماز لمبے قیام والی ہے۔

330: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

نماز میں سکون کا حکم۔

331: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں تم لوگ نماز میں سکون سے رہا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں حلقہ باندھے دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگ الگ الگ کیوں ہو؟ پھر ایک مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جس طرح بارگاہِ الٰہی میں فرشتے صف باندھے ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرشتے اپنے رب کے ہاں کس طرح صف باندھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

نماز میں سلام کے جواب کیلئے اشارہ کرنا

332: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، پھر میں لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (سواری پر) چل رہے تھے صلی اللہ علیہ والہ وسلم قتیبہ نے کہا کہ (نفل) نماز

پڑھ رہے تھے] میں نے سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اشارے سے جواب دیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ مشرق کی طرف تھا (اور قبلہ مشرق کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل نماز سواری پر پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)۔

نماز میں گفتگو کرنے کا حکم منسوخ ہے۔

333: سیدنا معاویہ بن حکم سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں ہم میں سے ایک شخص چھینکا تو میں نے کہا کہ یرحمک اللہ۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا، میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو چکی ہوتی (یعنی میں مر جاتا) تم کیوں مجھے گھورتے ہو؟ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر میرے ماں باپ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ مجھے مارا اور نہ مجھے گالی دی بلکہ یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، وہ تو تسبیح، تکبیر اور قرآن مجید کا پڑھنا ہے یا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گزرا ہے، اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا ہے، ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پنڈتوں، نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان کے پاس مت جا۔ پھر میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض برا شگون لیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

کہ یہ ان کے دلوں کی بات ہے، تو کسی کام سے ان کو نہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین پر، جیسے رمال کیا کرتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے تو وہ درست ہے۔ سیدنا معاویہؓ نے کہا کہ میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں جو وہاں آ نکلا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے، آخر میں بھی آدمی ہوں مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے، میں نے اس کو ایک طمانچہ مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرا یہ فعل بہت بڑا قرار دیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے کر آ۔ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے کر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ آسمان پر پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیجا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ (یعنی ایماندار) ہے۔

334: سیدنا زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے، ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھتے پڑھتے بات کرتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت ''اللہ کے سامنے چپ چاپ (فرمانبردار ہو کر) کھڑے ہو'' نازل ہوئی تب سے ہمیں خاموش رہنے کا حکم ہوا اور بات کرنا منع ہو گیا۔

نماز میں، ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا۔

335: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیئے اور عورتوں کو تالی بجانی چاہیئے اور ایک روایت میں ہے کہ (ایسا) نماز میں (کرنا چاہیئے)۔

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت۔

336: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو لوگ نماز میں دعا کرتے وقت اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھانے سے رک جائیں یا پھر ان کی نگاہیں چھین لی جائیں گی۔

نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید۔

337: بسر بن سعید سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن خالد جہنیؓ نے ان کو ابوجہیم (عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاریؓ) کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے؟ سیدنا ابوجہیمؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا، وہ وبال (جو اس کے گزرنے کی وجہ سے اس پر ہے) جان لے تو چالیس تک کھڑا رہنا، سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔ ابوالنضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہے کہ (ابوجہیم نے) کیا کہا چالیس دن یا مہینے یا چالیس سال۔

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا

338: ابوصالح السمان کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدریؓ کے ساتھ تھا وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے الگ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ابومعیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ سیدنا ابوسعیدؓ نے اس

کے سینہ میں مارا۔ اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ سیدنا ابوسعیدؓ نے اور زور سے ایک مار ماری۔ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور سیدنا ابوسعیدؓ سے لڑنے لگا۔ پھر لوگوں نے اس کو آ کر روکا، پھر وہ نکلا اور مروان (جو مدینہ کا حاکم تھا) کے پاس جا کر شکایت کی۔ (راوی نے) کہا سیدنا ابوسعیدؓ مروان کے پاس گئے تو مروان نے کہا کہ تو نے کیا کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے؟ سیدنا ابوسعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نمازی کس چیز کا سترہ بنائے۔

339: سیدنا طلحہ بن عبیداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا گزر جانا نقصان نہیں کرتا۔

برچھا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

340: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو اپنے سامنے برچھا گاڑنے کا حکم دیتے۔ پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ہوتے اور یہ کام سفر میں کرتے تھے، اسی وجہ سے امیروں نے اس کو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھا ساتھ رکھتے ہیں)۔

سواری کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

341: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

نمازی کے سامنے سترہ کے آگے سے گزرنے کی اجازت۔

342: عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے والد سیدنا ابو جحیفہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا اور میں نے سیدنا بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کیلئے جھپٹنے لگے۔ پھر جس کو پانی مل گیا اس نے اپنے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے (اپنا ہاتھ) اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تر کر لیا۔ پھر میں نے سیدنا بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے برچھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اس کو (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔

343: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نماز میں آدمی کو اپنے سامنے تھوکنے کی ممانعت ہے۔

344: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد میں قبلے کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے، پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ

کرے اور پھر اس کے سامنے تھوک دے؟ جب تم میں سے کسی کو تھو آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ عمل کر کے دکھایا)۔ قاسم نے (جو کہ اس حدیث کا راوی ہے) یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اسی کپڑے کو مل ڈالا۔

نماز میں جمائی لینے اور اسے روکنے کے بارے میں۔

345: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔ اس لئے کہ شیطان (دل میں وسوسہ ڈالنے اور نماز کو بھلانے کے لئے) اندر گھستا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ (جمائی لیتے وقت) اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔ اس لئے کہ شیطان (مکھی یا کیڑے وغیرہ کی شکل میں بعض اوقات) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

نماز میں بچوں کو اٹھا لینے کی اجازت کا بیان۔

346: سیدنا ابو قتادہ انصاری ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے دیکھا اور امامہ بنتِ ابو العاص ؓ، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نواسی آپ کے کندھے پر تھیں (یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں)، جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کندھے پر بٹھا لیتے۔

نماز میں کنکریوں کو (سیدھا کرنے کیلئے) چھونے کا بیان۔

347: سیدنا معیقیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سجدہ کی جگہ پر موجود کنکریوں کو برابر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار

کرے۔

تھوک کو جوتے کے ساتھ مسلنا۔

348: سیدنا عبداللہ بن الشخیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تھوکا، پھر زمین پر اپنی جوتی سے مسل ڈالا۔

نماز میں سر کے بالوں کو باندھنا۔

349: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو سیدنا عبداللہ بن عباسؓ ان کے جوڑے کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ تم نے میرا سر کیوں چھوا؟ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کھول کر نماز پڑھے۔

کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنے کا بیان۔

350: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آ جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لئے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا اور اس کے علاوہ اور بھی حکمتیں ہیں)۔

نماز میں بھولنا اور اس میں سجدہ کرنے کا حکم۔

351: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ

جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے (کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جس قدر کا یقین ہو، اس کو قائم کرے۔ پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ میں خاک پڑ جائے گی۔

352: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیک لگا کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اس وقت جماعت میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ بھی موجود تھے۔ وہ دونوں ڈر کی وجہ سے بات نہ کر سکے اور جلدی والے لوگ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز کم ہو گئی۔ پھر ایک شخص جس کو ذوالیدین (دو ہاتھ والا، اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں لیکن اس کے ہاتھ لمبے تھے اس لئے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے، کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ سچ کہتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا، پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔ (محمد بن سیرین) نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے یہ بیان کیا اور کہا کہ اور (آخر میں) سلام پھیرا۔

قرآن مجید میں (تلاوت کے) سجدوں کا بیان۔

353: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن

پڑھتے تھے تو جب وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

354: سیدنا ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس میں (سورت) تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا کہ یہ سجدہ تم نے کیسا کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملوں۔ (یعنی تاحیات کرتا رہوں گا)

صبح کی نماز میں (دعائے) قنوت پڑھنے کا بیان۔

355: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے تو (دوسری رکعت میں) سر مبارک رکوع سے اٹھاتے اور فرماتے کہ ”سمع اللہ لمن حمدہ، اے ہمارے رب! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے“ پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے کہ ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ' کو (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھوں میں تھے) اور مومنوں میں سے ضعیف لوگوں (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دبے پڑے تھے) کو نجات دے۔ یا اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی پکڑ سخت کر۔ اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح کا قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر (جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی)۔ پھر ہمیں خبر پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بددعا چھوڑ دی۔ جب یہ آیت اتری کہ ”اے نبی! تم کو اس کام میں کچھ اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے اور چاہے تو انہیں عذاب کرے، کیونکہ وہ

ظالم ہیں"۔

نمازِ ظہر وغیرہ میں قنوت پڑھنے کا بیان۔

356: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کے قریب نماز پڑھاؤں گا۔ پھر سیدنا ابو ہریرہؓ ظہر، عشاء اور فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کیلئے دعا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

نمازِ مغرب میں قنوت پڑھنے کا بیان۔

357: سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

فجر کی دو رکعتیں (سنتِ فجر کا بیان)۔

358: اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب فجر نکل آتی تو ہلکی ہلکی دو رکعتوں (یعنی سنت فجر) کے علاوہ کچھ نہ پڑھتے تھے۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت۔

359: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ (اس) دنیا میں ہے (ان سب سے) بہتر ہیں۔

فجر کی سنتوں میں قرأت کی مقدار۔

360: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایُّھا الکافِرون اور قل ھو اللّٰہ احد پڑھی۔

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا۔

361: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ

وسلم فجر کی سنت پڑھ چکتے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

نمازِ فجر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔

362: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن سمرہؓ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بہت۔ پھر کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے، صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا۔ پھر جب سورج نکلتا تو اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور لوگ دورِ جاہلیت کا ذکر کیا کرتے تھے اور ہنستے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکراتے رہتے تھے۔

چاشت کی نماز کا بیان۔

363: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور میں پڑھا کرتی ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعض کام پسند کرتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

نمازِ چاشت دو رکعتیں۔

364: سیدنا ابوذرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت

کی دو رکعت نماز پڑھ لینا ان تمام امور سے کفایت کر جاتا ہے۔

چاشت کی چار رکعتیں۔

365: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چاشت کی نماز کی چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور جو اللہ چاہتا زیادہ بھی کر لیا کرتے تھے۔

چاشت کی آٹھ رکعتیں۔

366: عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو کہ مجھ سے یہ بیان کرے سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے۔ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا جو ابو طالب کی بیٹی ہیں انہوں نے خبر دی کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دن چڑھے آئے۔ کپڑے کا ایک پردہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے ڈال دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غسل فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ، (تقریباً) سب برابر برابر تھے۔ اور میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔

نماز چاشت کی وصیت۔

367: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے دوست (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ 1۔ ہر مہینہ میں تین روزوں کی۔ 2۔ چاشت کی دو رکعت کی۔ 3۔ اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

نمازِ اوّابین کا بیان۔

368: قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ارقمؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ چاشت کے وقت میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا: یہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''نمازِ اوّابین'' اس وقت ہوتی ہے جب کہ اونٹنی کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ (یعنی سورج بلند ہو کر گرمی پیدا کر دے)۔

جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کیا تو اس کیلئے جنت ہے۔

369: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ خرابی ہو اس کی یا میری، آدمی کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا۔ اب اس کو جنت ملے گی۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں نے انکار کیا۔ اب میرے لئے جہنم ہے۔

اس شخص کی فضیلت جس نے (ایک) دن اور رات میں بارہ رکعت (سنتیں) پڑھیں۔

370: اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت سنتیں خوشی سے پڑھے سوا فرض کے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا یہ فرمایا کہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عمرو (یعنی ابن اوس) نے کہا کہ میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور نعمان (یعنی ابن سالم) نے بھی ایسا ہی کہا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''ایک دن اور رات میں بارہ رکعت''

ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور تکبیر) کے مابین نماز ہے۔

371: سیدنا عبداللہ بن مغفل المزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ تیسری بار فرمایا جو چاہے پڑھ لے۔

نماز سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنا۔

372: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ لیکن مغرب، عشاء اور جمعہ کی دو دو رکعتیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ گھر میں پڑھیں۔

رات اور دن میں نوافل پڑھنا۔

373: سیدنا عبداللہ بن شقیقؒ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے، پھر نکلتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے، پھر گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اور لوگوں کیساتھ مغرب کی نماز پڑھتے، پھر گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی نماز لوگوں کیساتھ پڑھتے اور گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا۔ اور بڑی رات تک کھڑے ہو کر پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر

کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو سجدہ اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے۔

مسجد میں نفل نماز پڑھنا۔

374: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بوریئے کا ایک حجرہ بنایا اور آ کر اس میں نماز پڑھنے لگے۔ بہت سے صحابہ کرام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے۔ سیدنا زید بن ثابت کہتے ہیں: پھر ایک رات بہت سے صحابہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنکریاں ماریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت ایسی ہی رہتی تو مجھے گمان ہو گیا تھا کہ یہ نماز بھی تم پر فرض ہو جائے گی۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھے۔ (کہ یہ ریا سے دور ہے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چٹائی سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا۔

نفل نماز گھروں میں پڑھنے کا بیان۔

375: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو کچھ حصہ اپنے گھر میں پڑھنے کیلئے بچا کر رکھے (یعنی سنت و نوافل) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

خوشی سے نوافل پڑھو۔ جب سست ہو جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

376: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ پھر جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کھول ڈالو، چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے۔ پھر جب سست ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے۔

اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

377: علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا؟ آیا کسی دن کو عبادت کے لئے خاص فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ان کی عبادت ہمیشہ تھی۔ اور تم میں سے کون آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سی عبادت کر سکتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کر سکتے تھے؟

اسی قدر عمل اختیار کرو جتنی طاقت ہو۔

378: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزریں تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ حولاء بنت تویت ہیں، اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر نہیں سوتی (عبادت کرتی ہیں) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس قدر عمل اختیار کرو جس قدر تمہیں طاقت ہو۔ اور قسم ہے اللہ کی کہ تم تھک جاؤ گے اور اللہ (اجر و ثواب دے دیکر) نہیں تھکے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رات کی نماز اور آپؐ کی دعائیں۔

379: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا (اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی قضاء حاجت کو گئے، پھر اپنا ہاتھ منہ دھویا اور پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آ کر اس کا بندھن کھولا پھر دو وضوؤں کے بیچ کا وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اور میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کیلئے ہوشیار تھا (اس سے یہ معلوم ہوا کہ صحابہ کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ہے) اور میں نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا ہو) غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سو جاتے تھے تو خراٹے لیتے تھے۔ پھر سیدنا بلالؓ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو صبح کی نماز کیلئے آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اٹھے اور نماز (سنت فجر) ادا کی اور وضو نہیں کیا اور ان الفاظ سے دعا مانگی ''اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھا دے میرے لئے نور'' کریب (راوی حدیث) نے کہا کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لئے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے سیدنا ابن

عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ الفاظ یہ ہیں "میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کیں (یعنی ان سب میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نور مانگا)۔

380: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا جب آپؐ رات کو قیام فرماتے۔

381: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ "اے اللہ سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں۔تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تجھی کو تعریف ہے،تو آسمان اور زمین کا تھامنے والا ہے۔تجھی کو تعریف ہے،تو آسمان وزمین اور جو ان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے،تو سچا ہے،تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے،تیری ملاقات سچی ہے،جنت سچ ہے،دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے۔یا اللہ میں تیری بات مانتا ہوں،تجھ پر ایمان لاتا ہوں،تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں،تیری طرف جھکتا ہوں،تیرے ساتھ ہو کر اوروں سے جھگڑتا ہوں،اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔سو تو میرے اگلے پچھلے،چھپے کھلے گناہوں کو بخش دے یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

رات کی نماز کی کیفیت اور رکعات کی تعداد۔

382: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے۔ان میں سے پانچ وتر ہوتیں اور صرف آخر میں بیٹھے (یعنی پانچ رکعات وتر ایک تشہد سے پڑھتے)۔

رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔

383: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ (ایک رکعت) اس ساری نماز کو جو اس نے پڑھی، وتر کر دیگی۔

رات کی نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا۔

384: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات کی نماز میں بیٹھ کر قرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر جب بوڑھے ہو گئے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے، یہاں تک کہ جب سورت کی تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔

آدمی کا پوری رات سونے کی کراہیت کہ اس میں کوئی نماز نہ پڑھے۔

385: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے کان میں یا دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

جب نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جائے۔

386: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آ جائے تو چاہیئے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

شیطان کی گرہ کیسے کھلتی ہے؟

387: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے (جب کوئی سو جاتا ہے) تو شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے۔ پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا تو ایک گرہ کھل گئی۔ اور جب وضو کیا تو دو گرہیں کھل گئیں۔ اور جب نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں تو گندہ دل سست ہو کر اٹھتا ہے۔

رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دعا (ضرور) قبول ہوتی ہے۔

388: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے: رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

رات کے آخری حصہ میں دعا اور ذکر کی ترغیب اور اس میں دعا کی قبولیت کا بیان۔

389: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب اوّل تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا: ''میں بادشاہ ہوں'' ''میں بادشاہ ہوں''، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں؟ غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

رات کی نماز کا جامع بیان اور جو شخص اس سے سو جائے یا بیمار ہو جائے۔

390: زرارہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور مدینہ میں اپنی زمین اور باغ وغیرہ فروخت کریں تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے مرتے دم تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ آئے اور مدینہ والوں سے ملے تو انہوں نے ان کو منع کیا، (یعنی بالکل کاروبارِ دنیا اور ضروریاتِ بشریٰ چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہئیے) اور خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں چھ آدمیوں نے اس کا ارادہ کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لئے میری راہ اچھی نہیں؟ پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے جس کو طلاق دے چکے تھے، گواہوں کی موجودگی میں رجوع کرلیا۔ پھر وہ سیدنا ابن عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایسا شخص نہ بتادوں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ کون ہے؟ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، سو تم ان کے پاس جاؤ، ان سے پوچھو، اور پھر ان کے جواب سے مجھے بھی آ کر مطلع کر دینا۔ پھر میں (سعد بن ہشام) ان کے پاس سے چلا اور حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کے پاس نہیں جاتا اس لئے کہ میں نے انہیں ان دونوں گروہوں (یعنی صحابہ' کی آپس کی لڑائیوں) میں بولنے سے منع کیا تھا مگر انہوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ (سعد بن ہشام نے) کہا کہ میں نے حکیم کو قسم دی تو وہ تیار ہو گئے، اور ہم (دونوں) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے اور انہیں اطلاع کی تو انہوں نے اجازت دے دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تب انہوں نے کہا کہ کیا

یہ حکیم ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ غرض اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہچان لیا۔ (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے) پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ سیدنا حکیم نے کہا کہ میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہشام کون سے؟ حکیم نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ تب ان پر رحمت کی دعا کی اور قتادہ نے کہا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اُمّ المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتلائیے؟ انہوں نے کہا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں (سعد) نے کہا کہ کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رات کے وقت اٹھنے (اور نماز پڑھنے) کے بارے میں بتلائیے۔ تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تم نے یآ ایُّہا المزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے شروع میں رات کو کھڑے ہوکر (نماز) پڑھنے کو فرض کیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ' رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا خاتمہ (آخری آیتیں) بارہ مہینے تک آسمان پر روکے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا آخر اتارا اور اس میں تخفیف فرمائی۔ (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کردی اور مسنون ہونا باقی رہا) پھر رات کو نماز (تہجد) پڑھنا فرض ہونے کے بعد خوشی کا سودا ہوگیا (نفل ہوگیا)۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اُمّ المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وتر کے بارے میں بھی بتلائیے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے مسواک اور

وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات کو جب چاہتا اٹھا دیتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے، پھر نو رکعت پڑھتے تھے۔ اس میں نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت میں بعد اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اس کی حمد و ثناء کرتے اور دعاء کرتے (یعنی تشہد پڑھتے) پھر سلام نہ پھیرتے اور کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پھر سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعت پڑھتے، غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں۔ اے میرے بیٹے! پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سن (عمر مبارک) زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آ گیا تو سات رکعت وتر پڑھنے لگے اور رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسی پہلے پڑھتے تھے۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں۔ اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر اور تہجد اور دو رکعت وتر کے بعد) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا جس کی وجہ سے رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شب میں قرآن ختم کرنا بدعت ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صبح تک نماز پڑھی (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ رمضان کے سوا (کوئی اور) سارا مہینہ روزہ رکھا ہو۔ پھر میں سیدنا ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ بیشک اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا۔ اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا یا ان کے پاس جاتا تو یہ حدیث

بالمشافہ سنتا۔ سعد نے کہا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

نمازِ وتر کے بارے میں۔

391: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وتر اوّل رات میں اور درمیان میں اور آخر رات میں سب وقتوں میں ادا کئے ہیں، یہاں تک کہ فجر کے وقت تک۔

وتر اور فجر کی دو سنتوں کے بارے میں۔

392: سیدنا انس بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمرؓ سے پوچھا کہ مجھے صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں بتلایئے، کیا میں ان میں طویل قرأت کروں؟ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ (ابن سیرین) کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں یہ نہیں پوچھتا۔ سیدنا عبداللہؓ نے کہا کہ تم موٹے آدمی ہو (یعنی موٹی عقل والے ہو کہ بات کے درمیان ہی میں بول اٹھے) کیا تم مجھے (پوری) حدیث بیان کرنے کی فرصت نہیں دیتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے، اور ایک وتر ادا کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کان میں ہوتی (یعنی تکبیر کے وقت پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اس وقت جو نماز ہو گی نہایت خفیف ہو گی)۔

جس کو ڈر ہے کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر کو اول رات میں پڑھ

لے۔

393: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس بات کا خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا تو اوّل شب میں (عشاء کے بعد) وتر پڑھ لے۔ اور جس کو امید ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیئے کہ وتر آخر شب میں پڑھے، اس لئے کہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

394: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وتر صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت۔

395: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے تو اس میں تین موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی کا نماز میں تین آیات کا پڑھنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

ان ایک جیسی سورتوں کے متعلق جن میں سے دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھے گا۔

396: سیدنا ابووائلؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک دن فجر کی نماز پڑھ کر صبح صبح عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر گئے۔ پس ہم نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کہا تو ہمیں اجازت دیدی گئی۔ ابووائل کہتے ہیں کہ ہم تھوڑی دیر دروازے پر ٹھہرے رہے تو ایک بچی

نکلی۔ کہنے لگی کہ آپ اندر داخل کیوں نہیں ہوتے؟ چنانچہ ہم اندر داخل ہو گئے تو دیکھا کہ عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے، فرمانے لگے کہ جب تمہیں اجازت دیدی گئی تھی تو تمہیں اندر داخل ہونے سے کس چیز نے روکا؟ ہم نے کہا اور کچھ نہیں ہم نے خیال کیا کہ آپ کے بعض گھر والے سوئے ہوں گے۔ عبداللہ بن مسعودصفرمانے لگے کہ تم نے ابن ام عبد کے اہل خانہ کو غافل خیال کیا ہے؟ پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے گمان کیا کہ سورج نکل آیا ہے۔ آپ نے بچی سے کہا دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ ابووائل کہتے ہیں پس اس نے دیکھ کر کہا کہ نہیں ابھی سورج طلوع نہیں ہوا۔ وہ پھر تسبیح میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے گمان کیا کہ سورج نکل آیا ہے۔ آپ نے پھر بچی سے کہا، دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ تو اس نے دیکھ کر کہا، جی ہاں سورج طلوع ہو چکا ہے تو فرمانے لگے کہ تمام تعریف اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس نے معاف کر دیا ہم کو ہمارے اس دن میں۔ مہدی کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا "اور ہمیں ہمارے گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا"۔ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے آج کی رات ساری کی ساری مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ تو عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا تم نے ایسے پڑھا جیسا کوئی شعر پڑھتا ہے۔ ہم نے البتہ قرائن کو سنا ہے اور مجھے وہ قرائن یاد ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ وہ اٹھار سورتیں مفصل کی اور دو سورتیں سے ہیں۔ (قرائن سے وہ سورتیں مراد ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو دو سورتیں ملا کر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے)

رمضان کی نماز کے بارے میں کیا آیا ہے؟

397: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تقریباً) آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی نکلے، پھر لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ نماز ادا کی اور صبح کو لوگ اس کا ذکر کرنے لگے۔ پھر تیسری رات میں مسجد میں زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی اور لوگ اس قدر جمع ہوئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ نکلے تو لوگ "نماز، نماز" پکارنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور شہادتین پڑھا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ رمضان کا واقعہ تھا۔

قیام رمضان کا بیان اور اس میں ترغیب دلانا۔

398: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے تاکیداً حکم نہیں دیتے تھے اور فرماتے جو رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کیلئے نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انتقال فرمایا اور معاملہ اسی طرح تھا پھر سیدنا ابو بکرؓ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا۔ پھر سیدنا عمرؓ کی شروع خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہتا رات کو نماز پڑھتا)۔

جمعہ کے مسائل

باب: جمعہ کے دن کے بارے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس امت کی رہنمائی۔

399: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہم سب سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہو جانے والے ہیں۔ اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ مگر البتہ اتنی بات ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہمیں ان کے بعد ملی۔ اور انہوں نے سچی بات میں اختلاف کیا سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ نے ہمیں ہدایت دی پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لئے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا (یعنی اتوار۔ جو انہوں نے اپنے لئے مقرر کئے)۔

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت۔

400: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان دنوں میں سے بہتر دن، جن میں سورج نکلتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن وہاں سے نکالے گئے۔ اور قیامت بھی اسی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

باب: جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی (وقت) کا بیان۔

401: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا۔ اور (راوی نے) کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس

کی رغبت دلاتے تھے۔

402: سیدنا ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعریؓ نے کہا کہ مجھ سے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنے والد سے جمعہ کی ساعت کے بارے میں کچھ سنا ہے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کرتے ہوں؟ میں نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے سنا ہے، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ گھڑی امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے سے نماز پڑھی جانے تک ہے۔

باب: جمعہ کے دن نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے؟

403: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الٓمٓ سجدۃ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

باب: جمعہ کے دن غسل کے بارے میں۔

404: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ ایک دن لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ سیدنا عثمان بن عفانؓ آئے اور سیدنا عمرؓ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ تو سیدنا عثمانؓ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے، کہ وضو کیا اور آیا۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے کہا کہ صرف وضو ہی کیا؟ کیا لوگوں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو ضرور نہائے۔

باب: جمعہ کے دن خوشبو اور مسواک کا بیان۔

405: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگانی چاہیئے۔

باب: جمعہ کے دن اول وقت میں آنے والے کی فضیلت۔

406: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے لکھتے ہیں کہ فلاں سب سے پہلے آیا، اس کے بعد وہ آیا، اس کے بعد وہ آیا، پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو سب فرشتے اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور آ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ اور جو اوّل وقت آیا اس کے ثواب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ کی قربانی کرے۔ اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے قربان کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسے ہے جیسے مینڈھا قربان کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی قربان کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک انڈا اللہ کی راہ میں قربان کرے۔

باب: جمعہ کی نماز کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھل جائے۔

407: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ پھر سایہ ڈھونڈتے ہوئے لوٹتے تھے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا)۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا منبر بنوانا اور نماز میں اس پر کھڑے ہونے کا بیان۔

408: سیدنا ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سیدنا سہل بن سعدؓ کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا۔ اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پر بیٹھے۔ (ابو حازم کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اے ابو عباس! ہم سے یہ سب حال بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک عورت کو کہلا بھیجا (ابو حازم نے کہا کہ سیدنا سہل بن سعدؓ اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے) کہ تو اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لئے چند لکڑیاں یعنی منبر بنا دے کہ جس پر میں لوگوں سے بات کروں (یعنی وعظ و نصیحت کروں) تو اس غلام نے تین سیڑھیوں کا ایک منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام پر رکھا گیا۔ اس کی لکڑی غابہ کے جھاؤ کی تھی (غابہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر منبر پر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

باب: خطبہ میں کیا کہا جائے۔

409: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد (ایک شخص کا نام ہے) مکہ میں آیا اور وہ قبیلہ ازد شنوءۃ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ سے دم جھاڑ کرتا تھا۔ تو اس نے مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) (معاذ اللہ) مجنون ہیں۔ تو اس نے کہا کہ میں اس شخص کو دیکھوں گا شاید اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کردے۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! میں جنوں وغیرہ کے اثر سے جھاڑ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جسے چاہتا ہے شفا دیتا ہے، تو کیا آپ کو خواہش ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ "سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں، میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جس کو اللہ راہ بتلائے اسے کون بہکا سکتا ہے اور جسے وہ بہکائے اسے کون راہ بتلا سکتا ہے؟ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے (رسول) ہیں۔ اب حمد کے بعد جو (کہو کہوں)۔ ضماد نے کہا کہ ان کلمات کو پھر پڑھو۔ غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کلمات کو تین بار پڑھا۔ پھر ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں کی باتیں سنیں، جادوگروں کے اقوال سنے، شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا، اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر ضماد نے کہا کہ اپنا ہاتھ لائیے کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انہوں نے بیعت کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے تمہاری قوم (کی طرف) سے بھی بیعت کرلوں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ (راوی) کہتا ہے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک فوجی دستہ بھیجا اور وہ ان (ضماد) کی قوم پر

سے گزرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا؟ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے۔ انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے واپس کر دو اس لئے کہ یہ ضماد کی قوم ہے (اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان میں آ چکے ہیں)۔

باب: خطبہ میں آواز کا بلند کرنا اور اس میں خطیب کیا کہے؟۔

410: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا۔ گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح آیا یا شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں، اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا دکھاتے اور حمد و ثناء کے بعد فرماتے کہ جان لو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا راستہ ہے۔ اور سب کاموں سے بُرے نئے کام ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے۔ پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ دوست ہوں۔ تو جو مومن مر کر مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے۔ اور جو قرض یا بچے چھوڑے تو ان کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچ مجھ پر ہے۔

باب: خطبہ مختصر کرنا۔

411: سیدنا ابو وائلؒ کہتے ہیں کہ سیدنا عمارؓ نے ہم پر خطبہ پڑھا اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ۔ پھر جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا کہ اے ابو الیقظان! تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا۔ اگر آپ اس خطبہ کو ذرا طویل کرتے تو بہتر

ہوتا۔تب سیدنا عمارؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے، کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے، سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا۔اور بعض بیان جادو ہوتا ہے (یعنی تاثیر رکھتا ہے)

باب: خطبہ میں جس چیز کا چھوڑنا جائز نہیں۔

412: سیدنا عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا کہ ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو کیا بُرا خطیب ہے۔یوں کہو کہ ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا''۔

باب: خطبہ میں منبر پر قرآن مجید پڑھنا۔

413: سیدہ اُمّ ھشام بنت حارثہ بن نعمانؓ کہتی ہیں کہ دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا۔اور میں نے سورۂ ''ق'' آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کر لی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے وقت منبر پر اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

باب: خطبہ میں انگلی سے اشارہ کرنا۔

414: حصین سے روایت ہے کہ عمارہ بن رؤیبہؓ نے مروان کے بیٹے بشر کو منبر پر دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ (خطبہ کے دوران اشارہ کیلئے) اٹھائے ہوئے تھا۔تو کہا کہ اللہ ان دونوں ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو

دیکھا کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا ..... کے بیان میں۔

415: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ سو ایک بار ملک شام سے (غلہ لے کر) ایک قافلہ آیا اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے، صرف بارہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورۂ جمعہ میں ہے کہ "جب کوئی تجارت یا کوئی کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ کر جاتے ہیں اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں......" پوری آیت۔

باب: نمازِ جمعہ میں کیا پڑھے؟

416: سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیدین اور جمعہ میں "سبح اسم ربك الاعلىٰ" اور "هل اتاك حديث الغاشية" پڑھا کرتے تھے۔ اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں، تب بھی انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

باب: خطبہ میں علم کی باتوں کی تعلیم دینا۔

417: سیدنا ابو رفاعہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! ایک مرد غریب (مسافر) اپنا دین دریافت کرنے کو آیا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آ گئے اور ایک کرسی لائی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پائے لوہے کے تھے آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سکھایا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آکر خطبہ کو تمام کیا۔ (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے)۔

باب: جمعہ کے خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

418: سیدنا جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے۔ پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے۔ اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے تھے، اللہ کی قسم اس نے جھوٹ کہا۔ اور اللہ کی قسم میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

باب: نماز اور خطبہ میں تخفیف کرنا۔

419: سیدنا جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ نماز میں پڑھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز اور خطبہ (دونوں) درمیانے ہوتے تھے۔ (یعنی نہ بہت لمبا نہ چھوٹا)۔

باب: جب کوئی آدمی جمعہ کے دن اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت پڑھے۔

420: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے۔ اور سلیکؓ بغیر نماز پڑھے بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دو رکعت پڑھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھو اور ان کو پڑھ لو۔

باب: خطبہ کیلئے دوسروں کو چپ کرانا۔

421: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تو جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہے کہ "چپ رہ" اور (اس وقت) امام خطبہ پڑھ رہا ہو، تو تو نے لغو بات کی۔

باب: کان لگا کر خاموشی سے خطبہ سننے کی فضیلت۔

422: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی مقدر میں تھی نماز پڑھی، پھر خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

باب: جمعہ کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان۔

423: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ اگر تمہیں کچھ جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت گھر میں لوٹ کر پڑھ لو۔

باب: جمعہ کے بعد گھر میں نماز پڑھنا۔

424: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ (عبداللہ ص) جمعہ پڑھ چکتے تھے تو گھر آ کر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب: جمعہ کے بعد کلام کرنے یا نکلے بغیر نماز نہ پڑھی جائے۔

425: عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ سیدنا نافع بن جبیر نے انہیں سیدنا سائب بن اخت

نمر کے پاس وہ چیز پوچھنے کیلئے بھیجا جو سیدنا معاویہؓ نے ان کی نماز میں نوٹ کی تھی۔ (جب عمر بن عطاء نے جا کر پوچھا تو) سائب بن اخت نمر نے کہا کہ ہاں! میں نے ان (سیدنا معاویہ ص) کیساتھ مقصورہ (جگہ کا نام) میں نماز جمعہ پڑھی تھی۔ جب امام نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ سیدنا معاویہؓ نے (گھر یا کسی کمرے وغیرہ) میں داخل ہونے کے بعد مجھے بلا بھیجا، اور کہا کہ آج جو کام تم نے کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو جب تک کوئی بات چیت نہ کر لو یا اس جگہ کو نہ چھوڑ دو، متصلا نماز نہ پڑھو۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے) کہ ہم ایک نماز کے بعد متصلا دوسری نماز بات چیت کئے بغیر یا اس جگہ کو چھوڑے بغیر نہ پڑھیں۔

باب: جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید۔

426: حکم بن میناء سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا ابو ہریرہ' نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے منبر کی لکڑیوں پر فرما رہے تھے کہ ''لوگ جمعہ چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

عیدین کے مسائل

باب: عیدین میں اذان اورا قامت چھوڑنے کا بیان۔

427: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز کئی بار بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھی۔

باب: عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کا بیان۔

428: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نمازِ فطر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اور سیدنا ابو بکر و عمر و عثمان' سب کیساتھ گیا تو ان سب بزرگوں کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے تھے۔ پھر کہا آج بھی گویا میں وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے، لوگوں کو اپنے ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا، پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عورتوں کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سیدنا بلالؓ بھی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ﴿يَـا أَيُّهَـا النَّبِيُّ إِذَا جَـاءَكَ الْـمُـؤْمِـنَاتُ يُبَايِعْنَكَ ......﴾ (الممتحنہ: ۱۲) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے فارغ ہوئے۔ پھر فرمایا کہ تم نے ان سب کا اقرار کیا؟ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! راوی نے کہا کہ معلوم نہیں وہ کون تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرو۔ تب سیدنا بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلایا اور کہا کہ لاؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ اور وہ سب چھلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر سیدنا بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

باب: نماز عیدین میں کیا پڑھا جائے؟

429: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے سیدنا ابو واقد

لیثؒ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اضحیٰ اور فطر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اور ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

باب: عیدگاہ میں عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

430: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ بعد میں پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سیدنا بلالؓ تھے پھر عورتوں کو صدقہ کا حکم کیا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار جو ان کے گلوں میں تھے۔

باب: عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا۔

431: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم کیا کہ ہم عیدالفطر اور عیدالضحیٰ میں اپنی کنواری، جوان لڑکیوں، حیض والیوں اور پردہ والیوں کو لے جائیں۔ پس حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں اور اس کارِ نیک اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی بہن اسے اپنی چادر اڑھا دے۔

باب: بچیاں عید میں کیا کہیں؟

432: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے تشریف فرما ہوئے اور میرے پاس دو (نابالغ) لڑکیاں بعاث کی لڑائی کے گیت گا رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان

کی طرف سے پھیر لیا۔ پھر سیدنا ابوبکرؓ آئے اور مجھے جھڑکا کہ شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا تو وہ نکل گئیں۔ وہ عید کا دن تھا اور سودانی (حبشی) ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے، سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خواہش کی تھی یا انہوں نے خود فرمایا کہ کیا تم اسے دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رخسار پر تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ اے اولادِ ارفدہ! تم اپنے کھیل میں مشغول رہو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بس؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا جاؤ۔

مسافر کی نماز

باب: امن کی حالت میں بھی مسافر کی نماز میں قصر ہے۔

433: سیدنا یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "کچھ گناہ نہیں اگر تم قصر کرو نماز میں اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر لوگ تمہیں ستائیں گے" (النساء: ۱۰۱) اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر جائز ہے یا نہیں؟) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا، جیسے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بات کو پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تمہیں صدقہ دیا ہے تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

434: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں مقرر کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت۔

باب: کتنے سفر میں قصر کی جا سکتی ہے؟

435: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہی ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

باب: حج میں نماز کا قصر کرنا۔

436: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔ میں نے پوچھا کہ مکہ میں کتنے دن قیام کیا؟ انہوں نے کہا کہ دس روز۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم مدینہ سے حج کیلئے (مکہ کو) نکلے۔

باب: منیٰ میں نماز کا قصر کرنا۔

437: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منیٰ میں مسافر کی نماز پڑھی اور سیدنا ابو بکر و سیدنا عمر' نے بھی اور سیدنا عثمانؓ نے بھی آٹھ برس تک (یا کہا کہ چھ برس تک) مسافر کی نماز ہی پڑھی۔ حفص (یعنی ابن عاصم) نے کہا کہ سیدنا ابن عمرؓ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آ جاتے تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا! کاش آپ فرض کے بعد دو رکعت اور پڑھتے؟ (یعنی سنت) تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

باب: سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

438: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اوّل وقت آ جاتا، پھر دونوں کو جمع کرتے۔ اور مغرب میں دیر کرتے یہاں تک کہ جب شفق ڈوب جاتی تو اس کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔

باب: حضر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

439: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور بارش کے جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے سیدنا ابن عباسؓ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہتا کہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابو معاویہ کی حدیث میں ہے کہ سیدنا ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کس ارادہ سے یہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اس ارادہ سے کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

باب: بارش کی صورت میں گھروں میں نماز پڑھنا۔

440: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز کی سردی، آندھی اور بارش کی رات میں اذان دی اور پھر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سفر میں سردی کی اور بارش کی رات ہوتو موذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے کہ لوگوں میں پکار دے کہ اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

باب: سفر میں نفلی نماز (یعنی سنتیں) چھوڑ دینا۔

441: حفص بن عاصم نے کہا کہ میں مکہ کی راہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کیساتھ بیٹھ گئے۔ اچانک ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی، تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا (یعنی فرض پورے چار رکعت پڑھتا)۔ پھر کہا کہ اے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تا حیات دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ اور سیدنا ابو بکرؓ کیساتھ رہا تو انہوں نے بھی تا حیات دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں۔ اور سیدنا عمرؓ کیساتھ رہا تو انہوں نے بھی تا حیات دو سے زیادہ نہ پڑھیں۔ اور سیدنا عثمانؓ کیساتھ رہا تو انہوں نے بھی تا حیات دو سے زیادہ نہ پڑھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اسوۂ حسنہ ہے۔

باب: سفر میں سواری پر نفلی نماز (تہجد) پڑھنا۔

442: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو (ابتداء میں سواری قبلہ رخ ہو تو مستحسن ہے)۔

باب: جب کوئی سفر سے واپس آئے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے۔

443: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے پہلے آئے اور میں دوسرے دن مسجد میں پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابھی آئے ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔ پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر آیا۔

باب: خوف کے وقت نماز کے بارے میں کیا (حکم) آیا ہے؟

444: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رفاقت میں بنی جہینہ کی ایک قوم کے ساتھ جہاد کیا انھوں نے ہمارے ساتھ بہت سخت لڑائی کی۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے تو مشرکوں نے کہا کہ کاش ہم ان پر یک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاٹ ڈالتے۔ جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کی خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ مشرکوں نے (یہ بھی) کہا کہ ان کی ایک اور نماز آ رہی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا تو ہم نے (آگے پیچھے) دو صفیں باندھ لیں اور مشرک قبلہ کی طرف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم

سب نے بھی کہی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا (یعنی دونوں صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور پہلی صف کے لوگوں نے کیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور پہلی صف کھڑی ہوگئی تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے بھی کہا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ صفِ اوّل کے لوگوں نے سجدہ کیا اور دوسری صف کے لوگ ویسے ہی کھڑے رہے۔ پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ سب نے سلام پھیرا۔ ابو الزبیر نے کہا کہ سیدنا جابرؓ نے ایک اور بات بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم نماز پڑھتے ہیں۔

باب: سورج گرہن کی نماز کا بیان۔

445: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دَور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے میں کھل گیا تھا۔ پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی

نشانیوں میں سے ہیں اور انہیں گرہن کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ پھر جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے۔ سن لو! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا نہیں دیا؟۔

446: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (دو رکعت نماز) آٹھ رکوع اور چار سجدوں کیساتھ نماز پڑھی۔

باب: نماز استسقاء کے بارے میں۔

447: سیدنا عبداللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی کے لئے دعا مانگی۔ اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ پس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی پھر دو رکعت نماز پڑھی۔

باب: بارش کی برکت کا بیان۔

448: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا کپڑا اتار دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بارش کا پانی پہنچا۔ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس لئے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔

باب: آندھی اور بادل کے وقت اللہ کی پناہ لینا اور بارش آنے پر خوش ہونا۔

449: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تیز آندھی آتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ دعا پڑھتے ''اے اللہ میں اس ہوا کی بہتری اور جو اس کے اندر ہے، اس کی بہتری اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بہتری مانگتا ہوں۔ اور اس کی برائی سے اور جو اس کے اندر ہے، اس کی برائی سے اور جو برائی اس کیساتھ بھیجی گئی ہے، برائی سے پناہ مانگتا ہوں''۔ اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آسمان پر بادل اور بجلی کڑکتی تو (خوف سے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رنگ بدل جاتا اور کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر آتے اور کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے جاتے۔ پھر اگر بارش برسنے لگتی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس بات کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پہچان لیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے دیکھا کہ'' ایک بادل کا ٹکڑا ہے جو ان کے آگے آیا ہے کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر برسنے والا ہے''(اور وہ ان پر آنے والا عذاب تھا)۔

باب: مشرق کی طرف کی ہوا (صبا) اور مغرب کی طرف کی ہوا (دبور) کے بارے میں۔

450: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے

(اللہ کے حکم سے) بادِ صبا (مشرق کی طرف کی ہوا) سے مدد دی گئی اور (قوم) عاد دبور (یعنی مغرب کی طرف کی ہوا) سے ہلاک کی گئی تھی۔

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

جنازہ کے مسائل

باب: بیماروں کی عیادت کرنے کا بیان۔

451: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصاری صحابی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا اور پھر واپس جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ اے انصاری بھائی! میرا بھائی سعد کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ (یہ کہہ کر) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ہم دس سے زیادہ آدمی تھے، نہ ہمارے پاس جوتے تھے اور نہ موزے اور نہ ٹوپیاں اور نہ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہ' کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم اس کنکریلی زمین میں چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ان تک پہنچے۔ اور جو لوگ سیدنا سعدؓ کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور وہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ آئے تھے ان کے پاس گئے۔

باب: مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟

452: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا میت کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو۔ اس لئے کہ فرشتے اس بات پر آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔ کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یوں دعا کرو کہ ''اے اللہ! مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے ان سے نعم البدل عطا

فرما'' کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نعم البدل عطا کیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

باب: قریب المرگ کو''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرنا۔

453: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: (اپنے بیماروں کو) جو مرنے کے قریب ہوں، ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرو (ترغیب دلاؤ)۔

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔

454: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں، بلکہ جب مومن (کا آخری وقت ہوتا ہے تو اس) کو اللہ کی رحمت اور رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے۔ (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصی پانا چاہتا ہے) اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اور جب کافر (کا آخری وقت ہوتا ہے تو اس) کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصہ کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اور اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ ایک دوسری روایت میں شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ میں یہ

حدیث سیدنا ابوہریرہؓ سے سن کر اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا کہ اے اُمّ المؤمنین! ابوہریرہؓ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ حدیث بیان کی کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا، کہو تو وہ (حدیث) کیا ہے؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا، اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو بُرا نہ سمجھے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے۔ بلکہ جب آنکھیں پھر جائیں اور دَم سینہ میں رک جائے اور روئیں (یعنی بال) بدن پر کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں تشنج زدہ ہو جائیں (یعنی نزع کی حالت میں۔ تو) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

باب: موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن (نیک گمان) رکھنے کا بیان۔

455: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی وفات سے روز قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی آدمی نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اپنے مالک کے فضل و کرم کی امید رکھے اور اپنی نجات اور مغفرت کا گمان رکھے)۔

باب: میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کیلئے دعا کرنے کا بیان۔

456: اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابوسلمہؓ کی عیادت کو آئے اور اس وقت ان کی آنکھیں چڑھ گئی تھیں، (یعنی فوت ہو چکے تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند کردیں اور فرمایا: جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ ان کے گھر والوں میں سے لوگوں نے رونا شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دعا کی کہ "اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے اور ان کا درجہ ہدایت والوں میں بلند کر اور تو ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں خلیفہ ہو جا اور ان کی قبر ان کے لئے کشادہ اور روشن کر دے۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے! ہمیں بھی بخش دے اور ان کو بھی۔

باب: میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینا۔

457: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایک یمنی چادر ڈال دی گئی۔

باب: مومنوں اور کافروں کی روحوں کا بیان۔

458: سیدنا ابو ہریرہؓ (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔ حماد (راوی حدیث) نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ آسمان والے

(فرشتے) کہتے ہیں کہ کوئی پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا۔ پھر رب العالمین کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ پھر رب العالمین فرماتا ہے کہ اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت تک (وہیں رکھو) اور کافر کی روح جب نکلتی ہے (راوی حدیث) حماد نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے اس کی بدبو اور اس پر لعنت کا ذکر کیا، کہ آسمان والے کہتے ہیں کہ کوئی ناپاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو لے جاؤ (اپنے مقام سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوڑھے ہوئے تھے (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اپنی ناک پر ڈال کر دکھاتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح سے۔

باب: شروع صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے کا بیان۔

459: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے (فوت شدہ) بچے پر رو رہی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ تو وہ عورت کہنے لگی کہ تمہیں میری مصیبت کا کیا اندازہ ہے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چلے گئے تو عورت سے کہا گیا کہ بیشک وہ (کہنے والے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے۔ تو اسے موت کے برابر (صدمے) نے آلیا۔ چنانچہ وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر آئی تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر دربان نہ پائے۔ کہنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک صبر تو صدمے کی ابتداء کے وقت

ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عند اول صدمۃ کا لفظ بولا یا عند اول الصدمۃ کے الفاظ استعمال کئے)

باب: اولاد کے مرنے پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے پر اجر و ثواب۔

460: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ (عورت) اللہ کی رضامندی کے واسطے صبر کرے، تو جنت میں جائیگی۔ ایک عورت بولی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر دو بچے مریں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دو بھی ۔ایک دوسری سند سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کیلئے (یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے" اس وجہ سے اس کا گزر بھی دوزخ پر سے ہوگا لیکن اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

باب: مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

461: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کسی بندے کو تکلیف پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ...... واخلف لی خیرا منها" یعنی یقیناً ہم بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور یقیناً ہم (بھی) اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری اس مصیبت میں اجر دے اور اس کے بعد مجھے (ضائع شدہ چیز سے) بہتر چیز عطا فرما۔ (اس دعا کے پڑھتے رہنے سے) اللہ تعالیٰ اُس کو اس مصیبت کا ثواب دیتا ہے اور (ضائع شدہ چیز سے) بہتر چیز بھی

عطا فرماتا ہے۔ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (میرا پہلا خاوند سیدنا) ابوسلمہ ؓ فوت ہو گیا تو میں نے (مذکورہ دعا) پڑھی جیسا کہ رسول اللہ ؐ نے مجھے حکم دیا تھا، تو (اس دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے مجھے (پہلے خاوند) سے اچھے خاوند (یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) عطا فرما دیئے۔

باب: میت پر رونے کے بیان میں۔

462: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کی عیادت کو آئے اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سعد اور عبداللہ ' ان کیساتھ تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس آئے تو انہیں بے ہوش پایا، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رونے لگے۔ لوگوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روتے دیکھا تو سب رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سنتے ہو، اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا، وہ تو اس (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کیا) کی بنا پر عذاب کرتا ہے یا رحمت کرتا ہے۔ (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

باب: نوحہ کرنے پر سخت وعید۔

463: سیدنا ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے۔ ایک اپنے حسب پر فخر کرنا۔ دوسرا ایک دوسرے کے نسب پر طعن کرنا۔ تیسرے تاروں سے بارش کی امید رکھنا اور چوتھے یہ کہ بین کر کے رونا۔ اور

بین کرنے والی اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر گندھک اور خارش (لگانے) والی قمیض ہوگی۔

باب: جو شخص (صدمے کی وجہ سے) منہ پر تھپیڑے مارے اور گریبان چاک کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

464: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے یا جاہلیت (کفر) کے زمانے کی باتیں کرے۔ایک اور روایت میں (اَوْ) کی جگہ (و) کا لفظ ہے۔

باب: زندہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

465: سیدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا (اور ان کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مُردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ ابوعبدالرحمٰنؓ کو بخشے، انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول ہوگئی۔حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اس پر رو رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس پر روتے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

باب: آرام پانے والے اور جس سے لوگوں کو آرام ملے، اس بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس کا بیان۔

466: سیدنا ابوقتادہ بن ربعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: خود آرام پانے والا ہے اور اس کے

جانے سے اور لوگوں نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ خود آرام پانے والا ہے اور لوگوں کو اس سے آرام ہو گا، کا مطلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے (یعنی موت کے وقت) اور بد آدمی کے جانے سے بندے، شہر، درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

باب: میت کو غسل دینے کا بیان۔

467: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کو طاق مرتبہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اور پانچویں بار کافور یا (فرمایا کہ) تھوڑا سا کافور ڈال دو۔

باب: میت کے کفن کا بیان۔

468: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سحول کی بنی ہوئی تین سفید روئی کی بنی ہوئی چادروں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ کرتہ تھا، نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے خریدا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس میں کفن دیا جائے، پھر نہ دیا گیا اور تین چادروں میں دیا گیا جو سفید سحول کی بنی ہوئی تھیں۔ اور حلہ کو عبداللہ بن ابی بکرؓ نے لیا اور کہا کہ میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا۔ پھر کہا کہ اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کفن کے کام آتا سو اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

باب: میت کو بہترین کفن پہنانے کا بیان۔

469: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو چکا تھا اور ان کو ایسا کفن دیا گیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھانپا جاتا تھا اور شب کو دفن کر دیا گیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں رات میں دفن کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ مگر جب انسان لاچار ہو جائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (تاکہ اس کے تمام بدن کو خوب اچھی طرح ڈھانپ لینے والا ہو)۔

باب: جنازہ جلدی لے جانے کا بیان۔

470: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ اس لئے کہ اگر نیک ہے تو اسے خیر کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بد ہے تو اسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

باب: عورتوں کے جنازے کیساتھ جانے کے منع کا بیان۔

471: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں۔

باب: جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کا بیان۔

472: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ تو یہودی عورت کا

جنازہ ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ موت گھبراہٹ کی چیز ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

باب: جنازہ کیلئے کھڑا ہونا منسوخ ہے۔

473: سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔

باب: میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟۔

474: سیدنا سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے سیدنا کعبؓ کی ماں پر نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوگئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

باب: نمازِ جنازہ کی تکبیروں کا بیان۔

475: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی، جس دن کہ ان کا انتقال ہوا۔ اور صحابہ کرام کے ساتھ عید گاہ میں گئے اور ان کی (نماز جنازہ پر) چار تکبیریں پڑھیں)۔

باب: پانچ تکبیروں کے بیان میں۔

476: سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زیدؓ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (بھی کبھی کبھی پانچ تکبیریں) کہا کرتے تھے۔

باب: (نمازِ جنازہ میں) میت کیلئے دعا کرنا۔

477: سیدنا عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ الفاظ یاد رکھے "اے اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت میں رکھ، اس کو معاف کر، اپنی عنایت سے مہربانی کر، اس کا گھر (قبر) کشادہ کر دے، اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے، اس کو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے، اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے، اس کی بیوی سے بہتر بیوی دے، جنت میں لے جا اور عذاب قبر سے بچا" یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ مرنے والا میں ہوتا۔

باب: مسجد میں میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان۔

478: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب (فاتحِ ایران) سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے آؤ کہ ہم بھی نماز پڑھ لیں، سو ایسا ہی کیا گیا۔ اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ رکھ دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا، وہاں سے باہر لے گئے۔ لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں؟ اس پر اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے اس چیز کے متعلق جس کا ان کو علم نہیں ہے۔ انہوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے حالانکہ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیضاء کے بیٹے سہیل کی نماز جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھی تھی۔

باب: قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا۔

479: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک حبشی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ مرگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے خبر نہ کی۔ کہا گویا کہ انہوں نے اس کو حقیر جان کر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ لوگوں نے بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا: یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری نماز کی وجہ سے ان کو روشن کر دیتا ہے۔

باب: خودکشی کرنے والے کے بارے میں۔

480: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص (کا جنازہ) لایا گیا، جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے مار ڈالا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

باب: میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت۔

481: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنازہ پر حاضر رہے یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے (اور اس میں شریک ہو تو) اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو شخص (نمازِ جنازہ کے بعد) دفن تک حاضر رہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ صحابہ کرام' نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو قیراط کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر ثواب۔

باب: جس پر سو آدمی جنازہ پڑھیں، ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

482: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر مسلمانوں کا ایک گروہ، جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو، نماز جنازہ پڑھے اور پھر سب اس کی شفاعت کریں، (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر یہ کہ ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

باب: جس پر چالیس (40) مسلمان نمازِ جنازہ پڑھیں تو ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

483: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان کا ایک فرزند (مقامِ) قدید یا عسفان میں فوت ہو گیا تو انہوں نے (اپنے غلام سے) کہا کہ اے کریب! دیکھو کتنے لوگ (نمازِ جنازہ کیلئے) جمع ہیں؟ کریب نے کہا کہ میں گیا اور دیکھا کہ لوگ جمع ہیں تو انہیں خبر کی تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنما نے کہا کہ تمہارے اندازے میں چالیس ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ کہا کہ جنازہ نکالو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے ہوں، جنہوں نے اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت ضرور قبول کرتا ہے۔

باب: جن مُردوں کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی۔

484: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہو گئی تین بار (یہی) فرمایا۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اسے بُرا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ

واجب ہوگئی تین بار (یہی) فرمایا۔ سیدنا عمرؓ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر فدا ہو، ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا تو لوگوں نے اسے بُرا کہا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ (اس کا کیا مطلب ہے، کیا چیز واجب ہوگئی)؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم نے اچھا کہا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جس کو بُرا کہا اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

باب: نمازِ جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے کا بیان۔

485: سیدنا جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابن دحداح کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک ننگی پیٹھ والا گھوڑا (بغیر زین کے) لایا گیا۔ اس کو ایک شخص نے پکڑا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا اور ہم سب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے۔ سو قوم میں سے ایک شخص نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابن دحداح کیلئے جنت میں کتنے خوشے لٹک رہے ہیں۔

باب: قبر میں چادر ڈالنے کا بیان۔

486: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر مبارک میں سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

باب: لحد کا بیان اور کچی اینٹیں کھڑی کرنے کا بیان۔

487: عامر بن سعد سے روایت ہے کہ (فاتحِ ایران سیدنا) سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی اس بیماری میں، جس میں ان کا انتقال ہوا یہ فرمایا کہ میرے لئے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے بنائی گئی۔

باب: قبروں کو برابر کرنے کا حکم۔

488: ابو الھیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا علیؓ نے کہا کہ میں تمہیں اس کام کیلئے بھیجتا ہوں جس کام کیلئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھیجا تھا کہ ہر تصویر کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو (زمین کے) برابر کر دو۔

باب: قبروں پر عمارت بنانا یا پختہ کرنا مکروہ ہے۔

489: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے (مجاوری کرنے) اور اس پر عمارت (گنبد وغیرہ) بنانے سے منع فرمایا ہے۔

باب: جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اُس پر اُس کا جنت یا دوزخ کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔

490: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اس (ٹھکانے کی) طرف بھیجے گا۔

باب: فرشتوں کا سوال کرنا جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔

491: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جائے) مومن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو)۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں سے دیکھ لے اس (ٹھکانے) کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ سیدنا انسؓ نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی کر دی جاتی ہے اور سبزہ سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک (یونہی رہے گا)۔

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ''یثبت اللہ الذین آمنوا ......'' قبر کے بارے میں ہے۔

492: سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات پر قائم رکھتا ہے'' قبر کے عذاب کے بارے میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں پکی بات پر قائم رکھتا ہے'' سے یہی مراد ہے۔

باب: عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔

493: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے ایک خچر پر جا رہے تھے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بدکا اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گرا دے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ کوئی جانتا ہے کہ یہ قبریں کن کی ہیں؟ ایک شخص بولا کہ میں جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ کب مرے؟ وہ شخص بولا کہ شرک کے زمانہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کا امتحان قبروں میں ہوتا ہے۔ پھر اگر تم (اپنے مُردوں کو) دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا، جو میں سن رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چھپے اور کھلے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم چھپے اور کھلے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

باب: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیئے جانے کا بیان۔

494: سیدنا ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آفتاب کے ڈوبنے کے بعد ایک آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

باب: قبروں کی زیارت اور مردوں کیلئے استغفار کرنے کا حکم۔

495: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رو پڑے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اردگرد لوگوں کو بھی رُلا دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کیلئے استغفار کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ اور میں نے قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دیدی گئی۔ لہٰذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ موت یاد دلاتی ہیں۔

496: سیدنا بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کرتا تھا، پس اب تم زیارت کیا کرو۔ اور میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کرتا تھا، پس اب جب تک چاہو رکھو۔ اور میں تمہیں مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیذ (پینے) سے منع کرتا تھا، پس اب پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو پیو مگر نشہ کی چیز نہ پیو۔

باب: قبر والوں کو سلام کہنا، ان پر رحم کھانا اور ان کیلئے دعا کرنے کا بیان۔

497: محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تمہیں اپنی بات اور اپنی ماں کی بات نہ سناؤں؟ ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں تم کو اپنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات سناؤں؟ ہم نے کہا کہ ضرور۔ انہوں نے کہا کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کروٹ لی اور اپنی چادر رکھی اور جوتا نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھا اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا اور لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے

کہ گمان کرلیا کہ میں سوگئی ہوں۔ پھر آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا، نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا۔ میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگھٹ، اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے چل پڑی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ تین بار اٹھائے اور پھر لوٹے تو میں بھی لوٹی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلدی چلے تو میں بھی جلدی چلی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دوڑے اور میں بھی دوڑی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر آ گئے اور میں بھی آ گئی مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر میں آئے تو فرمایا کہ اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بتا دو نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھے خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی (یعنی ساری بات بتا دی) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سایہ سا جو میرے آگے نظر آتا تھا، وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ محبت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا؟ (یعنی تمہاری باری میں میں اور کسی بیوی کے پاس چلا جاؤں گا) تب میں نے کہا کہ جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ کسی اور بیوی کے پاس جاتے تو بھی اللہ تعالیٰ دیکھتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے جب تو نے (مجھے اٹھتے ہوئے) دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا، تو میں نے بھی چاہا کہ تم سے چھپاؤں۔ اور وہ تمہارے پاس نہیں آئے تھے کہ

تم نے (سونے کی غرض سے) اپنا زائد کپڑا اتار دیا تھا اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں، سو میں نے بُرا جانا کہ تمہیں جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور اہل بقیع کیلئے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں کیسے کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کہو ”اہل اسلام اور ایمان دار گھر والوں پر سلام ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی (فوت ہوکر) تم سے ملنے والے ہیں“

باب: قبروں پر بیٹھنا اور ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا بیان۔

498: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے جو اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کی کھال تک (اس کا اثر) پہنچے تو بھی قبر پر بیٹھنے (یعنی مجاوری کرنے) سے بہتر ہے۔

499: سیدنا ابومرثد غنویؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نہ قبر پر بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔

باب: اس نیک آدمی کے متعلق جس کی تعریف کی گئی ہو۔

500: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ اس کیلئے دنیا ہی میں خوشی ہے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

_________اختتام حصہ اول_________